

شانِ خیر الانام علیہ السلام زبانِ قرآن، قرآن اور اعضاءِ نبوی، حلیمہ مبارک احادیث کی روشنی میں اور
حضور ﷺ کے 184 بے مثال واقعات پر مبنی کتاب

بے مثال رسول ﷺ کے بے مثال وقت

والضحیٰ پبلکیشنز

مؤلف
علامہ محمد بن عبد القادر جیلانی رحمہ اللہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بے مثل رسول
کے
بے مثل وقت

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
0315
0300
0315
0300

شانِ خیر الانام صلی اللہ علیہ وسلم بزبان قرآن، قرآن اور اعضاء نبوی، علیہ مبارک احادیث
کی روشنی میں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ۱۸۴ بے مثال واقعات پر مبنی کتاب

بے مثل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کے
بے مثل وقت

مؤلف

محمد شہزاد قادری ترائی

والضحیٰ پبلیکیشنز

داتا دربار مارکیٹ، لاہور 0300-7259263

بلغ العلیٰ بحالہ
کشف الدجی بحالہ
حسب جمع حصالہ
صلوا علیہ وآلہ

جملہ حقوق بہ حق ناشر محفوظ ہیں

بے مثل رسول ﷺ کے بے مثل واقعات

مولانا محمد شہزاد ترائی

ایمان گرافکس

اے، ڈی گرافکس

والضحیٰ پبلی کیشنز، دکان: ۹، سستا ہوٹل، دربار مارکیٹ، لاہور

محمد صدیق الحسنات ڈوگر؛ ایڈووکیٹ ہائی کورٹ

ذی القعدہ 1434ھ / اکتوبر 2013ء

1100

170 روپے

کتاب

مصنف

کمپوزنگ

سرورق

ناشر

لیگل ایڈوائزر

تاریخ اشاعت

تعداد

قیمت

انتساب

میری یہ کتاب فخر کائنات، محسن انسانیت، شہنشاہ اعظم، سرکار اعظم، نور مجسم، رحمت عالم ﷺ کے نام،

آپ ﷺ کے جانثار صحابہ کرام علیہم الرضوان کے نام

آپ ﷺ کے پیارے اہل بیت اطہار علیہم الرضوان کے نام

امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور تمام ائمہ مجتہدین کے نام

حضور غوث اعظم رحمہ اللہ اور تمام اولیائے کاملین کے نام

اعلیٰ حضرت محدث بریلی رحمہ اللہ اور میرے مرشد کے نام

اور میری پیاری ماں کے نام

خادم اہلسنت

الفقیہ محمد شہزاد قادری ترائی

ملنے کے پتے

مکتبہ فیضانِ مدینہ؛ مدینہ ٹاؤن، فیصل آباد 0312-6561574-0346-6021452

مکتبہ نورید رضویہ پبلی کیشنز؛ فیصل آباد، لاہور دار الاسلام؛ داتا دربار مارکیٹ، لاہور

مکتبہ فیضانِ مدینہ بھکر۔ اوکاڑہ۔ لالہ موسیٰ۔ جہلم انوار الاسلام؛ چشتیاں، بہاولنگر

مکتبہ غوثیہ ہول بیل؛ کراچی رضا بک شاپ؛ گجرات

اسلامک بک کارپوریشن؛ راول پنڈی مکتبہ شمس و قمر؛ بھائی چوک، لاہور

مکتبہ قادریہ؛ لاہور، گجرات، کراچی، گوجران والا مکتبہ اہل سنت؛ فیصل آباد، لاہور

مکتبہ امام احمد رضا؛ لاہور، راول پنڈی مکتبہ فیضانِ غوث، میرپور

ہجویری بک شاپ؛ گنج بخش روڈ، لاہور ضیاء القرآن پبلی کیشنز؛ لاہور، کراچی

احمد بک کارپوریشن؛ راول پنڈی مکتبہ برکات المدینہ؛ کراچی

مکتبہ درس نظامی؛ پاک پتن شریف علامہ فضل حق پبلی کیشنز؛ لاہور

فہرست مضامین

- 1..... عفت مصطفیٰ ﷺ ایک نظر میں 11
- 2..... شان خیر الانام ﷺ بزبان قرآن 15
- 3..... قرآن مجید اور اعضاء نبوی ﷺ 26
- 4..... حلیہ مبارک، احادیث کی روشنی میں 30
- 5..... سرمستی و سرشاری 45

رسول پاک ﷺ کے ایمان افروز واقعات

- 1..... سرور کونین ﷺ کی پہلی زیارت جب حلیہ محمدیہ رضی اللہ عنہا نے کی 63
- 2..... حسن و جمال میں کم ہو گئی 63
- 3..... نوری شعاعیں آسمان تک 63
- 4..... آپ ﷺ کو لے جانا میرا تقاضا بن گیا 64
- 5..... سر کا ﷺ کی برکت 64
- 6..... عدل و انصاف 64
- 7..... حجر اسود آقا ﷺ کے چہرہ انور سے چمٹ گیا 65
- 8..... سواری کا کعبہ کی طرف تین دفعہ سجدہ 65
- 9..... سواری کی ایمان افروز گفتگو 66
- 10..... بکریوں نے مبارک باد دی 66
- 11..... پتھروں کا سلام، درختوں کا استقبال 67
- 12..... علاقہ کی شادابی 67
- 13..... بنی سعد کے ہر گھر سے کستوری کی خوشبو 67
- 14..... دست مبارک کی برکت سے شفاء 67

اپیل

اس کتاب میں مکمل کوشش کی گئی ہے کہ کسی مسئلہ میں غلطی نہ ہو لیکن بتقاضائے بشریت اگر کسی عبارت یا مسئلے میں غلطی ہو گئی ہو تو مؤلف کو مطلع کریں۔

مؤلف کا پتہ

مکتبہ فیضان اشرف، نزد شہید مسجد کھارادر کراچی

- 15..... دستِ اقدس کا فیضان
68
16..... بکری کا سجدہ اور بوسہ
68
17..... ہنگاموں کو فرشتے حرکت دیتے
68
18..... کھیل کود سے امتیاز
68
19..... سیدہ حلیمہ کے گھر میں چراغ کی ضرورت نہ رہی
69
20..... آپ ﷺ کی نشوونما
69
21..... کبھی بستر میں بول و براز نہیں کیا
70
22..... غیب سے نظامت کا انتظام
70
23..... کبھی ستر بے پردہ نہ ہونے پاتا
70
24..... ہر روز آفتاب کی طرح نور کا ڈھانچا
70
25..... کبھی ضد نہیں کی اور نہ کبھی روئے
71
26..... زبان کھولتے ہی اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کی
71
27..... ہر کام سے پہلے تسبیح پڑھنا
71
28..... وصال کے وقت سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کے اشعار
72
29..... گیسوئے عنبرین بغیر کنگھی کے آراستہ ہوتے
72
30..... سرکارِ کریم ﷺ کا خون مبارک پینے پر دوزخ حرام
72
31..... سرکار ﷺ دن اور رات میں برابر دیکھتے
73
32..... ولادت کی خوشی منانے پر ابولہب کے عذاب میں تخفیف
74
33..... حضور ﷺ، حضرت آدم علیہ السلام سے پہلے بھی نبی تھے
74
34..... حضور ﷺ کے سب امت پر دوسو سے معاف
74
35..... سرورِ کونین ﷺ کو اختیار دیا گیا
75
36..... سرورِ کونین ﷺ سب سے پہلے اپنی قبر انور سے نکلیں گے
75

- 37..... جنت کا دروازہ مصطفیٰ کریم ﷺ کھولیں گے
75
38..... ستر ہزار فرشتوں کے جھرمٹ میں سرکار ﷺ کی آمد
76
39..... نہر کوثر کا سرکار ﷺ کو تحفہ
76
40..... نہر کوثر کا پانی شہد سے زیادہ میٹھا
76
41..... آقائے دو جہاں ﷺ کی شان کے مطابق ایک ہزار محلات
76
42..... ستر ہزار فرشتوں کی بارگاہ رسالت میں حاضری
77
43..... سرکار ﷺ پر بادل کا سایہ
77
44..... جب تک میں کہتا رہتا تو مجھے بازو پکڑاتی رہتی
78
45..... دیوانہ بچہ سمندر سے برکت حاصل کرتا
79
46..... لعابِ دہن کی برکت سے جلا ہوا بازو درست ہو گیا
79
47..... لا علاج شفا یاب ہو گیا
80
48..... مدینے کے بچے برکت حاصل کرتے
80
49..... پسینے کی برکت
80
50..... تاحیات اپنے بال نہ کٹوائے
81
51..... گونا گویا بولنے لگا
81
52..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی وصیت
81
53..... سرکار ﷺ نے برکت کی دعا دی
81
54..... بڑھاپے میں جوانی کی رونق
82
55..... کلی کی برکت سے حافظ قوی ہو گیا
82
56..... موئے مبارک کی برکت سے فتح
82
57..... موئے مبارک کی برکت سے بیماری سے شفا
83
58..... ابنِ بن کے نکلے دعائے محمد ﷺ
84

- 59.....رحمۃ للعالمین ﷺ کی رحمت
- 60.....عرش اعظم کی زینت نام محمد ﷺ
- 61.....جنت کے دروازے پر نام محمد ﷺ
- 62.....لوح محفوظ کی پیشانی کا مجموعہ نام محمد ﷺ
- 63.....جس گھر میں کوئی محمد نام والا ہو اس گھر میں برکت ہوتی ہے
- 64.....جو یہ چاہے کہ لڑکا پیدا ہو، وہ بچے کا نام محمد رکھے
- 65.....جس کا نام محمد یا احمد ہو، وہ جنت میں داخل کر دیا جائیگا
- 66.....جس گھر میں محمد نام کا کوئی ہو، وہاں فرشتے پہرہ دیتے ہیں
- 67.....عرش اور سادات پر حضور ﷺ کا نام
- 68.....حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی پر نام محمد ﷺ
- 69.....حضرت آدم علیہ السلام کے کندھوں کے درمیان نام محمد ﷺ
- 70.....حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور نام محمد ﷺ
- 71.....نام محمد ﷺ کی برکت سے فتح
- 72.....دیدار مصطفیٰ ﷺ کی آرزو میں توریت کے چار سو علماء
- 73.....جس مٹی سے گزرتے وہ خوشبودار ہو جاتی
- 74.....کائنات کی بہترین خوشبو
- 75.....وجود مصطفیٰ ﷺ عذاب میں رکاوٹ ہے
- 76.....پروردگار اپنے محبوب ﷺ کو بخشش میں ڈھانپ لے گا
- 77.....چتر اور درخت آقائے دو جہاں ﷺ کو سلام پیش کرتے ہیں
- 78.....رسول پاک ﷺ سلام کرنے والے پتھر کو پہچانتے ہیں
- 79.....سرکار کریم ﷺ کے سامنے کی شیطان بے بسی
- 80.....تاجدار کائنات ﷺ کا شیطان مسلمان ہو گیا ہے

- 81.....سرور کونین ﷺ کا اپنے وسیلے سے دعا مانگنے کی تعلیم دینا
- 82.....ربخ مصطفیٰ ﷺ کے وسیلہ سے باران رحمت کا نزول
- 83.....اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام کر دیا کہ وہ اجسام انبیاء کو کھائے
- 84.....بعد از وصال کر بلا تشریف لے گئے
- 85.....نماز میں تعظیم رسول ﷺ
- 86.....اونٹ کی حاجت روائی فرمائی
- 87.....دست مصطفیٰ ﷺ کی برکت سے سینہ کشادہ ہو گیا
- 88.....دودھ کا پیالہ ستر صحابہ کو کفایت کر گیا
- 89.....حضور ﷺ تقسیم فرمانے والے ہیں
- 90.....آپ ﷺ جیسا کوئی نہیں
- 91.....دوران نماز آقا ﷺ نے جنت کو دکھ لیا
- 92.....آقا ﷺ کے وضو کے بچے ہوئے پانی کو صحابہ چہرے پر ملتے رہے
- 93.....حضور ﷺ کا جنازہ پڑھنا میت کے لئے رحمت ہے
- 94.....حضور ﷺ نے اپنے موئے مبارک خود تقسیم فرمائے
- 95.....حضور ﷺ کا تہبند بطور تمکیمت کو پہنایا گیا
- 96.....ایک موئے مبارک کائنات سے عزیز و محبوب
- 97.....دست مصطفیٰ ﷺ کی برکت سے فیصلہ با آسانی کر دیتا
- 98.....دو جہاں کی نعمتیں ہیں ان کے خالی ہاتھ میں
- 99.....سرکار ﷺ کی برکت سے قبر کی تاریکی دور
- 100.....شہادت سے قبل شہادت کی بشارت
- 101.....گوشت بول اٹھا کہ مجھ میں زہر ہے
- 102.....خیرِ آدمی کو منافق کی موت کے لئے بھیجا گیا

- 103..... نگاہ نبوت نے جہنمی کو جان لیا 105
- 104..... میں ہر شخص کو جانتا ہوں 106
- 105..... میں کائنات کو ہاتھ کی ہتھیلی کی طرح دیکھ رہا ہوں 106
- 106..... سب سے پہلے آقا موملی ﷺ شفاعت فرمائیں گے 107
- 108..... سر کا ﷺ کی ثناء خواں کو دعا 107
- 109..... محبت رسول نے محبوب کا نام مٹانا گوارا نہ کیا 107
- 110..... کھجور کے درخت کا گھچا قدموں میں گر پڑا 108
- 111..... عاشق رسول کے ساتھ رب تعالیٰ نرمی فرمائے گا 108
- 112..... سر کا ﷺ کے لئے روئے زمین کو سمیٹ دیا 109
- 113..... نگاہ مصطفیٰ ﷺ نے عذاب قبر اور اسباب کو ملاحظہ فرمایا 110
- 114..... ابتداء خلق سے لے کر دخول جنت و دوزخ تک کے احوال 110
- 115..... قیامت تک ہونے والے واقعات سے آگاہ فرمایا 110
- 116..... قیامت تک ہونے والے ہر معاملہ کی اطلاع دے دی 111
- 117..... امتوں کا آپ ﷺ پر پیش کرنا 111
- 118..... یمن میں موجود غلام کے حالات سے باخبر 111
- 119..... جو میں دیکھتا اور سنتا ہوں وہ تم نہیں دیکھتے سنتے 112
- 120..... دعوت جابر رضی اللہ عنہ 112
- 121..... پاؤں کی ٹھوکر سے چشمہ جاری ہو گیا 114
- 122..... بھیڑیے کا یہودی کو دعوت اسلام 114
- 123..... ہرنی کی بارگاہ رسالت میں عرض گزاری 115
- 124..... سبز رنگ کے کپڑے پر کلمہ طیبہ 116
- 125..... رومال آگ میں جلنے سے محفوظ رہا 116

- 126..... لعاب دہن کی برکت سے بینائی لوٹ آئی 116
- 127..... چار سو صحابہ نے کھجوریں تناول فرمائیں 116
- 128..... جانور تقسیم کے لئے کھڑے ہو جاتے 118
- 129..... ہرنی کا ادب رسول ﷺ 118
- 130..... غم خوار امت ﷺ سے چڑیا کی فریاد 119
- 131..... حضور ﷺ کا سایہ نہ پڑتا تھا 119
- 132..... سر کا ﷺ نے ایذا پہچانے والے کو بھی عطا کر دیا 120
- 133..... درود شریف کا پرچہ 120
- 134..... بے ادب کا منہ میڑھا ہو گیا 121
- 135..... دعاء محمد ﷺ سے مولیٰ علی رضی اللہ عنہ کی سردی و گرمی سے حفاظت 122
- 136..... مختار نبی ﷺ کے اشارہ پر 360 بت گر گئے 123
- 137..... آقا ﷺ نے دل کی بات جان لی 124
- 138..... فاختہ کی حضور ﷺ سے گفتگو 124
- 139..... سر کا ﷺ کا زمین سے جنت دیکھنا 125
- 140..... دستِ مصطفیٰ ﷺ لگنے سے خوشبو کی پٹیں 125
- 141..... مشکل جو سر پر آ پڑی تیرے ہی نام سے ٹلی 126
- 142..... سر کا ﷺ کی برکت سے سونے میں اضافہ 127
- 143..... حضور ﷺ کا بعد از وصال اپنی قبر میں نماز پڑھنا 127
- 144..... ایک دن کے بچے کی رسالت کی گواہی 128
- 145..... روضہ سر کا ﷺ سے اذان کی آواز 128
- 146..... چند کھجوریں پوری جماعت کو کفایت کر گئیں 129
- 147..... معالجہ مسلمان ہو کر گیا 129

- 148..... ستر حوروں کا انعام 130
- 149..... بارش سے سب سے زیادہ بھی کپڑے نہ بھیجے 131
- 150..... سر کا ﷺ کی قوت و طاقت 131
- 151..... سو برس بعد ہونے والے واقعہ کی خبر دی 133
- 152..... لعاب مصطفیٰ ﷺ نے بااخلاق بنادیا 134
- 153..... زمین پر حکم خیر الاما ﷺ 135
- 154..... شجر و جگر کا سجدہ اور درخت کا سایہ 135
- 155..... دستِ مصطفیٰ ﷺ کی برکت سے چہرہ چمک اٹھا 136
- 156..... حضور ﷺ کی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ملاقات 137
- 157..... صحابی رسول کا پاؤں ٹھیک ہو گیا 137
- 158..... دستِ مصطفیٰ ﷺ کی برکت سے سارے داغ مٹ گئے 137
- 159..... کبوتر کی فریاد رسی 138
- 160..... گستاخ رسول کو زمین نے باہر پھینک دیا 138
- 161..... حضور ﷺ کے تہبند شریف کی برکت 139
- 162..... نبی رحمت ﷺ نے آئندہ ہونے کی خبر دی 139
- 163..... اونٹنی کا مشق مصطفیٰ ﷺ 140
- 164..... پوری کائنات پر سر کا ﷺ کی حکومت 140
- 165..... قیامت تک نہ ختم ہونے والے جو 140
- 166..... سرکارِ اعظم ﷺ کی طرف جھوٹ بولنے والے کا انجام 141
- 167..... حزارِ مصطفیٰ ﷺ کی برکت 141
- 168..... طعام سے تسبیح کی آواز آنے لگی 142
- 169..... گدھے کے آنسو 142

- 170..... انکھوں سے پانی کے چشمے جاری ہو گئے 143
- 171..... دستِ مصطفیٰ ﷺ کی برکت سے ٹہنی تلوار بن گئی 144
- 172..... چاند اشارے سے ہو چاک 145
- 173..... مشارق و مغارب میں حضور ﷺ کی مثل نہیں پایا 146
- 174..... آنکھ دالوں کی بہت پہلاکھوں سلام 146
- 175..... سو سال سے زائد عمر ہوئی ایک دانت نہ گرا 147
- 176..... درخت کی شان دستِ مصطفیٰ ﷺ کی برکت سے روشن ہو گئی 147
- 177..... سونے کے طباق میں رکھ کر پیش کیا جانے والا تعویذ 148
- 178..... نماز میں تعظیم رسول ﷺ 149
- 179..... درخت نے آپ ﷺ کی اطاعت کی 149
- 180..... بکری کا حال 150
- 181..... گوہ نے توحید و رسالت کی گواہی دی 150
- 182..... نسلوں کی نشانی قائم رہی 151
- 183..... کبوتروں کو دعا 151
- 184..... اونٹنوں کو سرور کائنات ﷺ سے محبت 151

عظمتِ مصطفیٰ ﷺ ایک نظر میں

یہ وہی رسول اللہ ﷺ ہیں

- 1..... جن کے نور کو اللہ تعالیٰ نے اپنے نور کے فیض سے سب سے پہلے پیدا فرمایا
- 2..... جن کے لئے کائنات تخلیق کی گئی
- 3..... جن کے نور کو انبیاء کرام علیہم السلام کی پیشانی میں چکایا
- 4..... جن کے لئے تمام مخلوق کو پیدا کیا
- 5..... جن کے نام کو عرش پر اور جنت کی پیشانیوں پر تحریر کیا گیا
- 6..... جن کے نور نے حق تعالیٰ کو سب سے پہلے سجدہ کیا
- 7..... جن کے بابت تمام انبیاء و رسل سے ازل میں عہد لیا گیا
- 8..... جن کے نور کو سجدہ کرنے والے میں منتقل کیا گیا
- 9..... جن کی آمد کی بشارت تمام آسمانی کتابوں میں دی گئی
- 10..... جن کی آمد کی بشارت ہر نبی و رسل دیتے رہے
- 11..... جن کے صدقے حضرت آدم علیہ السلام کی بھول کو معاف کیا گیا
- 12..... جن پر درود بھیجا حضرت آدم و حوا کے نکاح کا برقرار ہوا
- 13..... جو کو والدہ کے شکم میں لوح محفوظ پر قلم چلنے کی آواز سننے تھے
- 14..... جن کی ولادت ہوتے ہی شکم آمنہ رضی اللہ عنہا سے نور کے حلقے پھوٹے
- 15..... جن کی ولادت کے وقت تمام بت اورندھے ہو کر گر پڑے
- 16..... جن کی ولادت کے وقت ہزار سال سے روشن آگ بجھ گئی
- 17..... جن کی ولادت کے وقت فارس کے مملات میں زلزلے آئے

- 18..... جن کی ولادت کے وقت کعبۃ اللہ سجدے میں جھک گیا
- 19..... آپ ﷺ مخنون اور ناف بریدہ دنیا میں تشریف لائے
- 20..... ولادت تا بعد از وصال جسم اطہر سے خوشبو کے حلقے پھوٹ رہے تھے
- 21..... آپ ﷺ نے دودھ نوش فرماتے ہوئے بھی عدل برقرار رکھا
- 22..... جن کو دیکھ کر حجر اسود آگے بڑھ کر چمٹ گیا
- 23..... جن کو دیکھ کر حجر و حجر سلام پیش کرتے
- 24..... جن کی شوکت کو جانوروں نے سجدے کئے
- 25..... بچپن میں بستر پر کبھی بول و براز نہ کیا
- 26..... بچپن میں نہ کبھی خند کی، نہ کبھی روئے
- 27..... جن کے گیسوئے عنبرین بغیر کنگھی کے آراستہ ہوتے
- 28..... آپ ﷺ کا شق صدر ہوا
- 29..... آپ ﷺ کو تمام اولاد آدم کا سردار بنایا
- 30..... آپ ﷺ کو عالمین کے لئے رحمت بنا کر بھیجا
- 31..... آپ ﷺ کی سواری کے لئے براق پیدا کیا گیا
- 32..... آپ ﷺ کو بلا حجاب رب تعالیٰ نے اپنا دیدار عطا فرمایا
- 33..... آپ ﷺ کو دو دوزیر زمین پر اور دو دوزیر آسمان پر عطا فرمائے گئے
- 34..... آپ ﷺ پر جو کتاب نازل فرمائی گئی اس کی حفاظت کا ذمہ رب تعالیٰ نے لیا
- 35..... آپ ﷺ کے لئے پوری زمین کو مسجد بنا دیا گیا
- 36..... آپ ﷺ کو آیۃ الکرسی عطا کی گئی
- 37..... آپ ﷺ کو زمین کے خزانوں کی کنجیاں عطا فرمائی گئیں
- 38..... آپ ﷺ کو جوامع الکلم کے معجزہ سے سرفراز کیا گیا
- 39..... آپ ﷺ کے لئے اموال غنیمت کو اللہ تعالیٰ نے حلال فرمایا

40..... آپ ﷺ کو حبیب اللہ کا لقب عطا فرمایا

41..... آپ ﷺ کی ازواج مطہرات کے ساتھ نکاح آپ ﷺ کے وصال کے بعد

حرام ٹھہرایا گیا

42..... قرآن مجید میں کہیں بھی رب تعالیٰ نے آپ کو آپ کے ذاتی نام نامی اسم

گرامی کے ساتھ مخاطب نہیں فرمایا

43..... آپ ﷺ کی امت کو تمام امتوں پر فضیلت عطا فرمائی

44..... اللہ تعالیٰ نے اپنی شریعت کا آپ ﷺ کو مختار بنادیا ہے، آپ ﷺ جس کے

لئے جو چاہیں حلال فرمادیں اور جس کے لئے جو چاہیں حرام فرمادیں

45..... آپ ﷺ کے منبر اور قبر انور کے درمیان کی زمین، جنت کے باغوں میں سے

ایک باغ ہے

46..... آپ ﷺ کا پسینہ مشک و عنبر اور کستوری سے زیادہ خوشبودار تھا

47..... آپ ﷺ کا خون مبارک اور بول طیب و طاہر تھے

48..... تمام انبیاء علیہم السلام معجزات لے کر تشریف لائے اور آپ ﷺ سراپا معجزہ

بن کر تشریف لائے

49..... آپ ﷺ کے دربار میں آواز بلند کرنے پر تمام اعمال صالحہ برباد ہونے کی

وعید ہے

50..... آپ ﷺ کی اطاعت کو رب تعالیٰ نے اپنی اطاعت قرار دیا

51..... آپ ﷺ کو رب تعالیٰ نے اپنا خاص بندہ ارشاد فرمایا

52..... گناہ گاروں کو رب تعالیٰ نے آپ ﷺ کی بارگاہ میں پیش ہونے کا حکم دیا

53..... رب تعالیٰ نے آپ ﷺ کے وجود کو عذاب میں رکاوٹ ارشاد فرمایا

54..... رب تعالیٰ نے آپ ﷺ کی دعا کو دلوں کا جمین ارشاد فرمایا

55..... آپ ﷺ کا سایہ سورج کی دھوپ اور چاند کی چاندنی میں زمین پر نہیں پڑتا تھا

56..... آپ ﷺ کے جسم اطہر پر کبھی کسی نہیں بیٹھتی تھی

57..... آپ ﷺ کی صرف آنکھیں سوتی تھیں، دل بیدار رہتا تھا

58..... آپ ﷺ اپنے پیچھے سے بھی اسی طرح دیکھتے جیسا کہ آپ ﷺ اپنے آگے

سے دیکھتے تھے، لوگوں کا خشوع و خضوع بھی آپ پر ظاہر تھا

59..... آپ ﷺ کو کبھی جانی نہیں آئی

60..... آپ ﷺ کے منبر اور قبر انور کے درمیان کی زمین، جنت کے باغوں میں سے

ایک باغ ہے

61..... صورت پھونکنے پر سب سے پہلے آپ ﷺ اپنی قبر انور سے باہر تشریف لائیں

سے

62..... آپ ﷺ کو مقام محمود عطا کیا گیا

63..... آپ ﷺ کو شفاعت کبریٰ کے اعزاز سے نوازا گیا

64..... آپ ﷺ کو قیامت کے دن ”لواء الحمد“ عطا کیا گیا

65..... آپ ﷺ کو حوض کوثر عطا کیا گیا

66..... آپ ﷺ سب سے پہلے جنت میں داخل ہوں گے

67..... قیامت کے دن ہر شخص کا نسب و تعلق منقطع ہو جائے گا۔ مگر آپ ﷺ کا نسب

و تعلق منقطع نہیں ہوگا۔

شانِ خیر الانام ﷺ بزبان قرآن

☆ سرور کائنات ﷺ کو رب تعالیٰ نے اپنا خاص بندہ ارشاد فرمایا:

آیت 1: وان كنتم في ريب مما نزلنا علىٰ عبدنا فاتوا بسورة من مثله وادعوا شهداءكم من دون الله ان كنتم صدقين

ترجمہ: یعنی اور اگر تم کو کافروں کا کچھ شک ہو اس کتاب میں جو ہم نے اپنے بندہ خاص پر اتاری، تو تم اس کی طرح ایک سورت تولے آؤ، اور اللہ کے سوا اپنے سب مددگاروں کو بلا لو (سورہ بقرہ آیت 23 پارہ 1)

☆ میرے محبوب ﷺ سے نظرِ کرم کا سوال کرو:

آیت 2: يا ايها الذين امنوا لا تقولوا راعنا وقولوا انظرنا واسمعوا وللكافرين عذاب اليم

ترجمہ: اے ایمان والو! (میرے محبوب ﷺ کو) راعتنا نہ کہو، یوں عرض کرو کہ حضور ہم پر نظر رکھیں اور پہلے ہی بغور سن لو اور کافروں کے لئے دردناک عذاب ہے (سورہ بقرہ آیت 104 پارہ 1)

☆ میرا محبوب ﷺ خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا ہے:

آیت 3: اننا ارسلناك بالحق بشيراً و نذيراً ولا تسئل عن اصبغ الجعيم

ترجمہ: بے شک ہم نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا خوشخبری اور ڈر سنانے والا اور آپ سے دوزخ والوں کا سوال نہ ہوگا (سورہ بقرہ آیت 119 پارہ 1)

☆ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے

رسول رحمت ﷺ کے لئے دعا مانگی:

آیت 4: ربنا وابعث فيهم رسولا منهم يتلوا عليهم اينك ويعلمهم الكتب والحكمة ويزكيهم انك انت العزيز الحكيم

ترجمہ: اے ہمارے رب اور بھیج ان میں ایک رسول انہی میں سے کہ ان پر تیری آیتیں تلاوت فرمادے اور ان کو تیری کتاب سکھائے اور پختہ علم سکھائے اور انہیں خوب ستمرا فرمادے بے شک تو ہی غالب حکمت والا ہے

(سورہ بقرہ آیت 129، پارہ 1)

☆ رسول پاک ﷺ نگہبان و گواہ ہیں:

آیت 5: و كذلك جعلناكم امة وسطا لتكونوا شهداء على الناس ويكون الرسول عليكم شهيداً

ترجمہ: اور اسی طرح ہم نے تم کو سب امتوں میں افضل کیا کہ تم لوگوں پر گواہ ہو اور یہ رسول تمہارے نگہبان اور گواہ ہیں (سورہ بقرہ آیت 143 پارہ 2)

☆ حضور ﷺ کی خواہش کے مطابق قبلہ کا تعین:

آیت 6: قد نرى ثقلب وجھک فی السماء فلنولينک قبلۃ ترضیہا فلو وجھک شطر المسجد الحرام

ترجمہ: ہم دیکھ رہے ہیں بار بار تمہارا آسمان کی طرف منہ کرنا تو ضرور ہم تم کو پھیر دیں گے اس قبلہ کی طرف جس میں تمہاری خوشی ہے ابھی اپنا منہ پھیر دو مسجد حرام کی طرف (سورہ بقرہ آیت 144 پارہ 2)

☆ سر کا ﷺ کا فرمانبردار رب تعالیٰ کا محبوب بندہ:

آیت 7: قل ان كنتم تحبون الله فاتبعوني بحبيبكم الله ويغفر لكم ذنوبكم والله غفور رحيم ۝

ترجمہ: اے محبوب تم فرمادو کہ اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میرے فرمانبردار ہو جاؤ، اللہ تم کو دوست رکھے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے (سورۃ ال عمران آیت 31 پارہ 3)

☆ ازل میں رب تعالیٰ نے پیغمبروں سے اپنے

محبوب ﷺ کے بابت عہد لیا:

آیت 8: القرآن= واذا اخذ الله ميثاق النبيين لما آتيتكم من كتب وحكمة ثم جاءكم رسول مصدق لما معكم لعل من به ولتصرونه قال ء اقررتم واخذتم على ذلكم اصرى قالوا اقررنا قال فاشهدوا وانا معكم من الشاهدين (سورۃ ال عمران آیت 81 پارہ 3)

ترجمہ: اور یاد کرو جب اللہ نے پیغمبروں سے ان کا عہد لیا کہ جو میں تم کو کتاب دوں اور حکمت دوں پھر تشریف لائے تمہارے پاس وہ رسول مصدق لما معكم لعل من به ولتصرونه فرمادے تو تم ضرور ضرور اس پر ایمان لانا اور ضرور ضرور اس کی مدد کرنا، فرمایا کیوں تم نے اقرار کر لیا اور اس پر میرا بھاری ذمہ لے لیا، سب نے عرض کیا کہ ہم نے اقرار کیا فرمایا کہ تو ایک دوسرے پر گواہ ہو جاؤ اور میں خود تمہارے ساتھ گواہوں میں ہوں۔

☆ حضور ﷺ پاک کرتے ہیں اور کتاب و حکمت

سکھاتے ہیں:

آیت 9: لقد من الله وعلى المؤمنين اذ بعث فيهم رسولا من انفسهم

يعلوا عليهم ايته ويزكيهم ويعلمهم الكتب والحكمة وان كانوا من قبل لفي ضلال مبين ۝

ترجمہ: بے شک اللہ کا بڑا احسان ہوا مسلمانوں پر کہ ان میں ان ہی میں سے ایک رسول بھیجا جو ان پر اس کی آیتیں پڑھتا ہے، اور ان کو پاک فرماتا ہے اور ان کو کتاب و حکمت سکھاتا ہے اور وہ ضرور اس سے پہلے گمراہی کھلی میں تھے۔

(سورۃ آل عمران آیت 164 پارہ 4)

☆ اپنے پسندیدہ رسولوں کو غیب کا علم عطا فرمایا:

آیت 10: ما كان الله ليدر المؤمنين على ما ائتم عليه حتى يميز الخبيث من الطيب وما كان الله ليطالعكم على الغيب ولكن الله يجتبي من رسله من يشاء ۝

ترجمہ: اللہ مسلمانوں کو اس حال پر نہیں چھوڑے گا جس پر تم ہو جب تک جہانہ کر دے گندے کو سقڑے سے اور اللہ کی یہ شان نہیں کہ اے عام لوگوں تم کو غیب کا علم دے لیکن اللہ جن لیتا ہے اپنے رسولوں سے جسے چاہے (سورۃ ال عمران آیت 179 پارہ 4)

☆ اپنی جانوں پر ظلم کرو تو میرے رسول ﷺ کی

بارگاہ میں جاؤ:

آیت 11: ولو انهم اذ ظلموا انفسهم جاؤك فاستغفروا الله واستغفر لهم الرسول لوجدوا الله توابا رحيم ۝

ترجمہ: اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب تمہارے حضور حاضر ہوں پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول ان کی شفاعت فرمادیں تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں (سورۃ نساء آیت 64 پارہ 4)

☆ حکم رسول ﷺ، حکم خدا تعالیٰ ہے:

آیت 12: من يطع الرسول فقد اطاع الله ومن توليٰ فمما ارسلناك عليهم حفيظاً ۝

ترجمہ: جس نے رسول کا حکم مانا بے شک اس نے اللہ کا حکم مانا اور جس نے منہ پھیرا تو ہم نے تمہیں ان کو بچانے کو نہ بھیجا (سورہ نساء آیت 80 پارہ 5)

☆ رسول پاک ﷺ کو رب تعالیٰ نے سب کچھ سکھا دیا:

آیت 13: وانزل الله عليك الكتاب والحكمة وعلمك ما لم تكن تعلم وكان فضل الله عليك عظيماً ۝

ترجمہ: اور اللہ نے تم پر کتاب اور حکمت اتاری اور سکھایا تم کو جو کچھ تم نہ جانتے تھے اور اللہ کا تم پر بڑا فضل ہے (سورہ نساء آیت 113 پارہ 5)

☆ حضور ﷺ نور ہیں:

آیت 14: قد جاءكم من الله نور وكتاب مبين ۝

ترجمہ: بے شک اللہ کی طرف سے تمہارے پاس نور آیا پھر روشن کتاب (سورہ مائدہ آیت 15 پارہ 6)

☆ رسول الشاطیٰ ﷺ ستھری چیزوں کو حلال اور

بری چیزوں کو حرام کرتے ہیں:

آیت 15: الذين يتبعون الرسول النبي الامي الذي يجدهونه مكتوباً عندهم في التوراة والانجيل يامرهم بالمعروف وينههم عن المنكر ويحل

لهم الطيبات ويحرم عليهم الخبيث ويضع عنهم اصرهم والاغلال التي كانت عليهم ۝

ترجمہ: وہ جو غلامی کریں گے اس رسول بے پڑھے، غیب کی خبریں دینے والے کی جسے لکھا ہوا پائیں گے اپنے پاس توریت اور انجیل میں، وہ انہیں بھلائی کا حکم دے گا اور برائی سے منع فرمائے گا اور ستھری چیزیں ان کے لئے حلال فرمائے گا اور گندی چیزیں ان پر حرام کرے گا اور ان پر سے بوجھ اور گلے کے پھندے اتار دے گا جو ان پر تھے (سورہ اعراف آیت 157 پارہ 9)

☆ ہاتھ رسول پاک ﷺ کا، مگر خاک رب تعالیٰ نے پھینکی:

آیت 16: وما رميت اذ رميت ولكن الله رمى ۝

ترجمہ: اور اے محبوب وہ خاک جو تم نے پھینکی، تم نے نہ پھینکی، ہم نے پھینکی (سورہ انفال آیت 17 پارہ 9)

☆ وجودِ مصطفیٰ ﷺ عذاب میں رکاوٹ ہے:

آیت 17: وما كان الله ليعذبهم وانت فيهم ۝

ترجمہ: اور اللہ کا کام نہیں کہ ان کو عذاب کرے جب تک اے محبوب تم ان میں ہو (سورہ انفال آیت 33 پارہ 9)

☆ نبی رحمت ﷺ کی دعا دلوں کا چین ہے:

آیت 18: اخذ من اموالهم صدقة تطهرهم وتزكيهم بها وصل عليهم ۝ ان صلوٰتكم سكن لهم والله سميع عليم ۝

ترجمہ: اے محبوب ان کے مالوں سے صدقہ وصول فرماؤ، جس سے تم ان کو ستم اور پاکیزہ کر دو اور ان کے حق میں دعائے خیر کرو، بے شک تمہاری دعا ان کے دلوں کا چین اور اللہ سننے والا جاننے والا ہے (سورہ توبہ آیت 103 پارہ 11)

☆ آپ ﷺ کو مقام محمود عطا کیا جائے گا:

آیت 19: ومن الیل فتهجد بہ نافلۃ لک عسی ان یتفک ربک مقاماً محموداً (سورہ بنی اسرائیل آیت 79 پارہ 15)

ترجمہ: اور رات کے کچھ حصے میں تہجد کر دیہ خاص تمہارے لئے زیادہ ہے، قریب ہے کہ تم کو تمہارا رب ایسی جگہ کھڑا کرے جہاں سب تمہاری حمد کریں

☆ سرور کائنات ﷺ کو عالمین کے لئے رحمت بنا کر بھیجا:

آیت 20: وما ارسلک الا رحمة للعالمین (سورہ حج آیت 107 پارہ 17)

ترجمہ: اور ہم نے تم کو نہ بھیجا مگر سارے جہان کے لئے رحمت بنا کر

(سورہ حج آیت 107 پارہ 17)

☆ رسول اللہ ﷺ مسلمانوں کے ان کی

جانوں سے زیادہ مالک ہیں:

آیت 21: النبی اولیٰ بالمؤمنین من انفسہم وازواجہ امہتہم (سورہ احزاب آیت 6 پارہ 21)

ترجمہ: نبی مسلمانوں کے ان کی جانوں سے زیادہ مالک ہیں اور ان کی بیویاں مسلمانوں کی مائیں ہیں (سورہ احزاب آیت 6 پارہ 21)

☆ نبی کریم ﷺ آخری نبی ہیں:

آیت 22: ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولكن رسول اللہ وخاتم

النہین (سورہ احزاب آیت 40 پارہ 22)

ترجمہ: محمد ﷺ تم مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں، ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں سے پہلے (سورہ احزاب آیت 40 پارہ 22)

☆ حضور ﷺ چمکا دینے والا چراغ ہیں:

آیت 23: یا ایہا النبی انا ارسلک شہداً و مبشراً و نذیراً و داعیاً الی اللہ باذنبہ و سراجاً منیراً (سورہ احزاب آیت 45-46 پارہ 22)

ترجمہ: اے غیب کی خبریں بتانے والے بے شک ہم نے تم کو بھیجا حاضر و ناظر خوش خبری دینا اور ڈر سنانا اور اللہ کی طرف اس کے حکم سے بلانے والا اور چمکا دینے والا چراغ (سورہ احزاب آیت 45-46 پارہ 22)

☆ بغیر اجازت حضور ﷺ کے دولت خانہ پر حاضر نہ

ہوں:

آیت 24: یا ایہا الذین امنوا لاتدخلوا بیوت النبی الا ان یؤذن لکم الی طعام غیر نظرن الہ (سورہ احزاب آیت 53 پارہ 22)

ترجمہ: اے ایمان والو! نبی کے گھروں میں نہ حاضر ہو، جب تک کہ اجازت نہ پاؤ، مثلاً کھانے کے لئے بلائے جاؤ، نہ یہ کہ خود اس کے پکتنے کی راہ گزرو (سورہ احزاب آیت 53 پارہ 22)

☆ رسول اللہ ﷺ پر ایمان لاؤ اور ان کی تعظیم و توقیر کرو:

آیت 25: انا ارسلک شہداً و مبشراً و مبشراً و نذیراً و لعلنوا باللہ ورسولہ و تعزروه و توقروه و تسبحوه بکرة و اصیلاً (سورہ احزاب آیت 53 پارہ 22)

ترجمہ: بے شک ہم نے تم کو بھیجا حاضر و ناظر اور خوشی و ڈرنا تا، کراے لوگو تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور رسول کی تعظیم و توقیر کرو، اور صبح و شام اللہ کی پاکی بولو۔ (سورہ فتح آیت 9-8 پارہ 26)

☆ حضور ﷺ کے ہاتھ پر بیعت،

دست قدرت پر بیعت ہے:

آیت 26: ان الذين يبايعونك انما يبايعون الله يد الله فوق ايديهم (سورہ فتح آیت 10 پارہ 26)

ترجمہ: وہ جو تمہاری بیعت کرتے ہیں وہ اللہ ہی سے بیعت کرتے ہیں اللہ کا ہاتھ ان کے ہاتھوں پر ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ نے اپنا تعارف

اپنے محبوب ﷺ کے ذریعہ کرایا:

آیت 27: هو الذي ارسل رسوله بالهدى ودين الحق ليظهره على الدين كله وكفى بالله شهيدا

ترجمہ: وہ وہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا کہ اسے سب دینوں پر غالب کرے (سورہ فتح آیت 28 پارہ 26)

☆ اپنی آوازوں کو رسول اللہ ﷺ کی آواز سے اونچی نہ کرو:

آیت 28: يا ايها الذين امنوا لا تقدموا بين يدي الله ورسوله واتقوا الله ان الله سميع عليم يا ايها الذين امنوا لا ترفعوا اصواتكم فوق صوت

النبي ولا تجهروا له بالقول كجهر بعضكم لبعض ان تحبط اعمالكم وانتم لا تعلمون

ترجمہ: اے ایمان والو! اللہ اور رسول سے آگے نہ بڑھو اور اللہ سے ڈرو بے شک اللہ سنتا جانتا ہے، اے ایمان والو! اپنی آوازیں اونچی نہ کرو اس نبی کی آواز سے، اور ان کے حضور بات چلا کر نہ کہو جیسے آپس میں ایک دوسرے کے سامنے چلاتے ہو، کہ کہیں تمہارے عمل برباد نہ ہو جاویں اور تمہیں خبر بھی نہ ہو (سورہ فتح آیت 1-2 پارہ 26)

☆ معراج کی رات محبوب کبریا ﷺ نہ بہکے نہ بے راہ چلے:

آیت 29: والنجم اذا هوى ما ضل صاحبكم وما غوى وما ينطق عن الهوى ان هو الا وحى يوحى

ترجمہ: اس پیارے چمکتے تارے محمد (ﷺ) کی قسم! جب یہ معراج سے اترے تمہارے صاحب نہ بہکے نہ بے راہ چلے، اور وہ کوئی بات اپنی خواہش سے نہیں، وہ تو نہیں مگر وحی جو ان کو کی جاتی ہے (سورہ النجم آیت 1 تا 4 پارہ 27)

☆ حضور ﷺ نے جو دیکھا دل نے اس کی گواہی دی:

آیت 30: ما كذب الفواد ما رأى القمرونه على ما يرى ولقد راها نزلة اخرى عند سدره المنتهى

ترجمہ: دل نے جھوٹ نہ کہا جو دیکھا تو کیا تم ان سے ان کے دیکھے ہوئے پر جھگڑتے ہو اور انہوں نے تو دوبارہ دیکھا سدرۃ المنتہی کے پاس (سورہ النجم آیت 11 تا 14 پارہ 27)

☆ حضور ﷺ کو قرآن رب تعالیٰ نے سکھایا:

آیت 31: الرحمن ۝ علم القرآن ۝ خلق الانسان ۝ علمه البيان
ترجمہ: رحمن نے اپنے بندے (محبوب) کو قرآن سکھایا، انسانیت کی جان محمد (ﷺ)
کو پیدا کیا اور وہاں مکان و مایکون کا ان کو بیان سکھایا۔

(سورہ رحمن آیت 1 تا 6 پارہ 27)

☆ قاسم نعمت ﷺ جو دیں وہ لے لو:

آیت 32: وما آتاكم الرسول فخذوه وما نهاكم عند فانتهوا
ترجمہ: اور جو کچھ تم کو رسول دیں وہ لے لو، جس سے منع فرمادیں باز رہو (سورہ حشر
آیت 7 پارہ 28)

☆ پسندیدہ رسولوں کو غیب کا علم رب تعالیٰ عطا فرماتا ہے:

آیت 33: علم الغيب فلا يظهر على غيبه احدا ۝ الا من ارتضى من
رسول

ترجمہ: غیب کا جاننے والا ہے، تو اپنے غیب پر کسی کو مسلط نہیں کرتا سوائے اپنے پسندیدہ
رسول کے (سورہ جن آیت 26-27 پارہ 29)

☆ رب تعالیٰ نے شہر مصطفیٰ ﷺ کی قسم یاد فرمائی:

آیت 34: لا اقسم بهذا البلد ۝ وانت حل بهذا البلد ۝ والذو ما ولد
ترجمہ: مجھے اس شہر کی قسم کہ اے محبوب تم اس شہر میں تعریف فرماؤ اور تمہارے باپ ابراہیم کی قسم
اور ان کی اولاد (یعنی تمہاری) قسم (سورہ بلد آیت 1 تا 3 پارہ 30)

☆ حضور ﷺ کی پچھلی گھڑی پہلی سے بہتر ہے:

آیت 35: وللاخرة خير لك من الاولى ۝ ولسوف يعطيك ربك
فرضی ۝

ترجمہ: بے شک تمہارے لئے پچھلی (گھڑی) پہلی سے بہتر ہے اور بے شک قریب
ہے کہ تمہارا رب تم کو اتنا دے گا کہ تم راضی ہو جاؤ گے

(سورہ النبی آیت 3-4 پارہ 30)

☆ سرکار ﷺ کا ذکر حق تعالیٰ بلند کر رہا ہے:

آیت 36: نورعنا لك ذكرك ۝

ترجمہ: اور ہم نے تمہارے لئے تمہارا ذکر بلند کر دیا (سورہ الم نشرح آیت 4 پارہ 30)

قرآن مجید اور اعضاء نبوی ﷺ

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں جہاں آپ ﷺ کی عمر اور شہر کی قسم یاد فرمائی ہے، وہیں
آپ ﷺ کے متعدد اعضاء کا ذکر بھی کیا ہے۔

چہرہ اقدس:

جہنمی قبلہ کی خاطر آپ ﷺ نے اپنا چہرہ اقدس آسمان کی طرف اٹھایا، اس پر جہنمی
قبلہ کا حکم دیتے ہوئے فرمایا۔

ترجمہ: اے حبیب! ہم آپ کے چہرہ اقدس کے آسمان کی طرف بار بار اٹھنے کو دیکھ
رہے ہیں۔ ہم بہت جلد آپ کا چہرہ آپ کے پسندیدہ قبلہ کی طرف پھیر دیں گے۔ پس اپنا
چہرہ مسجد حرام کی طرف پھیر لیجئے۔

(سورہ بقرہ پارہ 2 آیت 144)

2: چشمان اقدس:

کلام ربانی میں سرکارِ دو عالم ﷺ کی ان مبارک آنکھوں کا بھی ذکر کیا گیا ہے جو اپنے حوصلے، اعتماد، ہمت اور عزم و یقین کے باعث اس ارشادِ ربانی کا مصداق ٹھہریں۔

ترجمہ = چشمانِ مقدس نہ در ماندہ ہوئیں اور نہ حد سے آگے بڑھیں (سورۃ النجم پارہ 27 آیت 53)

3: زبان اقدس:

جب جبریل امین وحی قرآنی لے کر آتے تو اپنی ذمہ داریوں کے احساس کے پیش نظر اسے محفوظ کرنے کے لئے آپ ﷺ جبریل امین کے ساتھ ساتھ تلاوت کرتے، اس پر ارشادِ باری تعالیٰ ہوا۔

ترجمہ = آپ اپنی زبان کو جلدی حفظ کے لئے حرکت نہ دیں (سورۃ قیامہ آیت 16 پارہ 29)

زبان کی ضمانت:

اپنے حبیب ﷺ کی زبان اقدس کی ضمانت دیتے ہوئے ارشاد فرمایا۔
ترجمہ = یہ رسول اپنی خواہش سے نہیں بولتے بلکہ ان کا بولنا وحی الہی ہے جو ان پر کی جاتی ہے (سورۃ النجم آیت 4 پارہ 27)

4: سینہ اقدس:

آپ ﷺ کے شرح صدر کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا۔
ترجمہ = کیا ہم نے آپ کے لئے آپ کا سینہ کھول نہیں دیا (سورۃ الم نشرح، آیت 1، پارہ 30)

5: قلب انور:

آپ ﷺ کے قلب انور کا ذکر قرآن مجید میں مختلف حوالوں سے کیا گیا ہے۔ تدریجاً نزول قرآن کی حکمت بیان کرتے ہوئے فرمایا۔

ترجمہ = اس طرح ہم نے ظہرِ ظہر کر اس قرآن کو نازل کیا تاکہ اس سے ہم تمہارے دل کو تقویت دیں (سورۃ فرقان آیت 32 پارہ 19)
دوسرے مقام پر فرمایا۔

ترجمہ = جبریل امین نے یہ قرآن اللہ تعالیٰ کے حکم سے تمہارے دل پر نازل کیا ہے (سورۃ بقرہ پارہ 2 آیت 97)
واقعہ معراج میں فرمایا۔

ترجمہ = چشمانِ حبیب نے جو کچھ دیکھا، دل نے اس کی تکذیب نہیں کی (بلکہ تصدیق کی) (سورۃ النجم آیت 11 پارہ 27)

6: پشت انور:

ترجمہ = اور ہم نے آپ کا وہ بوجھ دور کر دیا جو آپ کی پشت انور کو توڑ رہا تھا (سورۃ الم نشرح، پارہ 30، آیت 2-3)

7: دست اقدس:

صلح حدیبیہ کے موقع پر صحابہ کرام علیہم الرضوان نے آپ ﷺ کے دست اقدس پر بیعت کی اور اللہ تعالیٰ نے اس بیعت کو اپنے ہاتھ پر بیعت قرار دیتے ہوئے فرمایا۔
ترجمہ = یقیناً وہ لوگ جنہوں نے آپ کی بیعت کی، انہوں نے اللہ کی بیعت کی۔ ان کے ہاتھوں پر اللہ کا دست قدرت ہے (سورۃ فتح آیت 10 پارہ 26)
دوسرے مقام پر آپ ﷺ کے پھیکے ہوئے سگریزوں کے بارے میں فرمایا۔

ترجمہ= جب آپ نے نکٹریاں پھینکیں وہ آپ نے نہیں پھینکیں وہ تو اللہ نے پھینکیں
ہیں (سورہ انفال، آیت 17 پارہ 9)

8: اُمّی ہونے کی حکمت:

یہ مسئلہ حقیقت ہے کہ سرکارِ دو جہاں ﷺ اُمّی تھے۔ یعنی آپ ﷺ نے کسی استاد کے
آگے زانوئے تلمذ طے نہیں کئے بلکہ اللہ تعالیٰ نے تمام علوم و معارف کے خزانے آپ ﷺ
کو براہِ راست عطا کر دیئے تھے۔ آپ ﷺ کے اُمّی ہونے کی یہ حکمت بیان فرمائی۔
ترجمہ= آپ نے اس سے پہلے نہ کوئی کتاب پڑھی اور نہ اپنے ہاتھ سے لکھا اور نہ اہل
باطل ضرور شک میں مبتلا کرتے (سورہ عنکبوت، پارہ 20، آیت 48)

حلیہ مبارک احادیث کی روشنی میں

رخ زیبا:

چاند سے منہ تاباں درخشاں
نمک آگیں صباحت پہ لاکھوں سلام
جس کے آگے چراغِ قمر جھللائے
ان عذاروں کے طلعت پہ لاکھوں سلام

کس کے قلم میں یہ طاقت ہے کہ رسولِ پاک ﷺ کے رخِ زیبا کا نقشہ کھینچ سکے۔ وہ
روئے تاباں جس کی زیبائی پر سارا عرب و عجم دیوانہ تھا اور جس کا ایک بار نظارہ بندہ مومن کو
عام انسانوں کی سطح سے بلند کر دیتا۔ دیکھنے والے سرور کو نبی ﷺ کے حسنِ خدا داد اور کامل و
رخ کی دلکشی کا عالم دیکھ کر بیساختہ پکارا شے۔

ایسا حسین و دلکش چہرہ نہ پہلے کبھی دیکھا گیا نہ بعد میں دیکھا جائے گا (ترمذی شریف)
☆ ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ ایسا ہوا کہ رات کے
وقت میں کپڑے سی رہی تھی، ناگہاں میرے ہاتھ سے سوئی گر پڑی۔ میں نے ہر چند تلاش
کیا لیکن اسے نہیں ملتا تھا، نہ ملی۔ اتنے میں سرکارِ انور ﷺ کہیں سے تشریف لے آئے۔ گھر
میں ہر طرف اجالا پھیل گیا۔ سرکارِ کریم ﷺ کے رخِ انور کی شعاع سے ایسا اجالا پھیلا کہ
سوئی مل گئی (ابن عساکر جلد اول، ص 324)

سوزنِ گم شدہ ملتی ہے تبسم سے تیرے

شام کو صبح بناتا ہے اجالا حیرا

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے سرورِ کائنات ﷺ سے زیادہ
خوبصورت کسی کو نہیں دیکھا۔ یوں معلوم ہوتا ہے کہ آفتاب (چاند) آپ ﷺ کے چہرہ

اقدس میں چمک رہا ہے اور جب جتنے تودیواریں روشن ہو جاتیں۔

(زرقاتی علی الموہب جز رابع ص 191)

چشمان مبارک:

سرکارِ دو عالم ﷺ کی چشمان مبارک نہایت خوبصورت و دراز تھیں۔ قدرت الہی سے سرگیں کہ بغیر سرمہ کے معلوم ہوتا کہ سرمہ لگا ہوا ہے۔ چشمان مبارک کی سفیدی میں باریک سرخ ڈورے تھے۔ جن کو علامات نبوت میں شمار کیا گیا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سرورِ کوئین ﷺ کا ارشاد ہے۔ میں اپنے پیچھے سے بھی ایسا ہی دیکھتا ہوں جیسے کہ اپنے آگے سے دیکھتا ہوں (مسلم شریف)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رحمتِ عالم ﷺ کی چشمانِ کرم کا یہ عالم تھا کہ اندھیرے میں بھی اس طرح دیکھتے تھے جس طرح روشنی میں دیکھتے تھے

(خصائص الکبریٰ ص 61)

مقدس پلکیں:

آنکھوں پر حسین پلکیں ان کے حسن کو دو بالا کر رہی تھیں۔

☆ حضرت ابراہیم بن محمد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مولیٰ علی رضی اللہ عنہ جب بھی اپنے مولیٰ ﷺ کے حسن و جمال اور آپ ﷺ کی آنکھوں کا ذکر کرتے تو اس میں یہ الفاظ ضرور ذکر کرتے۔

☆ آپ ﷺ کے چہرہ اقدس میں کتابی گولائی تھی۔ رنگ مبارک میں سفیدی اور سرخی کا احتراز تھا، پلکیں خوبصورت اور لمبی تھیں (دلائل النبوة للبیہقی جلد اول ص 213)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کی پلکوں کے حسن کو یوں بیان کرتے ہیں۔ آپ ﷺ کی مبارک پلکیں نہایت لمبی تھیں (دلائل النبوة للبیہقی جلد اول ص 213)

☆ ابن سعد اور طبرانی نے حضرت رقیقہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بیان کیا ہے کہ ایک مرتبہ مکہ شریف میں مسلسل کئی سال قحط آ گیا۔ میں نے خواب میں ایک ہاتھ نبی کو سنا جو قریش کو مخاطب کر کے کہہ رہا تھا کہ تمہارے اندر ایک اللہ تعالیٰ کا نبی مبعوث ہو چکا ہے۔ اس کی خدمت اقدس میں جاؤ۔ اس کی برکت سے قحط ختم ہو جائے گا۔ آپ ﷺ کا تعارف کرواتے ہوئے وہ ہاتھ نبی کہتا ہے۔ اس کا جسم اطہر انتہائی متناسب، اس کے جوڑ عظیم، رنگ سفید، پلکیں لمبی، رخسار ہموار اور ناک بلند ہے (سبل الہدی جلد 2، ص 33)

گوش مبارک:

سرورِ کوئین ﷺ کے ہر دو کان مبارک کامل و تام تھے۔ قوتِ بصر کی طرح آپ ﷺ کو قوتِ سماعت بھی خدا تعالیٰ نے بطریق عادات و عیادت درجہ کی عطا ہوئی۔ آپ ﷺ قریب و بعید کو یکساں سماعت فرماتے تھے۔

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مدنی تاجدار ﷺ فرماتے ہیں۔ اے ابو ایوب کیا تو سنتا ہے جو میں سنتا ہوں۔ میں یہودیوں کی آواز سنتا ہوں جن کو قبروں میں عذاب ہو رہا ہے (طبرانی شریف)

حضرت عبداللہ ابن عباس، حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں کہ ہم سرورِ کوئین ﷺ کی خدمت بابرکت میں حاضر تھے کہ ناگہاں آقا کریم ﷺ نے اپنے سر انور کو اٹھا کر فرمایا و علیکم السلام ورحمۃ اللہ..... حاضرین نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ آپ نے کس کو سلام کا جواب دیا ہے۔ فرمایا حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرشتوں کی جماعت کے ساتھ اوپر سے گزرے ہیں۔ انہوں نے مجھے سلام کیا جس کا میں نے جواب دیا ہے (المصدر رک، دارقطنی)

دور و نزدیک کے سننے والے وہ کان
کان لعلی کرامت پہ لاکھوں سلام

لب شیریں و دندان مبارک

حضور اکرم نور مجسم ﷺ کے لب مبارک نہایت خوبصورت اور سرخی مائل تھے۔ دندان مبارک کشادہ روشن و تاباں تھے۔ جب کلام فرماتے تو دندان چٹن میں سے نور نکلتا دکھائی دیتا۔ اور جب تھم ریز ہوتے درود یار روشن ہو جاتے۔ آپ ﷺ کو کسی جمائی نہیں آئی۔

پتی پتی گل قدس کی چٹان

ان لبوں کی نزاکت پہ لاکھوں سلام

جس کے سچے سے لچھے جھڑیں نور کے

ان ستاروں کی نزہت پہ لاکھوں سلام

☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تاجدار کائنات ﷺ کلام فرماتے تھے تو ایک نور نظر آتا تھا جو آپ ﷺ کے دندان مبارک سے نکلتا تھا

(ترمذی شریف)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سرور کائنات ﷺ جب کلام فرماتے تو دندان مبارک سے نور کی شعاعتیں نکلتیں جن سے دیواریں منور ہو جاتیں

(ترمذی شریف)

دہن مبارک:

رسول کریم ﷺ کا دہن مبارک فراخ رخسار سے ہموار سب سے زیادہ خوبصورت اور خوش آواز تھے۔ آواز مبارک جان دار اور کچھ ایسی کہ خاموش ہو جائیں تو دقار چھا جائے اور کلام فرمائیں تو پھول جھڑیں۔ واضح بیان، کلام الفاظ کی کمی بیشی سے پاک، بولیں تو معلوم ہو کہ کلام کیا ہے۔ پروٹی ہوئی کوڑیاں ہیں جو ترتیب آہنگ سے نیچے گرتی جا رہی ہیں۔ آپ ﷺ کی آواز قریب و بعید والے دونوں کو یکساں سنائی دیتی۔

☆ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں جو کچھ سرور کو نبین ﷺ سے سنتا اس کو لکھ لیا کرتا۔ قریش نے مجھے منع کیا کہ ہر بات نہیں لکھنی چاہئے کیونکہ یہ نقضائے بشریت ممکن ہے کہ غصہ کی حالت میں کبھی کوئی ایسی بات بھی نکل جائے۔ پس میں لکھنے سے رک گیا اور اس کو بارگاہ خیر الانام میں پیش کیا۔ شاہ خیر الانام ﷺ نے فرمایا بے شک لکھ اور اگلی مبارک سے دہن مبارک کی طرف اشارہ کر کے فرمایا۔ خدا تعالیٰ کی قسم اس (دہن سے) جو بھی نکلے اور چاہے مجھ پر کیفیت کوئی بھی ہو لکھ لیا کر (دہن سے ہر حالت میں حق ہی نکلتا ہے)

(ابوداؤد، جلد سوم، باب کتابہ العلم، حدیث نمبر 250، ص 101، مطبوعہ فرید بک لاہور)

میں غار تیرے کلام پر ملی یوں تو کس کو زباں نہیں

وہ سخن ہے جس میں سخن نہ ہو وہ بیاں ہے جس کا بیاں نہیں

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے گھر میں ایک کنواں تھا۔ ایک دن سید عالم ﷺ نے اس کنویں میں اپنا لعاب دہن ڈال دیا۔ لعاب دہن کی برکت سے اس کا پانی ایسا شیریں ہو گیا کہ مدینہ بھر میں اس سے پیٹھا کنواں کوئی نہ تھا (حجۃ اللہ ص 685)

☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہا فرماتے ہیں کہ محمد بن حاطب جو بچے تھے ان کے ہاتھ پر پکتی ہوئی ہانڈی گر پڑی جس سے اس کا ہاتھ جل گیا۔ پس اس رسول رحمت ﷺ نے جلی ہوئی جگہ پر دست مبارک پھیر کر اوپر لعاب دہن ڈال دیا تو وہ ہاتھ اسی وقت اچھا ہو گیا

(شفاء شریف جلد اول، ص 271)

☆ حضرت حبیب کے والد حضرت فرید کی آنکھیں سفید ہو گئیں اور انہیں کچھ نظر نہ آتا تھا۔ یعنی نابینا ہو گئے تھے۔ رسول مکرّم ﷺ نے ان کی آنکھوں میں لعاب دہن ڈال دیا۔ وہ دیکھنا ہو گئے اور سب کچھ نظر آنے لگا۔ یہاں تک کہ اسی سال کی عمر میں وہ سوئی میں دھماکہ

ڈال لیا کرتے تھے (شفاء شریف، جلد 1 ص 270)

☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوہ ذی قرد (محرم 7ھ) میں حضرت ابوقحادہ رضی اللہ عنہ کے چہرہ پر ایک تیر لگا۔ سید عالم ﷺ نے ان کو بلایا اور زخم پر لعاب دہن لگایا۔ حضرت قحادہ رضی اللہ عنہ ماتے ہیں کہ اس وقت سے نہ میرے درد ہوا اور نہ زخم میں پیپ پڑی بلکہ شفا ہو گئی۔

(شفاء شریف جلد اول ص 22)

زبان مبارک:

حضور انور ﷺ فصیح لائق تھے۔ آپ ﷺ کا کلام شیریں حق و باطل میں فرق کرنے والا۔ افراط و تفریط سے مبرہ۔ واضح اور مبین گویا آپ ﷺ کا کلام موتی کی لڑی ہیں جو گر رہے ہیں۔

اس کے علاوہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو تمام علوم سے مالا مال فرمایا کہ آپ ﷺ ہر ایک زبان میں با محاورہ کلام فرماتے تھے۔ جیسے آپ ﷺ عربی زبان کے فصیح تھے، ویسے ہی دوسری زبانوں کے۔

☆ ایک مرتبہ چند لوگ کسی ملک سے وفد کی صورت میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ ﷺ اس وقت مسجد حرام میں تشریف فرما تھے۔ وہ لوگ مسجد میں آئے تو آپ ﷺ کو شناخت میں نہ لاسکے (چونکہ آپ ﷺ بادشاہوں کی طرح امتیازی شان سے نہیں بلکہ صحابہ کرام میں مل جل کر بیٹھا کرتے تھے) تو ان میں ایک شخص نے کہا کہ تم میں سے رسول کون ہیں؟ حاضرین میں کوئی بولی نہ سمجھا۔

سرکار ﷺ نے فرمایا۔ آگے آؤ یہ سن کر وہ آگے بڑھے اور اپنی بولی میں جو جو پوچھتے رہے، سرور کو نبین ﷺ اس کا جواب ان ہی کی بولی میں دیتے رہے، جس کو سوائے ان لوگوں کے کوئی کچھ نہ سمجھا۔ آخر انہوں نے آپ ﷺ کو برحق رسول تسلیم کیا اور دولت اسلام سے مشرف ہو گئے اور اپنے ملک کو واپس ہوئے (نسیم الریاض، شرح شفاء شریف)

☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص وحی لکھتا تھا۔ وہ مرتد ہو گیا تو سرور کو نبین ﷺ نے فرمایا اس کو زمین قبول نہیں کرے گی۔

(بخاری شریف، مسلم شریف)

چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ جب وہ مرا اور مشرکوں نے اس کو زمین میں گاڑا تو زمین نے اس کو اوپر پھینک دیا۔ کئی مرتبہ اس کو گاڑا گیا لیکن زمین نے اسے قبول نہ کیا۔ ہر بار پھینک دیا۔ آخر اس کی نعش قبر کے باہر پڑی رہی۔ یہاں تک کہ اس کا جسم نیست و نابود ہو گیا۔

☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ شفیع امت ﷺ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے گھوڑے پر سوار ہو کر کہیں تشریف لے گئے اور وہ گھوڑا بہت ست تھا، جب رسول کریم ﷺ واپس آئے تو فرمایا ہم نے تمہارے گھوڑے کو نہایت تیز پایا۔ اس کے بعد وہ ایسا تیز ہو گیا کہ کوئی گھوڑا اس کا مقابلہ نہ کرتا تھا (شفاء شریف جلد اول ص 276)

جو شب کو کہہ دیا دن تو دن نکل آیا
جو دن کو کہہ دیا شب تو رات ہو کے رہی

ریش مبارک:

آقائے دو جہاں ﷺ کی داڑھی مبارک گھنی تھی اور چہرہ انور اس کے گھیرے میں ایسا معلوم ہوتا جیسے رمل پر قرآن رکھا ہوا ہے۔ آپ ﷺ ریش مقدس کو تیل بھی لگایا کرتے تھے اور مونچھیں شریف پست رکھا کرتے تھے۔

ریش خوش معتدل مرہم ریش دل
ہلہ ماہ ندرت پہ لاکھوں سلام
خط کے گرد رہن وہ دل آرا بھین
سبزہ نمبر رحمت پہ لاکھوں سلام

گردن، کندھے، پشت مبارک:

سرکارِ نامداری ﷺ کی گردن مبارک نہایت خوبصورت تھی، اعتدال کے ساتھ طویل اور چاندی کی طرح سفید اور حسین ایسی کہ گویا کہ آپ ﷺ کی گردن چاندی کی صراحی تھی (ترمذی شریف)

آپ ﷺ کے کندھے مبارک بھی عجیب شان کے تھے۔ نہایت حسین و خوبصورت کہ کسی انسان کے نہ تھے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سرورِ کونین ﷺ کے کندھے مبارک جب کبھی کھل جاتے تو یوں معلوم ہوتا کہ یہ چاندی کے ڈھلے ہوئے ہیں۔

☆ مولیٰ علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ فتح مکہ کے موقع پر سرکارِ مدینہ ﷺ نے مجھے اپنے کندھوں پر چڑھایا تو ان مبارک کندھوں کی قوت کا یہ عالم تھا کہ اگر میں چاہتا تو مجھے آسمان تک پہنچاتے (متدرک)

☆ حضرت عرشِ کعبی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تاجدارِ کائنات ﷺ نے رات کے وقت ہجرانہ سے عمرہ کا عزم فرمایا تو میری نظر آپ کی پشت مقدس پر پڑی تو گویا وہ چاندی کی ڈھلی ہوئی تھی (مسند احمد)

بغل مبارک:

اللہ تعالیٰ کے محبوب ﷺ کی مبارک بغلیں پاکیزہ، نہایت ہی صاف اور خوشبودار تھیں۔ آپ ﷺ کی بغلوں کا رنگ متغیر نہیں ہوتا تھا اور نہ ہی آپ ﷺ کی بغلوں میں بال تھے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ جو شمعِ نبوت کے پروانہ ہیں، فرماتے ہیں کہ سید عالم ﷺ کو دعا میں اس قدر ہاتھ بلند فرماتے دیکھا کہ آپ ﷺ کی مبارک بغلوں کی سفیدی نظر آ رہی تھی (بخاری شریف)

☆ حضور ﷺ کی خصوصیات یہ ہیں کہ آپ ﷺ کی بغلوں کا رنگ متغیر نہیں ہوتا تھا

حالانکہ دیگر تمام لوگوں کی بغلوں کا رنگ متغیر ہوتا ہے (حجۃ اللہ ص 681)

☆ داری نے بنی حریش کے ایک ثقہ سے روایت کیا ہے کہ آقا و مولیٰ ﷺ نے ماعربین مالک کو اس کے اقرار بالزنا پر تنگبار کرنے کا حکم دیا تو اس کے بدن پر پتھر برستے دیکھ کر مجھ میں کھڑا رہنے کی طاقت نہ رہی، قریب تھا کہ میں گر پڑتا، سرکارِ مدینہ ﷺ نے مجھے اپنے ساتھ لگالیا (وہ ایسا وقت تھا) آپ ﷺ کی مبارک بغلوں کا پسینہ مجھ پر ٹپک رہا تھا جس سے کستوری کی سی خوشبو آتی (خصائص الکبریٰ)

دست و باز و مبارک:

تاجدارِ کائنات ﷺ کے دست مبارک کشادہ اور پر گوشت تھے جو مصافحہ کرتا، اس کا ہاتھ معطر ہو جاتا۔ انگلیاں لمبی اور بخشش و عطا کے لئے پھیلی ہوئی رہتی تھیں، جن کے اشارے سے چاند کا کلیجہ شیش ہوا۔ باز و مبارک بھی گوشت سے پر تھے، ریشم سے زیادہ نرم۔

☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ میں نے کسی ریشم اور دیباچ کو نبی مکرّم ﷺ کے کف دست سے نرم نہیں پایا اور نہ کسی خوشبو کو آپ ﷺ کی خوشبو سے بڑھ کر پایا (بخاری)

☆ حضرت عسا کر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سید عالم ﷺ نے اپنا دست مبارک اسید بن ابی طالب کے چہرے اور سینہ پر پھیرا تو اسید کا چہرہ اس قدر روشن ہو گیا کہ وہ اندھیری کوٹھری میں داخل ہوتے وہ روشن ہو جاتی تھی (کنز العمال جلد 7، ص 9)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سرورِ کائنات ﷺ ارشاد فرماتے ہیں زمین کے تمام خزانوں کی کنجیاں میرے ہاتھوں میں دے دی گئی ہیں (بخاری شریف)

☆ حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ مجھے دو خزانے سرخ اور سفید یعنی سونا اور چاندی عطا فرمائے گئے (مسلم شریف)

☆ سید عالم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ اگر میں چاہوں تو میرے ساتھ سونے کے پہاڑ

چلا کریں (مکھوۃ شریف)

سینہ اقدس و قلب مبارک:

سرور کونین ﷺ کے سینہ اقدس کی شرح اور قلب اطہر کی وسعت کا بیان طاقت انسانی سے باہر ہے۔ قرآن پاک میں ہے۔

اے محبوب! کیا ہم نے تیرا سینہ نہیں کھول دیا (سورۃ الم نشرح پارہ 30)

شرح صدر کے لفظی معنی ہیں کھول دینا۔ یہ ہدایت کا اخیر مرتبہ ہے۔ اس مرتبہ میں تمام حقائق ملک و ملکوت و لاہوت و جبروت منکشف ہو جاتے ہیں۔ زبان مبارک اسرار غیب کی کنجی اور دل مبارک خزانہ ہو جاتا ہے۔ پھر وہ جو کچھ فرماتا ہے، عالم غیب میں مشاہدہ کر کے فرماتا ہے۔

اور یہ اسی شرح صدر کی تاثیر تھی کہ دنیا و مافیہا آپ ﷺ کے نزدیک پھر کے پھر کے برابر وقت نہیں رکھتے تھے۔ الم لشرح لک صدوک..... لک کی قید بخار ہی ہے کہ یہ وہ شرح صدر ہے کہ آپ ﷺ ہی کے واسطے ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جو اسرار آپ ﷺ کے قلب و اقدس کو عطا ہوئے، وہ کسی اور مخلوق کو عطا نہیں ہوئے اور نہ ہی کسی اور کا قلب اس کا تحمل ہو سکتا تھا اور اسی قلب مبارک کے متعلق حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ میں نے ایک دفعہ سرور کونین ﷺ کی خدمت میں عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ! آپ و ترؤں سے پہلے سو جاتے ہیں اور اٹھ کر بغیر وضو فرماتے و تر شروع فرمادیتے ہیں۔ فرمایا اے عائشہ! میری آنکھیں سوتی ہیں اور میرا دل نہیں سوتا (بخاری شریف)

☆ حضرت عبدالرحمن بن عائش رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ رسول پاک ﷺ نے فرمایا، میں نے اپنے رب جل جلالہ کو حسین صورت میں دیکھا۔ رب تعالیٰ نے فرمایا کہ ملائکہ کس بارے میں جھگڑ رہے ہیں۔ میں نے عرض کیا تو بہتر جانتا ہے۔ رسول پاک ﷺ نے فرمایا۔ خدا کے رحمن نے اپنا دست قدرت میرے دونوں شانوں کے درمیان رکھا۔ پس

میں نے اس کے وصول فیض کی ٹھنڈک اپنی دونوں چھاتیوں کے درمیان محسوس کی۔ پس اس کی برکت سے جان لیا میں نے ان تمام چیزوں کو جو آسمان اور زمین میں ہے (مکھوۃ)

شکم مبارک:

حضور اکرم نور مجسم ﷺ سواء البطن والصدور تھے یعنی آپ ﷺ کا شکم مبارک اور سینہ اطہر ہموار اور برابر تھا۔ سینہ اقدس کے درمیان بالوں کا ایک باریک خط تھا جو ناف تک تھا۔ سینہ مبارک کے اوپر کے بال نہ تھے۔ سینہ اقدس کی قدر انجرا ہوا اور چوڑا تھا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ نے کبھی شکم سیر ہو کر نہیں کھایا اور کبھی فاقہ کا شکوہ کسی سے نہیں فرمایا۔ یہ اختیاری فقر و فاقہ تھا جو آپ ﷺ کو غنا سے زیادہ پیارا تھا۔ ورنہ آپ چاہتے تو کیا کچھ آپ ﷺ کے ہاتھوں میں نہ تھا۔ دنیا کے خزانوں کی کنجیاں اور خدا تعالیٰ کی تمام نعمتیں اور کائنات کی ساری برکتیں آپ ﷺ کے بے مثل ہاتھوں میں تھیں۔

زانوئے مقدس اور پائے مبارک:

حضور اکرم نور مجسم ﷺ کے زانوئے اقدس دونوں مبارک ساقیں اور ہر دو پائے مبارک نرم اور پر گوشت تھے اور خوبصورت ایسے کہ کسی انسان کے ایسے نہ تھے۔ جب آپ ﷺ چلتے تو قدم پاک کو قوت، وقار اور تواضع سے اٹھاتے، جیسا کہ اہل ہمت و شجاعت کا قاعدہ ہے۔

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ میں نے تیز چلنے میں حضور ﷺ سے بڑھ کر کسی کو نہیں دیکھا۔ جب آپ ﷺ چلتے تو یوں معلوم ہوتا کہ گویا آپ ﷺ کے لئے زمین لپٹی جا رہی ہے۔ آپ ﷺ با آسانی بے تکلف چلتے مگر پھر بھی سب سے آگے رہتے (ترمذی)

☆ حضرت ابو ہریرہ و حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں۔ سرور کائنات ﷺ جب پتھروں پر چلتے تو آپ ﷺ کے پاؤں مبارک کے نشان ان پر لگ جاتے یعنی وہ آپ ﷺ کے پاؤں کے نیچے نرم ہو جاتے تاکہ چلنے میں سہولت ہو (بخاری، ابن عساکر)

☆ حضرت علامہ امام شہاب الدین جنابی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ سید عالم ﷺ جب کبھی نئے پاؤں پتھر پر چلتے تو پتھر آپ ﷺ کے مبارک قدموں کے نیچے نرم ہو جاتے اور ان میں نشان پڑ جاتا، چنانچہ ان پتھروں کو تیر کا محفوظ کیا گیا جو کہ اب بھی موجود ہیں اور مصر میں بیت المقدس میں متعدد پائے جاتے ہیں۔

اور لوگ ان سے برکت حاصل کرتے اور ان کی زیارت کرتے ہیں اور ان کی تعظیم و توقیر کرتے ہیں (نیم الریاض)

کھائی قرآن نے خاک گزر کی قسم
اس کعب پاکی حرمت پہ لاکھوں سلام

قد مبارک:

رسول اکرم نور محمد ﷺ نہ بہت دراز اور نہ کوتاہ بلکہ میانہ قد مائل بہ دراز تھے مگر لوگوں کے ساتھ ہوتے تو سب سے بلند و سر فراز ہوتے۔ درحقیقت یہ آپ ﷺ کا معجزہ تھا کہ جب علیحدہ ہوتے تو میانہ قد مائل بہ درازی ہوتے اور جب اوروں کے ساتھ چلتے یا بیٹھتے تو سب سے بلند و بالا دکھائی دیتے تاکہ باطن کی طرح ظاہر میں بھی کوئی آپ ﷺ سے بڑا معلوم نہ ہو۔

☆ امام قسطلانی شارح بخاری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ سید عالم ﷺ کے ساتھ ایمان کامل کا یہ مطلب ہے کہ اس بات پر ایمان رکھے کہ خدا تعالیٰ نے آپ ﷺ کا بدن مبارک ایسا بے مثل پیدا فرمایا ہے کہ نہ آپ ﷺ سے پہلے نہ بعد کوئی شخص آپ ﷺ جیسا پیدا کیا ہی نہیں اور نہ کرے گا (مواعظ الدینیہ جلد 3 ص 70)

☆ امام قاضی عیاض مالکی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں کہ حضور ﷺ کے نبوت و رسالت میں سے یہ بات بھی مذکور ہے کہ آپ ﷺ کے جسم انور کا سایہ نہ دھوپ میں ہوتا، نہ چاندنی میں ہوتا۔ اس لئے کہ آپ ﷺ نور تھے اور کسی آپ ﷺ کے جسم مبارک پر اور لباس پاک پر نہ بیٹھتی تھی (شفاء شریف جلد اول، ص 307)

☆ فتوحات احمدیہ، افضل القرئی اور مکتوبات مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ جلد سوم وغیرہ میں ہے۔ حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ کا سایہ زمین پر نہ پڑتا تھا (تفسیر عزیزی، سورۃ النبی)

پسینہ مبارک، لباس مبارک:

حضور اکرم نور محمد ﷺ کے اوصاف حمیدہ سے ایک صفت یہ بھی ہے کہ بغیر خوشبو لگائے آپ ﷺ سے ایسی خوشبو آتی تھی کہ کوئی خوشبو اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی تھی۔ آپ ﷺ کا پسینہ مبارک بھی بہت ہی خوشبودار ہوتا تھا۔ بوجہ نفاست آپ ﷺ کے بدن مبارک پر کپڑا میلانہ ہوتا تھا۔

آپ ﷺ کا لباس مبارک عمامہ، چادر، قمیص اور تہبہ بند تھا۔ عمامہ شریف اکثر سفید کبھی سیاہ، کبھی سرخ، کبھی سبز ہوتا تھا۔ شملہ مبارک کبھی چھوڑتے اور کبھی نہ چھوڑتے۔ شملہ اکثر دونوں شانوں کے بیچ میں اور کبھی شانہ مبارک پر پڑا رہتا تھا۔ بعض اوقات جھک بھی فرماتے یعنی دستار مبارک کا ایک ٹیچ ٹھوڑی مبارک کے نیچے سے گزار کر باندھتے۔ عمامہ کے نیچے سر اقدس پر لپٹی ہوئی ٹوپی بھی ہوا کرتی تھی۔ اونچی ٹوپی آپ ﷺ نے استعمال نہیں فرمائی۔

☆ حضرت انس بن مالک سے منقول ہے کہ میں نے غبر، کستوری اور کسی خوشبو کو بوئے محبوب ﷺ سے زیادہ خوشبودار نہ پایا (بخاری و مسلم)

☆ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ سرکار اقدس ﷺ کو پسینہ آتا تو پسینہ کے قطرے چہرہ انور سے موتیوں کی طرح گرتے جو کستوری سے زیادہ خوشبودار تھے (ابو نعیم)

ایڑیاں مبارک:

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کی مقدس ایڑیوں کے بارے میں بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ کی مبارک ایڑیوں پر بہت کم گوشت تھا (شکل ترمذی، باب ماجاء فی خلق رسول اللہ) ☆

عارضی شمس و قمر سے بھی نور ایڑیاں
عرش کی آنکھوں کے تارے ہیں وہ خوش تر ایڑیاں
جا بجا پر تو فلک ہیں آسمان پر ایڑیاں
دن کو ہیں خورشید شب کو ماہ و اختر ایڑیاں
تاریخ روح القدس کے موتی جسے سجدہ کریں
رکعتی ہیں واللہ وہ پاکیزہ گوہر ایڑیاں

فضلات مبارکہ:

☆ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک دن میں نے رسالت مآب ﷺ کی خدمت اقدس میں عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ! آپ بیت الخلاء تشریف لے جاتے ہیں۔ آپ ﷺ کے واپس آنے پر جب کبھی میں اندر جاتی ہوں تو وہاں کچھ بھی نظر نہیں آتا ہاں مگر کستوری سے بڑھ کر خوشبو پاتی ہوں۔

اس پر آقا کریم ﷺ نے فرمایا ہم انبیاء ہیں۔ ہمارے اجسام اہل جنت کی ارواح کی مانند بنائے گئے ہیں اس سے جو کچھ بھی خارج ہوتا ہے زمین اسے نگل لیتی ہے (زر قانی علی

المواہب اللدنیہ، ص 229)

☆ مشہور صحابیہ حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک رات حضور کریم ﷺ نے ایک برتن میں پیشاب فرمایا۔ مجھے پیاس محسوس ہوئی۔ میں اٹھی۔ میں نے اس پیشاب کو پانی سمجھ کر پی لیا۔ وہ اپنی پیاری پیاری مہک کی وجہ سے مجھے پیشاب محسوس

تک نہ ہوا (المواہب مع الزرقانی جلد اول، ص 231)

صبح حضور ﷺ نے مجھے بلا کر حکم دیا کہ فلاں برتن میں پیشاب ہے، اسے باہر پھینک دو۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! اسے میں نے پانی سمجھ کر پی لیا ہے۔

یہ سن کر سر کاٹنے اسنے مسکرائے کہ آپ ﷺ کی مبارک داڑیوں نظر آنے لگیں اور پھر فرمایا اے ام ایمن آج کے بعد تیرے پیٹ کو بیماری لاحق نہ ہوگی (اشرف الوسائل الی فہم الشائل ص 77)

☆ البرہان میں طبرانی اور بیہقی کے حوالے سے بیان کیا گیا ہے کہ برہ نامی خاتون نے بھی آپ ﷺ کا بول مبارک پیا تھا۔ جس پر رحمت دو جہاں ﷺ نے فرمایا کہ یہ خاتون آتش جہنم سے چاروں طرف سے محفوظ ہوگی (البرہان فی خصائص حبیب الرحمن، ص 398)

نحمدہ و نصلی، و نسلم علی رسولہ الکریم

اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کو وہ مقام و مرتبہ عطا کیا جو کسی کو نہ ملا ہے، نہ ملے گا۔ آقا و مولا ﷺ وہ ہستی ہیں جن کی محبت کو ایمان کی کسوٹی قرار دیا۔ آپ ﷺ کے لئے کوئین سجائے گئے اور کوئین کی خاطر آپ کو پیدا کیا گیا۔ آپ ﷺ کی محبت دین حق کی شرط اول ہے لہذا پیارے محبوب ﷺ کی محبت مسلمانوں کے لئے ایمان کا لازمی جزو قرار دیا گیا۔ چنانچہ بخاری شریف کی حدیث شریف ملاحظہ فرمائیے۔

تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ میں اس کی نظر میں اس کے باپ، بیٹوں اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں (بخاری شریف جلد اول ص 112)

ہر کجا بیسی جہان رنگ و بو

آن کہ از خاکش بروید آرزو

یاز نور مصطفیٰ ﷺ اور ابہالت

یا ہنوز اند تلاش مصطفیٰ ﷺ است

حسن و جمال کے سب نقش و نگار آپ ﷺ کی صورت مبارک میں بدرجہ اتم اس خوبی سے جمع کر دیئے گئے ہیں کہ ازل تا ابد اس خاکدانِ ہستی میں ایسی مثال ملنا ناممکن میں سے ہے۔ گویا تخلیق الوہیت میں آپ ﷺ ہی وہ سرکارِ اعظم ﷺ قرار پائے جسے دیکھ کر دل و نگاہ پکاراٹھتے ہیں:

ز فرق تا قد مش ہر کجا می گھر

کرشمہ دامن دل می کھد کہ جا اینجاست

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ کے منبر اقدس پر کھڑے ہو کر یہی بات یوں کہی:

واحسن منك لم تر قط عینی

واجمل منك لم تلد النساء

یا رسول اللہ ﷺ! آپ جیسا حسین و جمیل کسی آنکھ نے دیکھا ہی نہیں (دیکھتی کیسے) آپ ﷺ جیسا حسین و جمیل کسی ماں نے جنم ہی نہیں۔

خلقت مبرا من کل عیب

کانک قد خلقت کما تشاء

آپ ﷺ کو ہر ظاہری و باطنی عیب سے پاک پیدا کیا گیا۔ گویا آپ ﷺ کو آپ ﷺ کی مرضی کے مطابق پیدا فرمایا گیا۔

ایک ہستی سے عشق

بیان حسن و جمال، بیان عشق کا مقصد یہ ہے کہ حضور ﷺ کے نام لیواؤں کے دل دنیاوی حسن اور دنیاوی غرض کی آماجگاہ بننے کے بجائے محبت رسول ﷺ کا مصدر و مہبط بن جائے اور دنیاے ناپائیدار کی محبت کا اسیر ہونے کی بجائے دل آپ ﷺ کے عشق و محبت کا گہوارہ بن جائے۔ کیونکہ جب اس حسین و کامل کے جلوے کسی بندے کے قلب و باطن میں سرایت کر جائیں گے تو پھر اس کا محبوب سوائے ذاتِ مصطفیٰ ﷺ کے کوئی نہ ہوگا۔ آپ ﷺ کے جلوہ حسن کے بعد نگاہوں میں کسی دنیاوی محبوب کی وقت پرکاش کے برابر بھی نہیں رہے گی۔ اب اس کے تلاش و جستجو کا مرکز و محور صرف ایک ہی ذات ہوگی یعنی سرکارِ اعظم ﷺ۔

اب میری نگاہوں میں چٹا نہیں کوئی

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ سرکارِ اعظم رضی اللہ عنہ

نے نجد کی طرف ایک لشکر بھیجا۔ وہ لشکر یمامہ کے سربراہ شامہ بن ملال کو گرفتار کر کے لایا۔ آپ ﷺ نے مسجد کے ستون کے ساتھ باندھنے کا حکم دیا۔ تین دن تک وہ شخص وہاں بندھا رہا۔ روزانہ آپ ﷺ اس سے گفتگو فرماتے۔ بالآخر تیسرے دن آپ ﷺ نے اسے کھول دینے کا حکم صادر فرمایا۔ حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ہم نے اسے کھول دیا تو وہ مسجد نبوی ﷺ کے قریب ایک باغ تھا وہاں چلا گیا۔ غسل کیا اور فی الفور واپس آپ ﷺ کے دست اقدس پر یہ کہتے ہوئے اسلام قبول کر لیا۔

یا رسول اللہ ﷺ! اللہ تعالیٰ کی قسم اس روئے زمین پر آپ ﷺ کے چہرے سے بڑھ کر کوئی چیز ناپسند نہ تھی مگر آپ کی زیارت کے بعد اب آپ ﷺ کے رخ روشن سے بڑھ کر مجھے کوئی چیز محبوب نہیں۔

اللہ تعالیٰ کی قسم! آپ ﷺ کا دین میرے ہاں سب سے زیادہ ناپسندیدہ تھا۔ لیکن اب تمام ادیان سے پسندیدہ ہے۔ اللہ کی قسم! آپ ﷺ کے شہر سے بڑھ کر کوئی شہر ناپسند نہ تھا مگر اب یہ شہر مدینہ تمام شہروں سے محبوب تر ہے۔ (بحوالہ مشکوٰۃ المصابیح، ص 348)

سرگزشتِ غم کہوں کس سے ترے ہوتے ہوئے
کس کے در پر جاؤں تیرا آستانہ چھوڑ کر
ایسے جلوے پر کروں میں لاکھ حوروں کو غار
کیا غرض کیوں جاؤں جنت کو مدینہ چھوڑ کر

عشقِ مصطفیٰ ﷺ کی حکمرانی

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی آپ ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوا۔ جب اس نے رخ روشن سے پھوٹنے والی نورانی شعاعوں کو دیکھا تو پکار اٹھا۔

یا رسول اللہ ﷺ! مجھے آپ ﷺ والدین حتیٰ کہ خود اپنی جان و ذات سے بھی زیادہ

محبوب ہیں بلکہ میرے اندر ظاہر و باطن پر بھی آپ ﷺ ہی کی حکمرانی ہے۔ (بحوالہ تاریخ ابن کثیر دوسری جلد، ص 149)

اب میری نگاہوں میں چٹا نہیں کوئی
جیسے میرے سر کا ﷺ ہیں ایسا نہیں کوئی
چاند سے ان کے چہرے پر زلفیں ہیں مشک و قلم دو
دن ہے کھلا ہوا مگر وقت سحر ہے شام دو

نور کی برسات

آج سر کا ﷺ کے ایک چہیتے صحابہ رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو گیا تھا۔ ایک پروانہ اس محفل نور سے ہمیشہ کے لئے رخصت ہو گیا تھا۔

جہاں عرش کی قندیل کا چراغ ہر وقت فروزاں تھا۔ مدینے کے چمنستان کرم کا یہ حال تھا کہ صرف ایک پھول مرجھا گیا تھا تو ہر طرف سو گوارا داسیوں کی شام ہو گئی تھی۔

جب تیری یاد میں دنیا سے گیا ہے کوئی
جان لینے کو دلہن بن کے تھا آئی ہے
بیکسی بیکسی پلوں کے سائے میں جنازہ اٹھا تو نمکساروں کے اذو دھام سے گلیوں میں گل
رکنے کی جگہ باقی نہ تھی۔ خود کائنات ہستی کے سرکارِ اعظم ﷺ بھی اپنے ایک شیدائی کی مفارقت سے بھی بہت زیادہ غمگین و آبدیدہ تھے۔

رخِ مصطفیٰ ﷺ کو دیکھا تو دیوں نے جلنا سیکھا
یہ کرمِ مصطفیٰ ﷺ کا، شبِ غم نے ڈھلنا سیکھا
مدینے کے مشہور قبرستان، جنت البقیع میں جب لوگ جنازہ لے کر پہنچے تو قبر تیار ہو چکی تھی۔

جنازہ اتارنے کے لئے سر کا ﷺ خود قبر مبارک میں تشریف لے گئے اور اپنے نورانی

ہاتھوں سے میت کو فرش خاک پر لٹایا۔ سر کا ﷺ کی اس ادائے رحمت پر ہر شخص چل کر رہ گیا کہ کاش مرنے والے کی جگہ ہم ہوتے اور سرکارِ اعظم ﷺ کے نورانی ہاتھوں سے ہماری لاش سپرد خاک کی جاتی۔

موت و حیات میری دونوں تیرے لئے ہیں
مرنا تیری گلی میں جینا تیری گلی میں
دیوانہ کر دیا ہے دیوانہ ہو گیا ہوں
دیکھا ہے میں نے ایسا جلوہ تیری گلی میں

عالم گیتی کے مسافر کو گلشن جنان کی سیر کے لئے اپنی خوابگاہ سے دو قدم بھی نہیں چلنا پڑتا۔

جنت کی ساری بہاریں مرقد ہی میں سمٹ آئیں۔ جس کی قبر میں جنازہ سے پہلے رحمت یزدانی اتر آئی ہو۔ آخر اس پر رشک نہ کیا جائے تو اس بھری کائنات میں اس زیادہ اور کون قسمت کا دھنی ہو سکتا تھا؟ تدفین سے فارغ ہو کر حضور ﷺ کا شانہ اقدس کی طرف واپس ہوئے جو نبی دولت خانے میں قدم مبارک رکھا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حاضر خدمت ہوئیں اور نشانہ قلب و روح کے ساتھ حضور ﷺ کا خیر مقدم کیا۔

اسی عالم میں حضور ﷺ کے بالکل قریب پہنچ گئیں اور سر مبارک سے پاؤں مبارک تک حضور ﷺ کے پیرا ہن شریف کا جائزہ لیا۔

تیری مثال زمانے میں ہو نہیں سکتی
میرے خدا نے تجھے بے مثال رکھا ہے
ہر ایک سمت عیاں ہیں کہاں کہاں دیکھیں
تیرے جمال نے حیرت میں ڈال رکھا ہے

آج ان پر حیرت کا کچھ ایسا کیف طاری تھا کہ زبان نہیں کھل رہی تھی۔ اندر ہی اندر دل کا عالم زیر و زبر ہو رہا تھا۔

تلاش و مطلب کی حیرانی کا یہی عالم تھا کہ لب مصطفیٰ ﷺ کو جنبش ہوئی پھول جھڑنے لگے اور حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

عائشہ رضی اللہ عنہا کیا تلاش کر رہی ہو، تمہاری جستجو کا یہ اضطراب بتا رہا ہے کہ کوئی حیرت انگیز واقعہ تمہاری نگاہ میں سایا ہوا ہے۔ ورنہ اس سے پہلے اپنی آمد کے موقع پر تمہاری مسرت کے ساتھ حیرت کا یہ عالم میں نے کبھی نہیں دیکھا۔

اس سوال پر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی آنکھیں چمک اٹھیں، فرط شوق میں عرض کیا۔

سرکار ﷺ آج آپ ﷺ کے قبرستان تشریف لے جانے کے بعد زور کی بارش ہوئی ہے۔ مدینے کے سارے ندی نالے جمل تھل ہو گئے ہیں۔ ہر طرف سیلاب امنڈ آیا ہے۔ لیکن حیرت یہ ہے کہ نہ تو قبرستان میں چھپنے کی کوئی جگہ ہے، نہ آپ کے ساتھ بارش سے محفوظ رہنے کا کوئی سامان ہی تھا، آخر اتنی بارش کہاں گئی۔

نہ آپ کے چہرے پر بوند کا کوئی اثر ہے، نہ بالوں میں نمی ہے۔ سمجھ میں نہیں آ رہا ہے کہ کیا واقعہ میرے ساتھ پیش آ گیا ہے۔ عالم اسباب کی کڑیاں ملائی ہوں تو ایک کڑی بھی نہیں مل رہی ہے۔

اسی عالم میں آج مجھ پر بے خودی کا ایک کیف طاری ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ جواب سن کر حضور ﷺ نے پھر ارشاد فرمایا۔ واقعہ غلط نہیں ہے۔ ضرور تمہاری آنکھوں نے برستے بادل دیکھے ہیں، لیکن قفل اس کے میں حقیقت بتاؤں تم سے یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ میرے جانے کے بعد تم نے میرے استعمال کا کوئی کپڑا تو اپنے سر پر نہیں رکھا لیا تھا؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا۔ آپ ﷺ کی وہ یمنی چادر جس کے جھر مٹ میں جبریل علیہ السلام وحی لے کر آتے تھے اسے دوپٹے کی طرح البتہ میں نے سر پر ڈال لیا تھا۔

حضور ﷺ کے سوال کا جواب دینے کے بعد حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا گوش برآواز ہو گئیں۔ نہایت بیجا بی کے ساتھ وہ حقیقت کی نقاب کشائی کا انتظار فرماری تھیں کہ رحمت برساتے ہوئے ارشاد فرمایا:

عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا: یہ وہ بارش نہیں تھی جو آسمان کی کالی گٹھاؤں سے برسی ہے جس سے کپڑے بھیگتے ہیں اور زمین نم ہو جاتی ہے بلکہ یہ وہ نور کی بارش تھی جو عالم غیب میں ہر آن میرے اوپر برسی ہے۔ میرے نورانی جسم سے مس ہونے والے کپڑے کو جو نمی تم نے سر پر رکھا، عالم غیب کے حجابات اٹھ گئے اور تمہاری آنکھوں نے عالم قدس سے برسنے والی بارش کا مشاہدہ کیا۔

اللہ اکبر! سوچنے کا مقام یہ ہے کہ جس رسول ﷺ کے جسم مبارک سے لگی ہوئی چادر کا یہ فیضان ہے کہ اس کے سائے میں غیب کے دروازے کھلتے ہیں۔ نظر کے حجابات اٹھ جاتے ہیں تو خود اس رسول اعظم ﷺ کے مشاہدہ غیب کا کیا عالم ہوگا۔

اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو بھلا جب نہ خدا ہی چمپا تم پہ کر دوڑوں درود

دنیا کی ہر شے سے زیادہ محبوب ذات

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا پورا گمراہ شمع رسالت ﷺ کا پروانہ تھا۔ سبھی سرور عالم ﷺ کے ظلم شیدائی تھے۔ خاندان میں ہر وقت ذات رسالت مآب ﷺ اور آپ کی دعوت کا چرچا رہتا تھا۔

ذکر سر کا ﷺ ہوتا رہا دیر تک
یاد میں ان کی روتا رہا دیر تک
اک ذرا دل نے چھیڑا تھا ذکر نبی ﷺ
عشق سیراب ہوتا رہا دیر تک

پاکیزہ ماحول نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے دل میں عشق مصطفیٰ ﷺ کا بیج بویا۔ دس سال حضور ﷺ کی مسلسل خدمت کرتے رہے۔ اس دوران حضور ﷺ کے بے مثل اخلاق عالی نے اتنا متاثر کیا کہ وہ اپنے مولیٰ ﷺ کے عاشق صادق بن گئے۔

جب حضور ﷺ کا وصال ہوا تو حضرت انس رضی اللہ عنہ کی دنیا اندھیری ہو گئی۔ سرکارِ اعظم ﷺ کی یاد ان کو ہر وقت تڑپاتی رہتی تھی۔ ان کی کوئی مجلس ایسی نہ ہوتی تھی۔ جس میں حضور ﷺ کا ذکر خیر نہ ہو۔ عہد رسالت ﷺ کا کوئی واقعہ کسی سے سنتے یا خود بیان کرتے تو حضرت انس رضی اللہ عنہ کی آنکھیں نم ہو جاتیں اور شدتِ تاثر سے آواز بھر جاتی۔ کئی دفعہ ایسا ہوتا کہ اپنے آپ پر قابو نہ رہتا اور سخت بے چینی کے عالم میں مجلس سے اٹھ کھڑے ہوتے۔ جب تک گھر پہنچ کر تبرکات رسول کی زیارت نہ کر لیتے چین نہ آتا تھا۔

دل میں ہو یاد حیرتِ گوشہ تنہائی ہو
پھر تو خلوت میں عجب انجمن آرائی ہو

ایک دن حضور ﷺ کا حلیہ مبارک بیان کر رہے تھے کہ میں نے کبھی کوئی ریشم حضور ﷺ کی بقیلی مبارک سے زیادہ نرم نہیں چھوا۔ اور نہ کوئی خوشبو حضور ﷺ کے بدن نورانی سے زیادہ خوشبودار ہو سکتی۔

باغِ جنت میں بھی وہ خوشبو کہاں
جو خوشبو آفتاب ﷺ کے پسینے میں ہے

اسی طرح بیان کرتے کرتے فرطِ محبت مصطفیٰ ﷺ سے اتنے بے قرار ہو گئے کہ گریہ طاری ہو گیا۔ روتے، روتے جب عشق مصطفیٰ ﷺ نے جوش مارا تو زبان پر بے اختیار یہ الفاظ آ گئے۔

”قیامت کے دن حضور ﷺ کی جب زیارت نصیب ہوگی تو عرض کروں گا۔ یا رسول اللہ ﷺ آپ کا ادنیٰ غلام انس حاضر ہے۔ حضور ﷺ سے بے پناہ محبت اور عقیدت کا یہ اثر

تھا کہ انہیں اکثر خواب میں سید الانام ﷺ کی زیارت نصیب ہو جاتی تھی۔ اللہ اور اس کے رسول ﷺ ان کو دنیا کی ہر شے سے زیادہ محبوب تھے۔

مجھے ساری خوشیاں آپ ﷺ نے دیں
میری ساری خوشیاں آپ ﷺ کا غم
جب آپ ﷺ کا غم تڑپاتا ہے
رونے میں بڑا لطف آتا ہے
میری آنکھ کو ہر دم غم رکھنا
اے میرے کریم ﷺ کرم کرنا

صحیح بخاری میں خود حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ تین ایسی باتیں ہیں جو کسی شخص میں پائی جائیں تو گویا اس نے ایمان کی حلاوت پائی۔

1..... اللہ اور اس کے رسول ﷺ اس کو ساری دنیا سے زیادہ عزیز ہوں۔

2..... جس سے محبت کرے اللہ کی خاطر کرے۔

3..... اسلام لانے کے بعد کفر کی طرف لوٹ کر جانے کو ایسا نہ پسند کرے جیسا کہ

آگ میں پڑ جانے کو کرتا ہے۔

ستون تڑپ اٹھا

حضرت امام بخاری و مسلم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما نے اس کی تخریج کی ہے اور دس سے زیادہ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے اسے روایت کیا ہے

(کتاب الشفاء جلد اول، ص 471)

ستون رونے لگا

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب مسجد نبوی ﷺ پر کھجور کی

لکڑیوں کی چھت ڈالی ہوئی تھی تو حضور ﷺ ایک سوکھی لکڑی کے ساتھ چمک لگا کر خطبہ دیا کرتے تھے۔ جب خبر تیار کیا گیا تو ہم نے اس ستون سے اس طرح گریہ و زاری یعنی (رونے کی آواز) سنی جیسے بچہ جننے والی اونٹنی دادیلا کرتی ہے۔ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ ستون کے رونے کی آواز سن کر تمام حاضرین بھی رونے لگے (از کتاب الشفاء جلد اول، ص 471)

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ حضور ﷺ نے ستون کو تڑپنے اور ہلکتے ہوئے دیکھ کر اس سے فرمایا:

”اگر تو چاہے تو میں تجھے اس بلوغ میں لوٹا دوں جس میں تو پہلے تھا۔ وہاں تجھ میں شائیں کل آئیں اور مکمل درخت بن جائے اور تیرے پھل، پھول آئیں اور اگر تو چاہے تو میں جنت میں تجھے لگا دوں اور اولیاء اللہ تیرے پھل کھائیں پھر حضور ﷺ نے اس کی جانب کان لگائے کہ کیا جواب دیتا ہے، جواب دیا، مجھے جنت میں لگا دیجئے تاکہ اولیاء اللہ میرے پھل کھائیں اور پرانا ہونے سے بچ جاؤں۔ حضور ﷺ نے فرمایا میں نے یہ کام کر دیا۔ پھر فرمایا تو نے فانی گھر کو چھوڑ کر باقی رہنے والے گھر کو پسند کیا ہے۔

تجھ سے تجھی کو مانگ کر مانگ لی ساری کائنات

سو سوالوں سے ایک سوال اچھا

ہر نعمت کو نین ہے دامن میں ہمارے

ہم صدقہ محبوب خدائے مانگ رہے ہیں

امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ جب اس حدیث کو بیان کرتے تو زار و قطار رونے لگتے اور کہتے۔

خدا کے بندو! جب خشک لکڑی حضور ﷺ کی عظمت کو مد نظر رکھتے ہوئے آپ ﷺ کی جدائی میں روتی ہے تو ہمیں آپ ﷺ کی زیارت کا اشتیاق اس سے کہیں زیادہ ہونا چاہئے۔ (از کتاب الشفاء جلد اول، ص 472-473)

اے عشق ترے مدتے جلنے سے چھپے سے
جو آگ بجھا دے گی وہ آگ لگائی ہے
عشق شہ بیلو ﷺ سے پہلے مفلس و خستہ حال تھا میں
نام محمد ﷺ کے میں قرباں اب وہ میرے حالات نہیں

دوسری بات یہ معلوم ہوئی کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب ﷺ کو دنیا تو دنیا، جنت کا بھی
اختیار دیا ہے۔

تیسری بات یہ معلوم ہوئی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام تو ٹھوکر مار کر مردوں کو زندہ کرتے
تھے اور وہ بھی انسانوں کو زندہ کرتے تھے۔

میرے آقا و مولیٰ ﷺ کی شان یہ ہے کہ جس لکڑی میں نہ روح ہے نہ جسم ہے مگر
حضور ﷺ کے دامن کی ہوا جسے لگ جائے تو اس سوکھی لکڑی میں بھی جان پیدا ہو جاتی ہے۔

اسی لئے مولانا حسن بریلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

جس کے دامن کی ہوا باد سیجائی ہو

حضور ﷺ کا جلوہ زیبا

حضرت حارث بن العمر و اسمعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں منیٰ کے مقام پر
آقا ﷺ کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوا تو لوگ آپ ﷺ کے ارد گرد حلقہ بنائے بیٹھے تھے۔
میں نے دیکھا کہ.....

فتحيء الاعراب فاذا راوا وجهه قالوا هذا وجه مبارك

ترجمہ: جب بھی کوئی دیہاتی آپ ﷺ کے چہرہ انور کی زیارت سے شرف ہوتا، وہ
پکاراٹھتا کہ یہ چہرہ اقدس اللہ کے نور کا مظہر اتم ہے (ابوداؤد جلد اول، ص 243 / شاہکار
ریو بیت ص 76)

دیکھنے والے کہا کرتے تھے اللہ اللہ

یاد آتا ہے خدا دیکھ کر صورت خیری

مصطفیٰ ﷺ مل گئے خدا خدا کہتے کہتے
خدا مل گیا مصطفیٰ ﷺ کہتے کہتے

چہرہ مصطفیٰ ﷺ کے انوار

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کے چہرہ اقدس کے اعجاز کے بارے میں بیان
کرتی ہیں کہ ایک اندھیری رات میں مجھ سے سوئی زمین پر گر پڑی۔ میں تلاش کر رہی تھی۔

فكشفت ون وجه رسول فتبت الابهرة بشعاع رسول الله ﷺ
کہ اچانک حضور ﷺ کے چہرہ مبارک سے شعاعیں نکلتا شروع ہو گئیں۔ اس چمک کی
وجہ سے مجھے گم شدہ سوئی مل گئی۔

سوزن گم شدہ ملتی ہے تبسم سے تیرے

شام کو صبح بناتا ہے اجالا تیرا

(ابن عساکر جلد اول ص 234 / شاہکار ریو بیت ص 200)

یہ صرف ایک مرتبہ کا واقعہ یا اتفاقی معاملہ نہ تھا بلکہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
فرماتی ہیں:

كنت ادخل الخيط في الابهرة حال الظلمة لبياض رسول الله ﷺ
میں ہمیشہ رات کی تاریکی میں چہرہ مصطفیٰ ﷺ کے نور کی روشنی میں سوئی میں دھاگہ
ڈال لیا کرتی تھی (الخصائص الکبریٰ جلد اول ص 156 / شاہکار ریو بیت ص 288)

ایک یہ بات معلوم ہوئی کہ حضور ﷺ بشر کے ساتھ ساتھ نور بھی ہیں۔ عام انسانوں کی
طرح نہیں بلکہ آپ ﷺ کے جلوہ زیبا کی چمک سے گھر تو گھر سارے کا سارا عالم روشن
ہو جاتا ہے حتیٰ کہ چاند و سورج بھی آپ ﷺ کے نور سے روشن و تاباں ہیں۔

چمک تجھ سے پاتے ہیں سب پانے والے

میرا دل بھی چمکا دے چمکانے والے

دوسری بات یہ معلوم ہوئی کہ حضور ﷺ کی نورانیت اس قدر اعلیٰ ہے کہ اگر وہ کہیں کمرے میں تشریف لے جائیں تو کمرہ نور سے جگمگا اٹھے اور اگر حضور ﷺ کا مشق مسلمان کے سینے میں آجائے تو مسلمان کا دل اللہ کے نور سے مہکتا ہے۔

اے دردِ محبت ابھی کچھ اور فزوں ہو
دیوانے ترپنے کی ادا مانگ رہے ہیں

حجر اسود چٹ گیا

حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم حضور ﷺ کو لے کر واپس اپنے خاندان میں جانے لگے تو خواہش ہوئی کہ جانے سے پہلے بیت اللہ کا طواف کر لینا چاہئے۔

میں آپ ﷺ کو اٹھا کر حرم کعبہ لے گئی۔ طواف شروع کرنے سے پہلے میں نے چاہا کہ حجر اسود کو بوسہ دوں لیکن میری حیرت کی انتہا نہ رہی کہ جب حجر اسود نے آپ ﷺ کو دیکھا تو اپنی جگہ سے حرکت کر کے آپ ﷺ کی طرف بڑھا حتیٰ کہ چہرہ مصطفیٰ ﷺ سے چٹ کر اس نے بوسے لینے شروع کر دیئے۔

اے شاہِ زمن اب تو زیارت کا شرف دے
بے چین ہیں آنکھیں مری بے تاب جمیں ہے

قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ نے مذکورہ روایت کو ان الفاظ سے بیان کیا ہے۔
”جب حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کو لے کر بتوں کے پاس گئیں تو جبل اور دیگر تمام بتوں نے آپ ﷺ کی تعظیم کی خاطر سر جھکا دیا اور جب آپ ﷺ کو لے کر حجر اسود کے پاس پہنچیں تو وہ دیکھتے ہی آپ ﷺ کی طرف بڑھا اور آپ ﷺ کے چہرہ مبارک کے ساتھ چٹ گیا

(المظہر ی جلد 6، ص 528، از کتاب: شاہکار ربوبیت ص 289)

اس سے معلوم ہوا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عشق صرف انسانوں، حیوانوں، چرند

اور پرند، شجر کو ہی نہیں بلکہ جنتی پتھر حجر اسود بھی محبت رکھتا ہے اور آپ ﷺ کو جانتا ہے۔

انسانو حیوان و چرند، پرند ہی کیا
حجر اسود بھی عاشق ہے آقا ﷺ تیرا

خونِ مصطفیٰ ﷺ میں خوشبو

حضور ﷺ کا جسم اطہر نور علی نور ہونے کی وجہ سے خوشبوؤں کا منبع و مرکز تھا۔ یہی وجہ ہے کہ آپ ﷺ کے جسم کے ہر حصے سے خوشبو آتی حتیٰ کہ آپ ﷺ کے خون مبارک میں بھی عجیب قسم کی مہک تھی۔

امام حاکم، حضرت بزار، حضرت طبرانی رحمۃ اللہ علیہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے بیان کیا ہے کہ ایک موقع پر آپ ﷺ نے بچے لگوائے ان کی وجہ سے جو خون برتن میں جمع ہوا، آپ ﷺ نے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ اس کو کہیں باہر دفن کر آؤ۔ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ جب یہ خون مبارک لے کر باہر آئے تو سوچا کہ اسے کہاں دفن کروں؟

اچانک خیال آیا کہ آج تو اسے بطور تھوک پی ہی لینا چاہئے کیونکہ ایسا موقع دوبارہ شاید نہ آئے۔

آپ رضی اللہ عنہ نے یہ سوچ کر وہ خون مبارک پی لیا۔

تبلیغ رسول ﷺ فعلہ فقال اما انہ لا تصیبه النار

حضور ﷺ کو جب اس واقعہ کی اطلاع ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا:

عبداللہ بن زبیر کے جسم کو (جہنم کی) آگ نہیں جلا سکتی (شرح الشفاء جلد اول ص

161 / از کتاب: شاہکار ربوبیت ص 444)

اس سے یہ معلوم ہوا کہ جس نبی ﷺ کے جسم مبارک سے نکلنے والے مبارک خون کی یہ شان ہو کہ جو پی لے وہ جنتی ہو جائے تو ذاتِ پاکِ مصطفیٰ ﷺ کی شان کا اندازہ کون لگا

سکتا ہے۔

خدا کی عظمتیں کیا ہیں محمد مصطفیٰ جانے
مقام مصطفیٰ کیا ہے محمد ﷺ کا خدا جانے

عشق کی حیرت انگیز داستان

سنن سعید منصور میں حضرت عمرو بن سائب رضی اللہ عنہ سے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے والد گرامی حضرت مالک بن سنان رضی اللہ عنہ کے بارے میں مروی ہے کہ جب غزوہ احد میں حضور ﷺ کا لب مبارک زخمی ہوا اور اس سے خون بہنے لگا۔ حضرت مالک بن سنان رضی اللہ عنہ سے شدت جذبات سے رہا نہ گیا اور انہوں نے بہترین موقع جانتے ہوئے اپنا منہ مبارک ہونٹوں پر رکھ کر خون چوسنا شروع کر دیا اور اتنا چوسا کہ ہونٹ مبارک سفید ہو گیا۔

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اے مالک (رضی اللہ عنہ) چھوڑ دو ایسا نہ کرو کہ اس پر ان صحابی رسول نے عرض کیا۔

یا رسول اللہ ﷺ لا اللہ امجد اہدا

(یعنی) پیارے آقا ﷺ اس نعمت کو کیسے چھوڑ دوں۔

جب آپ ﷺ نے دیکھا کہ اس نے یہ عمل فقط میرے عشق و محبت میں کیا ہے تو خوش

ہوئے اور ارشاد فرمایا:

من اراد ان ينظر الى رجل من اهل الجنة افلينظر الى هذا

(یعنی) جو شخص چاہتا ہے کہ وہ کسی جنتی کو دیکھے وہ اس نوجوان کو دیکھ لے۔

میں گمدا ہوں مگر ان کے در کا

جو کہ سلطان کون و مکاں ہیں

یہ غلامی بڑی مستند ہے

میرے سر پہ ہے تاج بلالی
اور کوئی بھی اپنی تمنا نہیں
ان کے پیاروں کی پیاری ادا چاہئے

(المواہب الدنیہ جلد اول ص 284 / از کتاب: شاہکار ربوبیت ص 450)

پہاڑ کا عشق نبی ﷺ میں جھومنا

بعض اوقات جب آپ ﷺ اپنے غلاموں کے ساتھ کسی پہاڑ پر تشریف فرما ہوتے تو وہ خوشی کے مارے عشق رسول ﷺ میں کیف و مستی کے عالم میں جھومنے لگ جاتا کہ آج مجھے آپ ﷺ کے مبارک قدموں کا بوسہ نصیب ہوا ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ آپ ﷺ احد پہاڑ پر تشریف فرما تھے۔ آپ ﷺ کے ساتھ اس موقع پر حضرت ابوبکر و عمر اور عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی تھے۔ احد نے خوشی و مسرت سے جھومتے ہوئے حرکت کی۔

فضربه النبی ﷺ برجله وقال البت فالما علیک لبی و صدیق و شہیدان

ترجمہ: آپ ﷺ نے اس پر پاؤں مارا اور فرمایا ٹھہر جا۔ تجھ پر ایک نبی ﷺ ایک صدیق اور دو شہید ہیں۔

(مکملۃ المصابیح ص 563، از کتاب: شاہکار ربوبیت ص 410)

ایک ٹھوکر سے احد کا زلزلہ جاتا رہا

رکھتی ہیں کتنا وقار اللہ اکبر ایڑیاں

اس سے ایک بات یہ معلوم ہوئی کہ حضور ﷺ اللہ کی عطا سے غیب جانتے ہیں۔ اسی لئے شہادت سے پہلے حضرت عمر و عثمان رضی اللہ عنہم کے بارے میں یہ بتا دیا گیا کہ کل یہ دین حق کی راہ میں شہید کر دیئے جائیں گے۔

دنیا میں انسان کے کسی سے محبت کرنے کی وجہ یہ ہو سکتی ہیں کہ:

اس کا ظاہری حسن و جمال، اس کا حسن سلوک، احسان و مہربانی، سیرت کا بہتر ہونا وغیرہ۔ جب آپ ﷺ کے حسن و جمال اور محاسن و کمالات کا ذکر کیا جائے اور واضح کیا جائے کہ یہ تمام حسن و جمال آپ ﷺ کے در کی خیرات ہیں تو امتی محسوس کرے گا کہ یہ تمام کمالات جو منتشر نظر آ رہے ہیں جس ہستی میں جمع ہیں، میں کیوں نہ اپنی محبت و شوق کا اسے مرکز بناؤں؟

اسی سے اس کے دل و نگاہ کو پاکیزگی نصیب ہوتی ہے اور شب و روز آپ ﷺ کے حسن و جمال کی ایک جھلک دیکھنے کی تمنا و آرزو کو اپنی منزل بنا لیتا ہے۔

کچھ ایسا کر دے مرے کردگار آنکھوں میں

ہمیشہ نقش رہے روئے یا ﷺ آنکھوں میں

اور اس کی زندگی کا مقصد محبوب کا دیدار ہوتا ہے

انہیں نہ دیکھا تو کس کام کی ہیں یہ آنکھیں

کہ دیکھنے کی ہیں ساری بہار آنکھوں میں

اب اس کی آنکھیں آپ ﷺ کی نعت سن کر آنسو برساتی ہیں

یاد نمی پاک ﷺ میں روئے جو عمر بھر

مولیٰ مجھے تلاش اسی چشم تر کی ہے

اب مدنی مصطفیٰ ﷺ پر درود و سلام پڑھنا اس کے لئے روحانی غذا بن جاتا ہے۔

میرا دل بھی تو، دلدل بھی تو

ساز بھی تو، سامان بھی تو

میری جان بھی تو، ایمان بھی تو

اس کے شہر، گلیاں اور دیار کے جہر و فراق میں تڑپنا اسے سکون بنادیتا ہے۔

عشق میں آپ ﷺ کے ہم تڑپتے تو ہیں

پر تڑپ میں بلائی ادا چاہئے

اور اگر کسی مسلمان کو یہ حالت و کیفیت نصیب ہو جائے تو اس کی قسمت پر ملائکہ علیہم السلام رکھ کرتے ہیں اور عاشق جب اس مقام کو پالیتا ہے کہ اس کے کھانے، پینے، سونے، جاگنے، چلنے پھرنے میں تصور یا ﷺ بس جاتا ہے تو وہ فنا فی الرسول ﷺ ہو جاتا ہے۔

فنا ہو جاؤں میں اتنا حیرتی ذات عالی میں

جو مجھ کو دیکھ لے اس کو حیرا دیدار ہو جائے

جب وہ فنا فی الرسول ﷺ ہو جاتا ہے تو پیارے آقا ﷺ اس کا ہاتھ پکڑ کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پہنچا دیتے ہیں اور جسے پیارے مصطفیٰ ﷺ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پہنچا دیں، وہ حضرت صدیق و عمر، عثمان و علی رضوان اللہ علیہم اجمعین بن جاتے ہیں۔ کبھی کوئی امام اعظم رضی اللہ عنہ اور کوئی غوث اعظم رضی اللہ عنہ تو کوئی مجدد اعظم، تو کوئی مفتی اعظم رضی اللہ عنہ بن جاتے ہیں۔

جب انہیں دنیا دیکھتی ہے تو اللہ تعالیٰ یاد آ جاتا ہے۔

مگر افسوس! آج مسلمانوں کے دلوں سے حضور ﷺ کا عشق ختم ہو رہا ہے، اسی لئے مسلمان دنیا بھر میں پریشان ہیں۔ آج کا نوجوان تو سائنسی باتوں پر فوراً عمل کرے گا، اسے مانے گا مگر عشق رسول ﷺ کی باتیں کریں گے تو وہ کہے گا کہ ہمیں سمجھ میں نہیں آتا۔

اللہ تعالیٰ ہم سب مسلمانوں کے دلوں میں حضور ﷺ کے عشق کی شمع فروزاں فرمائے اور اللہ تعالیٰ کی عطا سے حضور ﷺ کو اپنا سب کچھ ماننے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

رسول پاک ﷺ کے ایمان افروز واقعات

سرور کونین ﷺ کی پہلی زیارت جب

حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہ نے کی:

(1)..... سیدہ حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جب میں مولد النبی (جائے ولادت) میں داخل ہوئی تو دیکھا آپ ﷺ دودھ سے بھی سفید اون کے کپڑے میں لمبوس ہیں اور نیچے ہزرنگ کا بچھوتا ہے۔ آپ ﷺ سوئے ہوئے تھے اور آپ ﷺ کے جسم اطہر سے خوشبو کے طے پھوٹ رہے تھے (انسان العیون جلد اول ص 147)

حسن و جمال میں گم ہو گئی

(2)..... سیدہ حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب کپڑے کو چہرہ اقدس سے ہٹایا گیا تو میں آپ ﷺ کے حسن و جمال میں اس طرح گم ہو گئی کہ مجھے جگانے کی ہمت نہ رہی (انسان العیون جلد اول ص 147)

گیارہویں صدی کے مجدد شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ ان الفاظ کا ترجمہ یوں کرتے ہیں کہ جگانا چاہا مگر میں آپ ﷺ کے حسن و جمال پر فریفتہ ہو کر رہ گئی (مدارج النبوت جلد 2، ص 19)

نوری شعاعیں آسمان تک

(3)..... حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب میں کچھ سنبلٹی تو میں نے نزدیک ہو کر آپ ﷺ کے سینہ اقدس پر ہاتھ رکھا۔ آپ ﷺ نے تبسم فرمایا اور آنکھیں کھول کر مجھے

دیکھا جب آپ ﷺ نے آنکھیں کھولیں تو میں نے دیکھا کہ آنکھوں سے ایک نور نکل رہا ہے اور اس کی شعاعیں آسمان تک پھیلی ہوئی ہیں۔ میں نے آپ ﷺ کی دونوں آنکھوں کے درمیان (جبین مقدس پر) بوسہ دیا اور گود میں اٹھالیا (آثار: الحمد للہ لاحمد زینی دحلان جلد اول، ص 47)

آپ ﷺ کو لے جانا میرا تقاضا بن گیا

(4)..... صاحب سیرت حلیہ نے حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کا یہ قول بھی نقل کیا ہے کہ جب لینے گئی تھی تو مجبوری تھی کہ کوئی بچہ نہ ملا تھا لیکن جب زیارت سے مشرف ہو گئی تو اب آپ ﷺ کو لے جانا میرا تقاضا بن گیا (سیرت حلیہ جلد اول ص 147)

سر کا ﷺ کی برکت

(5)..... سیدہ حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں منقول ہے کہ ان کے ایک پستان سے ان دنوں دودھ نہیں آ رہا تھا۔ اس ضمن میں امام ہمدانی سبغیات میں سیدہ کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ میرے ایک پستان سے دودھ نہیں آتا تھا۔ جب میں نے آپ ﷺ کو دودھ پیش کیا تو آپ ﷺ کی برکت سے اس سے بھی دودھ جاری ہو گیا (انسان العیون جلد اول، ص 147)

عدل و انصاف

(6)..... امام ابن سبغ علیہ الرحمہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا فرمایا کرتیں۔ میں جب آپ ﷺ کو دایاں دودھ پیش کرتی تو آپ ﷺ نوش فرماتے پھر بائیں جانب رخ انور کرتی تو آپ ﷺ دودھ پینے سے انکار فرمادیتے (سبل الہدی جلد اول، ص 477)

علامہ امت نے بیان کیا کہ یہ اعراض عدل و انصاف کے تقاضے پورا کرنے کے لئے

تھا۔ یہ اعراض عدل کی وجہ سے تھا کیونکہ آپ ﷺ کو علم تھا کہ میرے ساتھ دودھ پینے میں میرا دوسرا بھائی بھی شریک ہے (سبل الہدی جلد اول، ص 477)

حجر اسود آقا ﷺ کے چہرہ سے چمٹ گیا

(7)..... حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رات گزارنے کے بعد جب ہم نے صبح والہی کا ارادہ کیا تو خواہش ہوئی کہ جانے سے پہلے بیت اللہ شریف کا طواف کر لینا چاہئے چنانچہ میں آپ ﷺ کو اٹھا کر حرم کعبہ میں لے گئی۔ طواف شروع کرنے سے پہلے میں نے چاہا کہ حجر اسود کو بوسہ دوں لیکن میری حیرت کی انتہا نہ رہی کہ جب آپ ﷺ کو حجر اسود نے دیکھا تو اپنی جگہ سے حرکت کر کے آپ ﷺ کی طرف بڑھ اٹھی کہ چہرہ اقدس کے ساتھ چمٹ کر اس نے بوسے لینے شروع کر دیئے۔

یہی وقت قاضی ثناء اللہ پانی پتی علیہ الرحمہ اس روایت کو یوں نقل کرتے ہیں۔ یہ منقول ہے کہ جب حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کو لے کر حرم کعبہ میں گئیں تو تمام بتوں نے اپنے سروں کو جھکا دیا۔ وہ آپ ﷺ کو حجر اسود کے پاس لے کر پہنچیں تو وہ دیکھتے ہی آپ ﷺ کی طرف بڑھ کر آپ ﷺ کے چہرہ اقدس کے ساتھ چمٹ گیا

(تفسیر مظہری جلد 6، ص 528)

سواری کا کعبہ کی طرف تین دفعہ سجدہ

(8)..... طواف کعبہ سے فارغ ہو کر میں نے حضور اکرم نور محمد ﷺ کو جب اپنے آگے سواری پر بٹھایا تو میری سواری نے کعبہ کی جانب تین دفعہ سجدہ کیا اور آسمان کی طرف سر اٹھایا (المواہب اللدیہ جلد اول، ص 152)

گیارہویں صدی کے مجدد شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ نے یہی بات یوں بیان کی ہے جب سواری کعبہ کے سامنے آگئی تو اس نے تین سجدے کئے

(مدارج النبوت جلد 2، ص 20)

سواری کی ایمان افروز گفتگو

(9)..... آپ ﷺ کی والدہ محترمہ اور دادا اکرم کی اجازت اور طواف کعبہ کے بعد جب سیدہ حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا اور ان کا شوہر واپس لوٹنے لگے اور آپ ﷺ کو سواری پر بٹھایا گیا تو وہ سواری جو لاغر کمزور تھی، دفعتاً تندرست و توانا ہو گئی اور رفتار میں اتنی تیز کہ دیگر تمام سواریوں کو پیچھے چھوڑ دیا۔ حتیٰ کہ دیگر خواتین حضرت حلیمہ سے بار بار سوال کرتیں کہ کہیں آپ نے اپنی سواری تبدیل تو نہیں کر لی؟ انہوں نے فرمایا سواری تو نہیں بدلی، سوار بدلا ہے۔

سیدہ حلیمہ سعدیہ کہتی ہیں کہ میری سواری جھوم جھوم کر چلتی اور کبھی کبھی گٹگٹاتی تو یوں محسوس ہوتا جیسے کہہ رہی ہے۔

اللہ تعالیٰ کی قسم! آج مجھے اللہ تعالیٰ نے عظیم شان عطا کر دی ہے۔ موت کے بعد دوبارہ زندگی، کمزوری کے بعد پھر طاقت عنایت کر دی ہے۔ اے بنی سعد کی عورتو! تم غفلت میں رہیں، تمہیں پتہ ہے میری پشت پر کون سوار ہے؟ میری پشت پر سید الانبیاء ﷺ اور رب العالمین کا محبوب سوار ہے (انسان النعوان جلد اول، ص 148)

بکریوں نے مبارک باد دی

(10)..... گیارہویں صدی کے مجدد شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ نقل کرتے ہیں کہ جب سیدہ حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کو لے کر جاری تھیں تو راستہ میں بکریوں کا ایک ریوڑ چڑھ رہا تھا۔ وہ آپ ﷺ کی سواری کے آگے آئیں اور کہنے لگیں۔ اے حلیمہ تجھے جان لینا چاہئے کہ تیری گود میں پروردگار عالم کے رسول محمد ﷺ ہیں جو تمام فرزندانِ آدم سے افضل ہے۔

(مدارج النبوت جلد 2، ص 20)

پتھروں کا سلام..... درختوں کا استقبال

(11)..... قاضی ثناء اللہ پانی پتی علیہ الرحمہ حضرت حلیمہ سعدیہ کی واپسی پر راستے کے حالات بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ جہاں جہاں سے آپ ﷺ کی سواری گزرتی، وہاں وہاں ہنرہ آگ آتا، پھر آپ ﷺ کو سلام عرض کرتے، درخت اپنی ٹہنیوں سمیت جبک کر استقبال کرتے (تفسیر مظہری جلد 6، ص 528)

علاقہ کی شادابی

(12)..... حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا جب آپ ﷺ کو لے کر بنی سعد کے علاقہ میں پہنچیں تو وہ علاقہ جہاں قحط سالی کی وجہ سے گھاس تک نظر نہ آتی تھی۔ آج اتنا سرسبز و شاداب ہو چکا تھا کہ اس کی مثال نہیں ملتی۔ اس شادابی کا ذکر کرتے ہوئے حضرت حلیمہ کہتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی وسیع زمین ہماری زمین سے بڑھ کر کوئی سرسبز نہیں (انسان العیون جلد 1، ص 148)

بنی سعد کے ہر گھر سے کستوری کی خوشبو

(13)..... جب آپ ﷺ کی سواری حضرت حلیمہ کے ہاں پہنچ گئی تو کیفیت یہ تھی کہ آپ ﷺ کی برکت سے بنی سعد کے ہر گھر سے کستوری کی طرح خوشبو آتی تھی (سبل الہدی جلد اول ص 473)

دستِ مبارک کی برکت سے شفا

(14)..... امام محمد بن یوسف شامی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں لوگوں کے دلوں میں آپ ﷺ کی محبت اس طرح رائج ہو چکی تھی کہ اگر کوئی بھی ان میں بیمار ہو جاتا تو وہ آکر آپ ﷺ کا دستِ اقدس پکڑ کر اپنے جسم کے ساتھ مس کر دیتا۔ اللہ تعالیٰ اس کی برکت سے فی الفور اس

کی تکلیف کو رفع کر دیتا (سبل الہدی والرشاد جلد اول، ص 472)

دستِ اقدس کا فیضان

(15)..... قحط کے دن تھے۔ بکریاں بہت کم دودھ دیتی تھیں۔ ایک بکری جس کا نام ”اطلال“ رکھا گیا تھا۔ اس کے تھنوں کو حضور اکرم ﷺ نے مس فرمایا۔ اس کی برکت کا تذکرہ امام ابو نعیم کی زبانی سنئے۔ رسول پاک ﷺ نے ان کی بکری (جس کو طلال کہا جاتا تھا) کے تھنوں کو مس فرمایا تو صبح و شام جب چاہتے اس سے دودھ دھو لیتے حالانکہ ان ایام میں قحط سالی کی وجہ سے ہنرہ تک نہ تھا (دلائل النبوت جلد اول، ص 159)

بکری کا سجدہ اور بوسہ

(16)..... حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک دن میں اپنے محن میں آپ ﷺ کو گود میں لئے بیٹھی تھی کہ اتنے میں میری بکریاں آگئیں۔ وہ تمام میرے پاس سے گزرتی گئیں لیکن ایک نے آگے بڑھ کر آپ ﷺ کے سر اقدس کو چوم لیا اور سجدہ کیا (انسان العیون جلد اول، ص 148)

پنگھوڑے کو فرشتے حرکت دیتے

(17)..... آپ ﷺ کے پنگھوڑے کو فرشتے حرکت دیتے تھے (تفسیر مظہری، جلد 6، ص 527)

کھیل کود سے اجتناب

(18)..... آپ ﷺ کو کھیل کود سے لگن نہ تھی۔ حضرت حلیمہ فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ جب بچوں کو کھیلتا دیکھتے تو آپ ﷺ اجتناب فرماتے (سبل الہدی جلد اول ص 473)

سیدہ حلیمہ کے گھر میں چراغ کی ضرورت نہ رہی

(19)..... جب نور محمد ﷺ کا حلیمہ سعدیہ کے گھر وجود مسعود جلوہ گر ہوا تو ان کا گھر بغیر چراغ جلانے روشن رہتا۔ محدث ابن جوزی نقل کرتے ہیں کہ سیدہ حلیمہ فرمایا کرتی تھیں جن دنوں میں رسول پاک ﷺ کو دودھ پلایا کرتی تھیں، ان دنوں مجھے چراغ کی ضرورت نہ ہوتی تھی (السیلا والنبی ص 54)

آپ ﷺ کی نشوونما

(20)..... اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی نشوونما بھی دوسرے بچوں سے ممتاز فرمائی۔ دن میں آپ ﷺ اتنا بڑھتے کہ دوسرا بچہ ایک ماہ میں بھی اتنا نہ بڑھتا۔ ایک ماہ میں آپ ﷺ ایک سال کے برابر بڑھتے۔ سیدہ حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آپ ﷺ ایک دن میں اتنا جواں ہوتے جتنا دوسرا بچہ مہینے میں اور مہینے میں اتنا بڑھتے جتنا دوسرا بچہ سال میں بڑھتا ہے (الوفابا حوال المصطفیٰ جلد اول ص 109)

اشختے بوٹوں کی نشوونما پر درود

کھلتے غنچوں کی کھبت پہ لاکھوں سلام

☆ امام زرقانی علیہ الرحمہ نے شواہد النبوت کے حوالے سے آپ ﷺ کی نشوونما کے متعلق بیان کیا ہے کہ آپ ﷺ تین ماہ کی عمر میں قدموں پر کھڑے ہونے لگے۔ چار ماہ کی عمر میں دیوار کے سہارے چلنے لگے۔ پانچ ماہ کی عمر میں بغیر سہارے کے چلنے لگ گئے۔ جب عمر چھ ماہ ہوئی تو آپ ﷺ تیز چلنے لگے۔ سات ماہ کی عمر میں ہر طرف بھاگ دوڑ فرمانے لگے۔ آٹھ ماہ کی عمر میں فصیح و بلیغ گفتگو فرمانے لگے۔ دس ماہ کی عمر میں بچوں کے ساتھ تیر اندازی شروع فرمائی (زرقانی شریف جلد اول ص 148)

کبھی بستر میں بول و براز نہیں کیا

(21)..... جس طرح چھوٹے بچے بستر پر ہی بول و براز کر دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے محبوب ﷺ نے کبھی ایسا نہیں کیا۔ حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے بستر پر کبھی بھی پیشاب نہیں کیا۔ بلکہ آپ ﷺ کے بول و براز کے لئے وقت مقرر تھا۔ میں اس وقت آپ ﷺ کو بستر سے نیچے اتار دیتی۔ پھر آپ ﷺ رفع حاجت کرتے۔

گیارہویں صدی کے محدث محقق شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آپ ﷺ نے کبھی کپڑوں پر بچوں کی طرح پیشاب نہیں فرمایا (مدارج النبوت جلد 2 ص 21)

غیب سے نظام کا انتظام

(22)..... حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا فرماتی تھیں دودھ پلانے کے بعد میں آپ ﷺ کے مبارک منہ کو صاف کرنے یا دھونے کا ارادہ کرتی تو غیب سے کوئی یہ عمل کر دیتا تھا۔ دودھ پلانے کے بعد میں ارادہ کرتی کہ آپ ﷺ کا منہ صاف کر دوں یا دھوؤں تو مجھ سے پہلے ہی غیب سے نظام کا انتظام کر دیا جاتا (مدارج النبوت جلد 2 ص 21)

کبھی ستر بے پردہ نہ ہونے پاتا

(23)..... آپ ﷺ کی رضاعی والدہ ماجدہ یہ بھی کہتی ہیں۔ اکثر اوقات میں آپ ﷺ کا ستر ڈھانپا رہتا۔ اگر کسی وقت بے پردہ ہوتا تو حرکت دے اطمینانی کا اظہار کرتے۔ اگر مجھ سے تاخیر ہو جاتی تو غیب سے ستر ڈھانچنے کا انتظام ہو جاتا (مدارج النبوت جلد 2 ص 21)

ہر روز آفتاب کی طرح نور کا ڈھانپنا

(24)..... روزانہ آپ ﷺ پر آفتاب کی طرح نور کا نزول ہوتا جو آپ ﷺ کو

ڈھانپ لیتا اور کچھ دیر بعد وہ پوشیدگی از خود ختم ہو جاتی اور آپ ﷺ ظاہر ہو جاتے۔

روزانہ آپ ﷺ پر آفتاب کی مثل نور اترتا اور آپ ﷺ کو ڈھانپ لیتا اور پھر کچھ دیر بعد از خود ختم ہو جاتا (مدارج النبوت جلد 2، ص 21)

کبھی ضد نہیں کی اور نہ کبھی روئے

(25)..... ضد کرنا اور بات بات پر رونے لگ جانا بچوں کی عادت ہوتی ہے مگر آپ ﷺ کی رضاعی والدہ سیدہ حلیمہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ آپ ﷺ بچوں کی طرح نہ روتے، نہ ضد فرماتے (مدارج النبوت جلد 2، ص 21)

زبان کھولتے ہی اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کی

(26)..... سیدہ حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کے مگر محبوب خدا ﷺ نے اس دنیا میں جب زبان کھولی تو آپ ﷺ کی زبان سے جو الفاظ نکلے وہ اپنے محبوب حقیقی کی حمد و ثناء پر مشتمل تھی۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ سب سے اولین گفتگو جو آپ ﷺ نے فرمائی وہ ان کلمات پر مشتمل تھی۔ اللہ تعالیٰ سب سے بڑا اور بزرگ ہے اور تمام حمد اسی اللہ کے لئے ہے۔ مع و ثناء اس کی تسبیح ہے (السیرۃ النبویہ جلد اول، ص 228)

ہر کام سے پہلے تسمیہ پڑھنا

(27)..... یہ بھی واضح رہے کہ جب سے آپ ﷺ نے کلام کرنا شروع فرمایا ہر بات سے پہلے ”بسم اللہ الرحمن الرحیم“ پڑھتے تھے۔

سیدہ حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ ”بسم اللہ الرحمن الرحیم“ کہے بغیر کسی شے کو ہاتھ تک نہیں لگاتے تھے (انسان العیون جلد اول، ص 151)

وصال کے وقت سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کے اشعار

(28)..... حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ سیدہ آمنہ سلام اللہ علیہا کے وصال کا وقت آیا تو سرور کونین ﷺ ان کے سرہانے بیٹھے ہوئے تھے۔ اس وقت آپ ﷺ کی عمر پانچ سال تھی۔ والدہ ماجدہ نے آپ ﷺ کے چہرہ اقدس کو دیکھا اور یہ اشعار پڑھے اور الوداع کہا.....

ترجمہ = اے یتیم بیٹے اللہ تعالیٰ تجھے برکت عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ ذوالجلال والا کرام کی طرف سے تو تمام مخلوق کی طرف نبی ہے تو تمام روئے کائنات کے لئے اسلام جیسے دین کا اعلان کرنے والا ہے اور اپنے والد ابراہیم کے اعلیٰ دین کا، کہ اللہ تعالیٰ نے بتوں کی عبادت سے منع فرمایا ہے (مخصوصاً ﷺ کی رضاعی مائیں، ص 61)

☆ اس کے بعد فرمایا ”ہر زندہ پر موت آنے والی ہے، ہر نیا بوسیدہ ہونے والا ہے، ہر بڑا فنا ہو جائے گا، میں فوت ہو جاؤں گی مگر میرا ذکر باقی رہے گا۔ یقیناً میں نے پاکیزہ بیٹا جانا ہے اور میں تمام مخلوق کے لئے خیر و برکت چھوڑے جا رہی ہوں (مواہب اللدیہ جلد اول، ص 169)

گیسوئے عنبرین بغیر کنگھی کے آراستہ ہوتے

(29)..... جب مصطفیٰ جانِ رحمت ﷺ صبح کو نیند سے بیدار ہوتے اور جناب ابو طالب کے بچوں کی مجلس کو اپنے جمال جہاں آراستے آراستہ کرتے تو اس وقت ان کے سب بال بکھرے ہوئے ہوتے، لیکن آقا کریم ﷺ کے گیسوئے عنبرین بغیر کنگھی کے آراستہ ہوتے اور بغیر سرمہ ڈالے چشم عالم بین سرگئیں ہوتیں (شواہد النبوت ص 74)

سرکار کریم ﷺ کا خون مبارک پینے پر دوزخ حرام

(30)..... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سرکار کریم ﷺ نے بچے

لگوائے جو خون کلاوہ ایک قریشی غلام نے پی لیا۔

تو حضور ﷺ نے فرمایا جاتو نے اپنے نفس کو دوزخ سے بچا لیا۔

(خصائص الکبریٰ، زرقانی علی المواہب جلد 4، ص 229)

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ، سرور کونین ﷺ کا خون پی گئے تھے جبکہ بچے لگوا کر خون ان کو دیا تھا کہ جاؤ باہر کہیں ایسی جگہ چھپا دو جہاں کوئی نہ دیکھے وہ باہر نکل کر پی گئے جب واپس آئے تو فرمایا کہ کیا کر آئے؟ عرض کیا ایسی جگہ چھپا آیا ہوں جہاں کوئی نہ دیکھے۔

فرمایا شاید تو پی آیا ہے؟ عرض کیا ہاں! کیونکہ میں جانتا ہوں کہ جس میں آپ ﷺ کا خون ہوگا اس کو دوزخ کی آگ نہ لگے گی۔ فرمایا جاتو بھی دوزخ کی آگ سے بچ گیا پھر فرمایا افسوس ان لوگوں پر جو تجھے قتل کریں گے اور افسوس کہ تو ان سے نہ بچے گا (مستدرک، کنز العمال، شفاء شریف، بزار، ابویعلیٰ، بیہقی، خصائص الکبریٰ، جلد اول ص 68، زرقانی جلد 4، ص 230)

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا کہ خون اقدس کا ذائقہ کیسا تھا؟ آپ نے فرمایا ذائقہ شہد کی طرح اور خوشبو کستوری جیسی تھی (شرح شفاء شریف)

سر کا ﷺ دن اور رات میں برابر دیکھتے

(31)..... ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ابن عباس رضی اللہ

عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ رات کے اند میرے میں بھی ایسے ہی دیکھتے تھے جیسے کہ دن کی روشنی میں دیکھتے تھے (خصائص الکبریٰ جلد 1 ص 61، شفاء شریف جلد اول، ص 68،

زرقانی علی المواہب، جلد 4، ص 83)

ولادت کی خوشی منانے پر ابولہب کے عذاب میں تخفیف

(32)..... جب ابولہب مر گیا تو وہ اپنے بعض گمراہوں (حضرت عباس بن

عبدالطلب) کو برے حالات میں دکھایا گیا۔ دیکھنے والے نے ابولہب سے کہا۔ موت کے بعد تجھے کیا پیش آیا۔ ابولہب نے کہا تمہارے بعد مجھے کچھ نرمی یا راحت نہیں ملی۔ صرف ایک بات ہے میں ابہام اور سہابہ کے درمیان چھوٹے سے گڑھے میں سے (حضرت محمد ﷺ کی ولادت باسعادت کی خوشی میں) اپنی لونڈی ثویبہ کو آزاد کرنے کے باعث پانی پلایا جاتا ہے (بخاری شریف، جلد سوم، کتاب النکاح، حدیث 93، ص 71، مطبوعہ شبیر برادرزلاہور)

حضور ﷺ، حضرت آدم سے پہلے بھی نبی تھے

(33)..... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے صحابہ کرام علیہم الرضوان نے

عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ ﷺ کے لئے نبوت کب واجب ہوئی؟ آپ ﷺ نے فرمایا۔ اس وقت جبکہ حضرت آدم علیہ السلام روح اور جسم کے درمیان تھے (ترمذی، جلد دوم، ابواب المناقب، حدیث نمبر 1543، ص 667، مطبوعہ فرید بک لاہور)

حضور ﷺ کے سبب امت پر دوسو سے معاف

(34)..... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا نبی کریم ﷺ

نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے میرے سبب میری امت سے وہ امور جو ان کے دلوں میں دوسو سے ڈالیں، جب تک اس پر وہ عمل نہ کریں یا اس کے ساتھ کلام نہ کریں، معاف کر دیئے گئے ہیں (بخاری شریف جلد اول، کتاب التقی، حدیث نمبر 2354، ص 994، مطبوعہ شبیر برادرزلاہور)

سرور کائنات ﷺ کو اختیار دیا گیا

(35)..... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن حضور ﷺ اور جبریل علیہ السلام مکہ معظمہ میں کوہ صفا پر تھے۔ حضور ﷺ نے فرمایا اے جبریل علیہ السلام! قسم ہے اس ذات اقدس کی جس نے تجھ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے۔ شام کو آل محمد ﷺ کے پاس ایک مٹی بھرا آٹا اور ایک ہتھیلی بھر ستوبھی نہیں ہوتا۔

بس یہ فرما ہی رہے تھے کہ آسمان سے ایک سخت آواز آئی۔ فرمایا: جبریل یہ کیا ہے؟ عرض کیا اسرائیل کو آپ کے پاس حاضر ہونے کا حکم ہوا ہے۔ چنانچہ وہ حاضر ہو گئے اور کہا آپ ﷺ نے ابھی جو کلام فرمایا ہے وہ اللہ تعالیٰ نے سنا:

تو مجھے آپ کے پاس زمین کے خزانوں کی کنجیاں دے کر بھیجا ہے اور فرمایا ہے کہ میں وہ آپ کی خدمت میں پیش کر دوں اور تمہارے پہاڑوں کو زمرہ، یا قوت، سونا اور چاندی بنا دوں۔ اگر آپ یہ چاہتے ہیں تو میں ابھی یہ کام کر دیتا ہوں۔ آپ کو اختیار ہے کہ چاہیں نبی بادشاہ بنیں یا نبی بندے؟ جبریل نے آپ کی طرف واضح اختیار کرنے کا اشارہ فرمایا تو آپ ﷺ نے تین مرتبہ فرمایا میں نبی بندہ بننا چاہتا ہوں (ترمذی، زرقانی جلد 4، ص 322، طبرانی اسامہ جلد اول، ص 199، اسد الغابہ جلد اول، ص 237، ابن کثیر جلد دوم، ص 374)

سرور کونین ﷺ سب سے پہلے اپنی قبر انور سے نکلیں گے (36)..... نبی رحمت ﷺ نے ارشاد فرمایا جب لوگوں کو قبروں سے اٹھایا جائے گا تو سب سے پہلے میں باہر آؤں گا (ترمذی شریف)

جنت کا دروازہ مصطفیٰ کریم ﷺ کھولیں گے

(37)..... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول پاک صاحب

لولا کہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بروز قیامت میں ہی سب سے پہلے جنت کا حلقہ ہلاؤں گا تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے میرے لئے دروازہ کھول دیا جائے گا اور مجھ کو اس میں داخل کیا جائے گا جبکہ میرے ساتھ فقراء موئین ہوں گے۔

ستر ہزار فرشتوں کے جھرمٹ میں سر کا حلیہ ﷺ کی آمد

(38)..... حضرت کعب بن احبار رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ قیامت کے دن جب حضور ﷺ کے لئے زمین شق ہوگی تو آپ ﷺ ستر ہزار فرشتوں کے جھرمٹ میں باہر تشریف لائیں گے جو کہ آپ ﷺ کی تعظیم کا حق ادا کریں گے۔

نہر کوثر کا سر کا حلیہ ﷺ کو تحفہ

(39)..... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا دریں اثناء کہ میں جنت کی سیر کر رہا تھا۔ میرے سامنے ایک نہر پیش کی گئی جس کے دونوں کناروں پر موتیوں کے نیچے نصب تھے۔ میں نے جبریل علیہ السلام سے پوچھا یہ کیا ہے؟ جبریل علیہ السلام نے کہا یہ کوثر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ آپ ﷺ کو عطا فرمائی ہے (شفاء شریف جلد اول، ص 304)

نہر کوثر کا پانی شہد سے زیادہ میٹھا

(40)..... حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جہاں سے یہ نہر بہہ رہی ہے اس کی زمین پر موتیوں اور یا قوت کا فرش بچھا ہوا ہے۔ اس کا پانی شہد سے زیادہ میٹھا اور برف سے زیادہ سفید ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ کوثر وہ خیر کثیر ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب رسول ﷺ کو عطا فرمائی ہے۔

آقائے دو جہاں ﷺ کی شان کے مطابق ایک ہزار محلات

(41)..... ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک

روایت کی ہے کہ اس آیت کی تفسیر میں "ولسوف يعطيك ربك فترضى" مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کو ایک ہزار محلات جنت میں عطا فرمائے ہیں اور ہر محل میں آپ ﷺ کی شان کے مین مطابق ازواج و خدام ہیں۔

ستر ہزار فرشتوں کی بارگاہ رسالت میں حاضری

(42)..... ابن مبارک اور ابن ابی الدنیا نے حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ انہوں نے کہا کہ کوئی طلوع ہونے والی فجر نہیں ہے مگر یہ کہ ستر ہزار فرشتے اترتے ہیں اور وہ اپنے بازوؤں کو نبی پاک ﷺ کی قبر انور پر رکھتے ہیں اور اس کو ڈھانپ لیتے ہیں اور آپ ﷺ کے لئے رفع درجات کی دعا کرتے ہیں اور آپ ﷺ پر صلوٰۃ و سلام عرض کرتے ہیں۔

یہاں تک کہ شام ہو جاتی ہے۔ جب شام ہو جاتی ہے تو وہ اوپر چڑھ جاتے ہیں اور ستر ہزار فرشتے اترتے ہیں اور اسی طرح کرتے ہیں یہاں تک کہ صبح ہو جاتی ہے یہ سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا جب قیامت ہوگی تو نبی رحمت ﷺ ستر ہزار فرشتوں کے جہرمت میں باہر تشریف لائیں گے (خصائص الکبریٰ)

سرکارِ دو عالم ﷺ پر بادل کا سایہ

(43)..... بچپن میں سرکارِ دو عالم ﷺ اپنے چچا ابوطالب کی معیت میں شام کے سفر پر روانہ ہوئے۔ راستہ میں راہبوں کی خانقاہ کے پاس سے گزر ہوا۔ وہاں ایک بڑا راہب رہتا تھا۔ اس کا نام بحیرہ تھا۔ وہ کسی کی ملاقات کیلئے اپنی خانقاہ سے باہر نہ نکلتا تھا، لیکن جب اہل مکہ کا یہ قافلہ جس میں تاجدار کائنات ﷺ بھی تھے۔ اس نے اس خانقاہ کے پڑوس میں قیام کیا تو وہ خود ہی باہر آیا۔ قافلے والوں کو بڑے غور سے دیکھتا رہا پھر اس نے رسول پاک ﷺ کا ہاتھ پکڑا اور سب کو کہا "یہ سارے جہانوں کے سردار ہیں انہیں اللہ تعالیٰ رحمت

للعالمین بنا کر مبعوث فرمائیں گے"

کسی نے راہب سے پوچھا اور بھی بہت سے خاندان قریش کے نوجوان موجود ہیں، تم نے انہیں کیسے پہچانا؟

اس نے جواب دیا جب بھی آپ ﷺ کا گزر درخت یا پتھر کے پاس سے ہوتا وہ ان کے سامنے سجدہ ریز ہو جاتے، نبی کے بغیر شجر و حجر کسی کو سجدہ نہیں کرتے۔

دوسری نشانی یہ دیکھی کہ جب ان کا قافلہ آ رہا تھا تو بادل کا ایک ٹکڑا ان پر سایہ کئے ہوئے تھا۔ آپ ﷺ جدھر جاتے، بادل کا ٹکڑا آپ ﷺ کے ساتھ ساتھ جاتا۔

تیسری یہ نشانی دیکھی کہ قافلہ والوں نے آگے بڑھ کر درخت کے سایہ میں اپنی اپنی جگہ پر قبضہ کر لیا۔ جب یہ تشریف لائے تو درخت کے سایہ میں جگہ نہ تھی۔ آپ ﷺ بیٹھے درخت کا سایہ ادھر جھک گیا۔

علامہ شہاب الدین غفاری علیہ الرحمہ شارح شفا لکھتے ہیں کہ حضور ﷺ اگر سنگ خارا پر قدم رکھتے تو اس کا نشان اس پتھر میں ظاہر ہو جاتا تھا۔ لوگ ان پتھروں سے تبرک حاصل کرتے تھے۔ ان کی زیارت کے لئے جاتے ہیں اور ان کا احترام کرتے ہیں۔ ایک پتھر مصر میں تھا۔ سلطان قاتیبائی نے بیس ہزار پونڈ میں اسے خرید لیا اور وصیت کی کہ یہ پتھر اس کی قبر کے نزدیک رکھا جائے اور وہ اب تک موجود ہے۔ سنگ خارا پر قدم رکھتے تو اس میں حضور ﷺ کے پاؤں کے نقش ثبت ہو جاتے، ریت پر قدم رکھتے تو کچھ پتہ نہ چلتا (سیرۃ نبویہ جلد 3، ص 127، دلائل النبوت)

جب تک میں کہتا رہتا تو مجھے بازو پکڑتی رہتی

(44)..... حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم حج کے سفر میں تھے کہ ایک عورت اپنے بچے کے ساتھ حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور یولی یا رسول اللہ ﷺ! میرا بچہ جب سے پیدا ہوا ہے بیمار ہے۔ آقائے دو جہاں ﷺ نے بچہ کے منہ میں اپنا

لعاب دہن مبارک ڈالا اور فرمایا اے دشمن خدا! اس میں سے نکل جا کیونکہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں۔ یہ فرما کر آپ ﷺ نے اس کی ماں سے فرمایا لے جا، اب اسے کوئی تکلیف نہیں ہوگی۔

حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب ہم حج کے بعد اس مقام پر پہنچے تو وہ عورت بچے کی صحت کی خوشی میں بھنی ہوئی بکری لے کر حاضر ہو گئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: بکری کی ایک دتی (بازو) مجھے دے۔ اس نے دی۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا اور دتی دے۔ اس نے دوسرا بازو بھی پیش کر دیا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا اور بازو دے۔ اس عورت نے عرض کیا، یا رسول اللہ ﷺ! بکری کے دو ہی بازو ہوتے ہیں۔

احمد بن حنبلہ نے فرمایا اے عورت! اگر تو چپ رہتی اور یہ نہ کہتی کہ دو ہی بازو ہوتے ہیں تو جب تک میں کہتا رہتا تو مجھے بازو پکڑا رہتی (خاصائص الکبریٰ، حجتہ اللہ علی العالمین)

دیوانہ بچہ تندرست ہو گیا

(45)..... ایک عورت اپنے دیوانے بچے کو لے کر حاضر ہوئی اور عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ! میرا بچہ دیوانہ ہے اور صبح و شام ہمیں پریشان کئے رکھتا ہے۔ آپ ﷺ نے اس بچے کے سینے پر اپنا دست رحمت پھیرا اور دعا فرمائی تو اس بچے نے تے کر دی۔ اس تے میں کالے رنگ کے جانور جیسی کوئی چیز نکل کر بھاگ گئی اور وہ بالکل تندرست ہو گیا (مشکوٰۃ شریف)

لعاب دہن کی برکت سے جلا ہوا بازو در سنت ہو گیا

(46)..... حضرت محمد بن حاطب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بچپن میں چولہے پر سے ہنڈیا میرے اوپر گر گئی اور میرا بازو جل گیا۔ میری والدہ مجھے لے کر بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئیں۔ آقا کریم ﷺ نے میرے بازو پر لعاب دہن مبارک لگایا اور دم کیا تو میں اسی

وقت تندرست ہو گیا (زرقاتی شریف)

لا علاج شفا یاب ہو گیا

(47)..... ایک عورت اپنے بچے کو لے کر بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! میرا بچہ لا علاج مرض میں مبتلا ہے۔ میں بہت پریشان ہوں۔ اس لئے آپ دعا کر دیں کہ اللہ تعالیٰ اسے موت دے دے۔

یہ سن کر حبیب پروردگار ﷺ نے فرمایا، میں اس کے لئے موت نہیں بلکہ صحت مانگتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اے اللہ تعالیٰ! یہ بچہ جوان ہو کر مرد مومن بنے اور راہ خدا میں لڑتا ہوا شہید ہو جائے۔ آپ ﷺ کی دعا قبول ہوئی اور وہ بچہ جوان ہوا اور جہاد کرتا ہوا شہید ہو کر عقی بن گیا (خاصائص الکبریٰ)

مدینے کے بچے برکت حاصل کرتے

(48)..... فجر کی نماز کے بعد مدینہ شریف کے بچے اور بچیاں حضور ﷺ کی خدمت میں پانی کے برتن لاتے۔ آپ ﷺ ان میں اپنا ہاتھ مبارک ڈالتے تاکہ ان بچوں اور ان کے گھر والوں کو برکت حاصل ہو۔ جب سخت سردی میں وہ ٹھنڈا پانی لاتے تو بھی آپ ﷺ سردی کی پرداہ کئے بغیر پانی میں ہاتھ ڈبو دیتے (مسلم شریف)

سینے کی برکت

(49)..... حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آقا و مولیٰ ﷺ میرے گھر میں آرام فرماتے اور آپ ﷺ کو پینہ آ رہا تھا۔ میں آپ ﷺ کا پینہ جمع کرنے لگی تو حضور ﷺ نے فرمایا، یہ کیا کر رہی ہو؟ میں نے عرض کی، یا رسول اللہ ﷺ! ہم اسے اپنے بچوں کو لگائیں گے۔ ہمیں امید ہے کہ انہیں آپ ﷺ کی برکت ملے گی۔ حضور ﷺ نے فرمایا تم ٹھیک کرتی ہو (مسلم شریف)

تاحیات اپنے بال نہ کٹوائے

(50)..... حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ کے سر کے سامنے والے حصہ میں بالوں کا ایک کچھا تھا۔ وہ بال اتنے زیادہ لمبے تھے کہ جب آپ بیٹھ کر وہ بال کھولتے تو زمین تک پہنچ جاتے۔ کسی نے پوچھا کہ آپ یہ بال کیوں نہیں کٹواتے؟ تو آپ فرط محبت سے فرماتے، میں انہیں ہرگز نہیں کٹواؤں گا کیونکہ جب میں بچہ تھا تو میرے پیارے آقا ﷺ انہیں پکڑتے اور پیار سے کھینچتے تھے (کتاب الشفاء)

گونگا بچہ بولنے لگا

(51)..... آخری حج کے موقع پر ایک خاتون اپنے بچے کے ساتھ حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ میرا بچہ گونگا یعنی بولنے سے محذور ہے۔ آقا و مولیٰ ﷺ نے پانی منگوا کر ہاتھ مبارک دھوئے اور گلی کی پھر فرمایا۔ یہ پانی اس بچہ کو پلا دو اور کچھ اس کے اوپر چھڑک دو۔ وہ بچہ تندرست ہو گیا اور بولنے لگا (ابن ماجہ شریف)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی وصیت

(52)..... حضرت ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم نور مجسم ﷺ کے خادم حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا کہ یہ رسول اللہ ﷺ کے مبارک بالوں میں سے ایک بال ہے۔ جب میں مر جاؤں تو اس کو میری زبان کے نیچے رکھ دینا چنانچہ میں نے حسب وصیت ان کی زبان کے نیچے رکھ دیا اور اسی حالت میں وہ دفن کئے گئے (اصابہ جلد اول، ص 71)

سر کا ﷺ نے برکت کی دعا دی

(53)..... حضرت زہرہ رضی اللہ عنہ کی والدہ ایک بار انہیں حضور ﷺ کی خدمت میں

لے گئیں اور عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ میرے بیٹے کو بیعت کر لیجئے۔ چونکہ اس وقت حضرت زہرہ بہت کم عمر تھے۔ اس لئے نبی کریم ﷺ نے ان کے سر پر دست شفقت پھیرا اور برکت کی دعا دی۔ آپ ﷺ کی اس دعا کے باعث حضرت زہرہ رضی اللہ عنہ سے جب حضرت عبداللہ ابن عمر اور حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما جیسے بزرگ صحابہ ملے تو کہتے اے زہرہ! ہمیں بھی اس برکت میں شریک کر لو کیونکہ تمہیں حضور ﷺ نے برکت کی دعا دی ہے (الاصابہ)

بڑھاپے میں جوانی کی رونق

(54)..... حضور ﷺ کی ایک زوجہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا تھیں جن کے پہلے شوہر ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے ایک چھوٹی بچی بھی تھی جس کا نام سرور کونین ﷺ نے زینب رکھا تھا۔ آپ ننھی زینب سے بہت پیار فرماتے۔ اکثر خوش طبعی کے طور پر ان کے منہ پر پانی کے چھینٹے مارتے، جس سے وہ بہت خوش ہوتیں اور اس طرح حضور ﷺ سے کھیلتیں۔ جب وہ بوڑھی ہو گئیں تب بھی آقا ﷺ کے رحمت والے ہاتھوں کی برکت سے ان کے چہرے پر جوانی کی طرح رونق رہی اور بڑھاپے کے آثار ظاہر نہ ہوئے (الاصحاب)

کلی کی برکت سے حافظہ قوی ہو گیا

(55)..... حضرت محمود بن ربیع انصاری رضی اللہ عنہ پانچ سال کے تھے کہ آقا و مولیٰ ﷺ ان کے گھر تشریف لے گئے۔ ان کے گھر ایک کنواں تھا۔ آپ ﷺ نے اس سے پانی پیا اور خوش طبعی کے طور پر پانی کی ایک کلی محمود بن ربیع انصاری رضی اللہ عنہ کے چہرے پر ماری۔ محدثین فرماتے ہیں کہ اس کی برکت سے انہیں وہ حافظہ حاصل ہوا کہ اس قصہ کو یاد رکھتے اور بیان فرماتے تھے۔ اسی لئے صحابہ میں شمار ہوئے (بخاری شریف)

موئے مبارک کی برکت سے فتح

(56)..... جنگ یرموک میں حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کا مقابلہ بطور پہلوان

سے ہوا۔ دونوں کا دیر تک سخت مقابلہ ہوتا رہا، حتیٰ کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کا گھوڑا ٹھوکر کھا کر گر گیا اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ اس کے سر پر آ گئے اور ٹوپی زمین پر جا پڑی۔ مسطور کا فر موقع پا کر آپ کی پشت پر آ گیا۔ اس وقت حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ پکار پکار کر اپنے رفقاء سے فرما رہے تھے کہ ”میری ٹوپی مجھے دو! خدا تم پر رحم کرنے“ ایک شخص جو آپ کی قوم بنی مخزوم میں سے تھا، وہ دوڑ کر آیا اور ٹوپی آپ کو دی۔ آپ نے اسے مہین لیا اور مسطور کا مقابلہ کیا یہاں تک کہ اس کو قتل کر دیا۔ لوگوں نے اس واقعہ کے بعد آپ سے پوچھا کہ دشمن تو پشت پر آ پہنچا تھا اور آپ ٹوپی کی فکر کر رہے تھے حالانکہ ٹوپی اتنی قیمتی تو نہ تھی۔

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس ٹوپی میں سید عالم نور مجسم ﷺ کے پیشانی مبارک کے بال مبارک ہیں جو مجھے اپنی جان سے زیادہ محبوب ہیں۔ عمر بھر جنگ میں ان مبارک بالوں کی برکت سے فتح و نصرت ہوتی رہی۔ اسی لئے میں بے قراری سے اپنی ٹوپی کی طلب میں تھا کہ کہیں ان کی برکت سے میں محروم نہ ہو جاؤں اور یہ ٹوپی کسی کافر کے ہاتھ نہ لگ جائے (جوان مبارک بالوں کی بے حرمتی کرے)

(واقعی، شفاء شریف جلد 2، ص 44، عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری جلد 3، ص 37)

موئے مبارک کی برکت سے بیماری سے شفاء

(57)..... حضرت عثمان بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میری زوجہ نے مجھ کو ایک پانی کا پیالہ دے کر ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا اور میری بیوی کی یہ عادت تھی کہ جب بھی کسی کو نظر لگتی یا کوئی بیمار ہوتا تو وہ برتن میں پانی ڈال کر حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیج دیا کرتیں کیونکہ ان کے پاس حضور ﷺ کا موئے مبارک تھا۔

تو وہ رسول اللہ ﷺ کے اس بال مبارک کو نکالتیں جس کو انہوں نے چاندی کی تلی میں

رکھا ہوا تھا اور پانی میں ڈال کر ہلا دیتیں اور مریض وہ پانی پی لیتا (جس سے اس کو شفا ہو جاتی) (بخاری شریف، مشکوٰۃ ص 391)

دلہن بن کے نکلی دعائے محمد ﷺ

(58)..... حضور اکرم نور مجسم ﷺ اپنی چادر مبارک سنبھالتے ہوئے اٹھے اور منبر پر تشریف لا کر ہاتھ اٹھاتے ہوئے عرض کیا اے اللہ! ہم پر ایسی بارش فرما جو فریادری کرنے والی ہو خوشگوار اور سبزہ کرنے والی ہو۔ نفع پہنچانے والی ہو نہ کہ نقصان پہنچانے والی ہو۔ جلدی برسنے والی نہ کہ تاخیر سے برسنے والی۔ جس سے جانوروں کے قطن بھر جائیں اور کھیتی خوب ہو اور زمین اپنے مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہو جائے۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے ہاتھ نیچے نہ کئے تھے کہ آسمان اپنی اطراف کے ساتھ برسا (دلائل النبوة للہیتمی جلد 6، ص 141)

رحمۃ للعالمین ﷺ کی رحمت

(59)..... حضرت ربیعہ بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک رات گزاری پس میں آپ ﷺ کے وضو کے لئے پانی اور دیگر ضروریات کو لے کر حاضر ہوا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ سوال کر یعنی مانگ! میں نے عرض کیا۔ میں آپ سے جنت میں آپ ﷺ کی رفاقت مانگتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔ اس کے سوا اور کچھ بھی مانگ۔ میں نے عرض کیا بس یہی کافی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا تم کثرت تہجد سے میری اعانت کرو (مسلم، کتاب الصلوٰۃ، حدیث نمبر 754، نسائی، کتاب الطہین حدیث 1126، سنن ابوداؤد حدیث نمبر 1125، مشکوٰۃ شریف ص 84)

عرش اعظم کی زینت، نام محمد ﷺ

(60)..... امام حاکم نے مستدرک میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے حوالے بیان

کیا ہے کہ جب حضرت آدم علیہ السلام سے بھول سرزد ہوگئی تو انہوں نے رب تعالیٰ کی بارگاہِ کریمانہ میں ان الفاظ کے ساتھ دعا کی ”اے میرے رب میں محمد ﷺ کے وسیلہ سے تیری بارگاہ میں سوال کرتا ہوں میری بھول سے درگزر فرما“

اس پر اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام سے پوچھا اے آدم! تجھے محمد ﷺ کے بارے میں کیسے معلوم ہو گیا حالانکہ میں نے تو انہیں پیدا نہیں فرمایا۔ حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا۔ اے رب کریم جب تو نے مجھے پیدا فرما کر میرے اندر اپنی روح پھونکی میں نے سراٹھایا تو میں نے عرش کے چاروں اطراف پر یہ کلمہ لکھا ہوا دیکھا ”لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ“ اس اتصال سے میں نے محسوس کیا کہ یہ نام تجھے تمام مخلوق سے زیادہ پسند ہے (متدرک جلد دوم ص 615)

طبرانی اور بیہقی شریف میں ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام سے پوچھا کہ آپ نے اس ہستی کو کیسے پہچان لیا؟ آپ نے عرض کیا جب میں نے جنت میں ہر جگہ یہ تحریر دیکھی ”لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ“ تو مجھے اس بات کا یقین ہو گیا کہ یہ ذات گرامی ہی اللہ کے ہاں ساری مخلوق سے زیادہ معزز ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ قبول کر لی (شفاء شریف جلد اول ص 227)

جنت کے دروازے پر نام محمد ﷺ

(61)..... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے جنت کے دروازے پر یہ تحریر ہے ”لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ“ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، محمد ﷺ اس کے برحق رسول ہیں۔ جس شخص نے بھی اس قول کو مان لیا، اللہ تعالیٰ اسے عذاب میں مبتلا نہیں فرمائے گا (شفاء جلد اول ص 228)

لوح محفوظ کی پیشانی کا جھومرا اسم محمد ﷺ

(62) علامہ روح المعانی، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے لوح محفوظ کے بارے

میں مروی روایت کو نقل کرتے ہیں۔ لوح محفوظ چمکدار موتی سے بنا ہوا ہے۔ اس کی لمبائی آسمان و زمین کے درمیان قاصدے اور چوڑائی مشرق و مغرب کی مقدار کے برابر ہے۔ اس کے کناروں پر موتی اور یاقوت جڑے ہوئے ہیں۔ اس کا قلم نوری ہے اور اس کی پیشانی پر تحریر کندہ ہے ”لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ دینہ الاسلام و محمد عبیدہ و رسولہ“ جو شخص اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے گا اس کا وعدہ پورا کرے گا اور اس کے رسولوں کی اتباع کرے گا وہی جنت میں داخل ہوگا (روح المعانی پارہ 30، ص 107)

امام قرطبی علیہ الرحمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے ہی یہ تصریح کی ہے۔ سب سے پہلے لوح محفوظ پر لکھے جانے والے کلمات یہ تھے کہ میں ہی اللہ ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں محمد ﷺ) میرے پیارے رسول ہیں

(قرطبی ج 19، ص 298)

جس گھر میں کوئی محمد نام والا ہو، اس گھر میں برکت ہوتی ہے

(63)..... حضرت امام مالک علیہ الرحمہ نے فرمایا جس گھر میں کوئی محمد نام والا ہو، اس گھر میں برکت زیادہ ہوتی ہے (زرقانی علی المواہب جلد 5، ص 302)

جو یہ چاہے کہ لڑکا پیدا ہو، وہ بچے کا نام محمد رکھے

(64)..... جو کوئی چاہے کہ اس کی بیوی کا حمل لڑکا ہو تو وہ بیوی کے پیٹ پر ہاتھ رکھ کر کہے ”ان کان ذکراً فقد سمیتہ محمد“ بفضلہ تعالیٰ لڑکا ہوگا (سیرت حلبیہ ص 79)

جس کا نام محمد یا احمد ہو، وہ جنت میں داخل کر دیا جائے گا

(65)..... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول پاک ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن بندے دربار الہی میں کھڑے کئے جائیں گے۔ ان میں سے ایک کا نام محمد

اور دوسرے کا نام احمد ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم ہوگا کہ ان دونوں کو جنت میں لے جاؤ۔ وہ دونوں عرض کریں گے۔ یا اللہ! ہم کس عمل کی وجہ سے جنت کے حقدار ہوئے ہیں؟ حالانکہ ہم نے تو کوئی عمل جنتیوں والا نہیں کیا۔ اس پر اللہ تعالیٰ فرمائے گا ”تم دونوں جنت میں جاؤ، کیونکہ میں نے اپنی ذات پر قسم کھائی کہ جس کا نام محمد یا احمد ہوگا وہ دوزخ میں نہیں جائے گا۔“ (زرقانی علی المواہب جلد 5، ص 301)

جس گھر میں محمد نام کا کوئی ہو وہاں فرشتے پہرہ دیتے ہیں

(66) علامہ علی علیہ الرحمہ سیرت حلبیہ میں فرماتے ہیں کچھ اللہ تعالیٰ کے ایسے فرشتے ہیں جو زمین پر پھر لگاتے رہتے ہیں۔ ان کی ڈیوٹی یہ ہے کہ جس گھر میں کوئی محمد نام والا ہو، اس کا پہرہ دینا (سیرت حلبیہ، ص 79)

عرش اور سموات پر حضور ﷺ کا نام

(67)..... ابن عساکر حضرت مولیٰ علی رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ سید عالم ﷺ نے فرمایا کہ شب معراج میں جس آسمان سے گزرا، اس پر میں نے اپنا نام مسطور پایا اور میں نے عرش پر ”لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ“ لکھا دیکھا۔

حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی پر نام محمد ﷺ

(68)..... امام طبرانی حضرت عبادہ بن صامت سے روایت ہے کہ سرور کو نبی ﷺ نے فرمایا حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی کے نگینہ پر ”لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ“ منقوش تھا۔

حضرت آدم علیہ السلام کے کندھوں کے درمیان نام محمد ﷺ

(69)..... امام طبرانی، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت آدم علیہ السلام کے دونوں کندھوں کے درمیان ”محمد رسول اللہ خاتم النبیین“ مسطور تھا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور نام محمد ﷺ

(70)..... حاکم نے روایت کی اور انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی اس روایت کو صحیح کہا ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر وحی فرمائی کہ محمد ﷺ پر ایمان لاؤ۔ اور تمہاری امت میں سے جو کوئی ان کو پائے اسے حکم دو کہ ان پر ایمان لائے کیونکہ اگر محمد ﷺ کی جلوہ گری نہ ہوتی تو نہ آدم علیہ السلام ہوتے اور نہ جنت و دوزخ ہوتی اور میں نے عرش کو پانی پر متم کیا تو وہ متحرک تھا پھر میں نے اس پر لکھا ”لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ“ تو وہ ٹھہر گیا۔

نام محمد ﷺ کی برکت سے فتح

(71)..... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کی بعثت سے قبل یہود آپ ﷺ کے وسیلے سے اوس و زخروج پر فتح مانگا کرتے تھے مگر جب اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو عرب سے ظاہر کیا تو وہ آپ ﷺ کے منکر ہو گئے۔ ایک مرتبہ بنو سلہ کے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ اور بشر بن براہ بن معرور نے انہیں کہا۔

”اے یہود! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اسلام لے آؤ۔ جب اہل شرک تھے تو تم نام محمد ﷺ کے ساتھ ہم پر فتح مانگا کرتے تھے، آپ ﷺ کی بعثت اور سیرت کو ہم پر پیش کیا کرتے تھے۔“

یہ منکر سلام بن معکم نے کہا یہ وہ نبی نہیں جس کا ہم ذکر کرتے تھے اور جو صفات ہم بیان کرتے تھے، وہ اس میں نہیں ہیں تو اللہ تعالیٰ نے اس پر یہ آیت اتاری:

ترجمہ = اور اس سے پہلے وہی کفار پر فتح مانگا کرتے تھے، پھر جب ان کے پاس ان کی پہچانی ہوئی چیز آگئی تو اس کا انکار کرنے لگے تو کفار پر اللہ کی لعنت ہے

(سورہ بقرہ آیت 89)

دیدار مصطفیٰ ﷺ کی آرزو میں توریت کے چار سوعلاء

(72)..... محمد بن اسحاق کتاب مغازی میں نقل کرتے ہیں کہ تیج نے نبی آخر الزماں ﷺ کے لئے ایک عالیشان محل تعمیر کرایا۔ تیج کے ہمراہ توریت کے چار سوعلاء تھے جو اس کی صحبت چھوڑ کر مدینہ منورہ میں اس آرزو میں ٹھہر گئے کہ وہ نبی آخر الزماں ﷺ کی صحبت کی سعادت حاصل کریں گے۔ تیج نے ان چار سوعلاء سے ہر ایک کے لئے مکان بنوایا اور ایک ایک باندی بخشی اور ان کو مال کثیر دیا۔ تیج نے ایک خط لکھا، جس میں اپنے اسلام لانے کی شہادت دی، اس خط میں چند شعر یہ تھے۔

شہدت علی احمد الہ
رسول من اللہ باری النسم
فلولا عمری الی عمرہ
لکنت وزیر آلہ وابن عم

ترجمہ: میں حضور احمد ﷺ کی گواہی دیتا ہوں کہ وہ بلاشبہ اس اللہ کی جانب سے رسول ہیں جس نے مٹی سے انسان کو پیدا کیا۔ اگر میں آپ ﷺ کے ظہور مبارک زمانہ تک زندہ رہا تو وہ ان کا وزیر اور ابن عم ہوں گا۔

پھر تیج نے اپنے اس خط کو سر بھر کر کے ان چار سوعلاء کے سب سے بڑے عالم کے سپرد کر دیا اور وصیت کی کہ اگر وہ نبی آخر الزماں کو پائے تو یہ خط ان کی خدمت میں پیش کر دے۔ ورنہ اپنی اولاد و درو لا کو اس وصیت کو پہنچاتے رہنا۔

وہ مکان جو خاتم الانبیاء ﷺ کے لئے بنایا گیا تھا، وہ حضور ﷺ کے قدم رنجہ فرمانے تک موجود رہا۔ کہتے ہیں حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ کا وہ مکان جس میں حضور ﷺ نے ہجرت کے بعد نزول اجلال فرمایا تھا وہی مکان تھا (مدارج النبوۃ)

جس گلی سے گزرتے وہ خوشبودار ہو جاتی

(73)..... حضرت جابر و حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ جب مدینہ منورہ کی کسی گلی میں سے گزرتے تو لوگ اس گلی سے خوشبو پا کر کہتے کہ اس گلی میں حضور ﷺ کا گزر ہوا ہے (دارمی، بیہقی، ابویعم، مسند بزار، مسند ابویعلیٰ، دلائل النبوۃ، خصائص الکبریٰ، زرقانی شریف، جلد 4، ص 224)

عرصہ ہوا طیبہ کی گلیوں سے وہ گزرے تھے
اس وقت بھی گلیوں میں خوشبو ہے پسینے کی

کائنات کی بہترین خوشبو

(74)..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص سرور کائنات ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کی۔ یا رسول اللہ ﷺ! مجھے اپنی بیٹی کا نکاح کرنا ہے اور میرے پاس خوشبو نہیں ہے۔ آپ ﷺ کچھ خوشبو عنایت فرمادیں۔ فرمایا کل ایک کھلے منہ والی شیشی لے آنا، دوسرے روز وہ شخص شیشی لے آیا۔ حضور ﷺ نے اپنے دونوں بازوؤں سے اس میں پسینہ ڈالنا شروع کیا۔ یہاں تک کہ وہ بھر گئی پھر فرمایا! اسے لے جا اور بیٹی سے کہہ دینا کہ اس میں سے لگا لیا کرے۔

پس جب وہ آپ ﷺ کے پسینہ مبارک کو لگاتی تو تمام اہل مدینہ کو اس کی خوشبو پہنچتی یہاں تک کہ ان کے گھر کا نام بیت المطیبین (خوشبوداروں کا گھر) مشہور ہو گیا (ابویعلیٰ، طبرانی، ابن عساکر، زرقانی جلد 4، ص 264، خصائص الکبریٰ)

وجود مصطفیٰ ﷺ عذاب میں رکاوٹ ہے

(75)..... حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ابو جہل نے یہ دعا کی اے اللہ! اگر یہ (قرآن) واقعی تیری طرف سے (نازل ہوا) ہے تو ہم پر آسمان سے

پتھروں کی بارش کر دے یا ہم پر دردناک عذاب لے آتا تو اس بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔

”اللہ تعالیٰ ان پر اس وقت تک عذاب نازل نہیں کرے گا جب تک تم ان کے درمیان موجود ہو اور نہ ہی اس وقت تک انہیں عذاب دے گا جب تک وہ مغفرت طلب کرتے رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ انہیں کیوں عذاب نہ دے وہ لوگ (اہل ایمان کو) مسجد حرام آنے سے روکتے ہیں (مسلم شریف جلد سوم، کتاب صفۃ القیامۃ والجمیعہ والنار، حدیث 6935، ص 598، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور)

پروردگار جل جلالہ اپنے محبوب ﷺ کو بخشش

میں ڈھانپ لے گا

(76)..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ سرور کونین ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے کسی ایک کو بھی اس کا عمل عبادت نہیں دے گا۔ لوگوں نے عرض کی، یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ کو بھی نہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا۔ مجھے بھی نہیں۔ البتہ میرا پروردگار جل جلالہ مجھے اپنی بخشش اور رحمت میں ڈھانپ لے گا (اور ایک روایت میں یوں ہے راوی نے اپنے ہاتھ کے ذریعے سر کی طرف اشارہ کر کے بتایا کہ نبی اکرم نور مجسم ﷺ نے اس طرح اشارہ کرتے ہوئے فرمایا) مگر میرا پروردگار مجھے اپنی بخشش میں ڈھانپ لے گا (مسلم شریف جلد سوم، کتاب صفۃ القیامۃ والجمیعہ والنار، حدیث 6985، ص 613، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور)

پتھر اور درخت آقائے دو جہاں ﷺ کو سلام پیش کرتے تھے

(77)..... حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں مکہ مکرمہ میں نبی کریم ﷺ کے ہمراہ تھا۔ ہم بعض اطراف چلے تو جو پہاڑ اور درخت

آپ ﷺ کے سامنے آتا، السلام علیک یا رسول اللہ کہتا (ترمذی، جلد دوم، ابواب المناقب، حدیث 1560، ص 675، مطبوعہ فرید بک لاہور)

رسول پاک ﷺ سلام کرنے والے پتھر کو پہچانتے ہیں

(78)..... حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا مکہ مکرمہ میں ایک پتھر ہے جو مجھے بعثت کی راتوں میں سلام کیا کرتا تھا۔ میں اسے اب بھی پہچانتا ہوں (ترمذی، جلد دوم، ابواب المناقب، حدیث نمبر 1557، ص 674، مطبوعہ فرید بک لاہور)

سرکارِ اعظم ﷺ کے سامنے شیطان کی بے بسی

(79)..... حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرور کائنات ﷺ نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہوئے۔ ہم نے حضور اکرم نور مجسم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا۔ میں تجھ سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں۔ پھر تین دفعہ فرمایا۔ میں تجھ پر اللہ تعالیٰ کی لعنت بھیجتا ہوں اور اپنا ہاتھ مبارک پھیلا یا جیسے کسی چیز کو پکڑتے ہیں۔ جب آپ ﷺ نماز ختم کر چکے تو ہم نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ! ہم نے آپ ﷺ کی نماز میں ایسا عمل فرماتے سنا جو آپ ﷺ پہلے کبھی نہیں کرتے تھے اور ہم نے آپ ﷺ کو ہاتھ پھیلاتے دیکھا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا مردود اور دشمن ابلیس میرے منہ کے پاس آگ کا ایک شعلہ لایا۔ میں نے تین بار کہا میں تجھ سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں۔ بعد ازاں میں نے تین بار کہا میں تجھ پر اللہ تعالیٰ کی لعنت بھیجتا ہوں (جب وہ پیچھے نہ ہٹا) تو میں نے اسے پکڑنا چاہا (اگر اپنے بھائی حضرت سلیمان علیہ السلام کی دعا کا خیال نہ ہوتا تو میں اسے باندھ دیتا پھر مرجھ جاتی اور مدینہ منورہ کے لڑکے اس سے کھیلتے)

(سنن نسائی، جلد اول، باب لعن ابلیس فی الصلوٰۃ، حدیث نمبر 1218، ص 372،

مطبوعہ فرید بک لاہور

تاجدارِ کائنات ﷺ کا شیطان مسلمان ہو گیا ہے

(80)..... سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں ایک رات نبی کریم ﷺ ان کے ہاں سے نکلے، مجھے بہت محسوس ہوا جب آپ ﷺ واپس تشریف لائے اور میرا طرز عمل دیکھا تو دریافت کیا ”اے عائشہ! کیا ہوا؟ کیا تم نے کچھ محسوس کیا ہے؟ میں نے عرض کی، میں محسوس کیوں نہ کروں جبکہ میری بھی عورت ہو اور آپ ﷺ جیسا مرد ہو۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کیا تمہارا شیطان تمہارے پاس آیا تھا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا۔ کیا میرے ساتھ شیطان بھی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں! میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! کیا آپ ﷺ کے ساتھ بھی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں! لیکن میرے پروردگار جل جلالہ نے اس کے خلاف میری مدد کی اور اس نے اسلام قبول کر لیا۔ (مسلم شریف جلد سوم، کتاب صفۃ القیامہ والجمیعۃ والنار، حدیث 6981، ص 612، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور)

سرورِ کونین ﷺ کا اپنے وسیلے سے دعا مانگنے کی تعلیم دینا

(81)..... حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک نابینا شخص نبی اکرم نور مجسم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ مجھے شفا عطا فرمائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا چاہو تو دعا مانگوں اور اگر چاہو تو صبر کرو۔ یہ تمہارے لئے بہتر ہے۔ راوی فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے حکم دیا کہ اچھی طرح سے وضو کر کے یہ دعا مانگو ”یا اللہ جل جلالہ! میں تیرے نبی رحمت ﷺ کے وسیلہ جلیلہ سے تیری طرف توجہ کرتا ہوں یا رسول اللہ ﷺ! میں آپ ﷺ کے وسیلے سے اپنے رب جل جلالہ کی طرف اپنی اس حاجت کے بارے میں متوجہ ہوں تاکہ وہ پوری ہو جائے۔ یا اللہ جل جلالہ! تو میرے بارے میں حضور ﷺ کی شفاعت قبول فرما (ترمذی جلد اول، ابواب الدعوات، حدیث نمبر

1504، ص 653، مطبوعہ فرید بک لاہور

رخِ مصطفیٰ ﷺ کے وسیلہ سے بارانِ رحمت کا نزول

(82)..... حضرت عبداللہ بن دینار رضی اللہ عنہ نے کہا۔ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو ابوطالب کے اس شعر کے ساتھ مثال دیتے ہوئے سنا وہ شعر یہ ہے۔

واہبض یستسقی الغمام بوجہہ

ثم الہنمی عصمة للارامل

روشن اور سفید چہرے والے جس کے رخ انور کے وسیلے سے بارانِ رحمت مانگی جاتی ہے جو قیموں کے فریادی ہیں اور بیواؤں کو پناہ دینے والے ہیں۔ عمر بن حمزہ نے کہا ہم کو سالم بن عبداللہ نے اپنے باپ عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بتایا۔ میں جب کبھی شاعر کا یہ شعر یاد کرتا اور میں چہرہ اقدس ﷺ کو دیکھتا (کہ آپ ﷺ منبر شریف پر جلوہ افروز ہوتے) بارانِ رحمت کے لئے دعا کرتے اور آپ ﷺ منبر شریف سے نیچے نہیں اترتے تھے۔ یہاں تک کہ پرتالے خوب اچھی طرح پہنے لگتے اور مذکورہ بالا شعر ابوطالب کا ہے (بخاری شریف جلد اول، کتاب الاستسقاء، حدیث 952، ص 425، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور)

اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام کر دیا کہ وہ اجسامِ انبیاء کو کھائے

(83)..... ابوالاحصت صنعانی نے حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول پاک ﷺ نے فرمایا۔ تمہارے تمام دنوں میں جمعہ کا روز سب سے افضل ہے کہ اسی میں حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا گیا اور اسی میں ان کی روح قبض کی گئی اور اسی میں صور پھونکا جائے گا اور اسی میں سب بے ہوش ہوں گے۔ پس اس روز مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو کیونکہ تمہارا درود پڑھنا مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ

یا رسول اللہ ﷺ! اس وقت بھلا ہمارا درد پڑھنا کس طرح پیش ہوگا جبکہ آپ ﷺ وصال فرما چکے ہوں گے؟ یعنی مٹی ہو گئے ہوں گے۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرام علیہم السلام کے جسم کو زمین پر حرام فرمادیا ہے (ابوداؤد، کتاب الصلوٰۃ، حدیث نمبر 1034، ص 399، مطبوعہ فرید پک لاہور)

بعد از وصال کر بلا تشریف لے گئے

(84)..... حضرت سلیمان بن ابی صالح رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتی ہیں میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ وہ رو رہی تھی۔ میں نے پوچھا آپ کیوں رو رہی ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ نبی اکرم نور مجسم ﷺ کو خواب میں دیکھا۔ آپ ﷺ کی داڑھی مبارک اور سر انور گرد آلود تھے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! کیا بات ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا میں ابھی حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت میں شریک ہوا ہوں (ترمذی، جلد دوم، ابواب المناقب، حدیث نمبر 1706، ص 731، مطبوعہ فرید پک لاہور)

نماز میں تعظیم رسول ﷺ

(85)..... حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ جو نبی کریم ﷺ کے اطاعت گزار، خادم اور صحابی تھے، روایت کرتے ہیں۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی مرض الموت میں لوگوں کو نماز پڑھاتے رہے۔ یہاں تک کہ جب سوموار کا دن تھا۔ لوگ نماز کے لئے صف بستہ کھڑے تھے۔ نبی اکرم نور مجسم ﷺ نے حجرے کا پردہ اٹھایا اور کھڑے کھڑے ہماری طرف دیکھنے لگے گویا کہ آپ ﷺ کا چہرہ مبارک مصحف کا ایک ورق تھا۔ پھر آپ ﷺ خوشی سے مسکرائے، دیدار مصطفیٰ ﷺ کے سبب خوشی سے ہم نے قنہ میں پڑ جانے کا قصد کیا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ایڑیوں کے بل پیچھے آئے تاکہ صف تک پہنچیں اور گمان کیا کہ نبی رحمت ﷺ نماز کے لئے تشریف لانے والے ہیں تو رسول

پاک ﷺ نے اشارہ فرمایا کہ اور اپنی نماز پوری کرو اور آپ ﷺ نے پردہ نیچے گرا دیا اور اس دن آپ ﷺ نے وصال فرمایا (بخاری شریف، جلد اول، کتاب الاذان، حدیث 644، ص 314، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور)

اونٹ کی حاجت روائی فرمائی

(86)..... حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ ایک روز رسول پاک ﷺ نے مجھے اپنے پیچھے سواری پر بٹھایا اور آہستہ سے مجھ سے ایک بات کہی اور فرمایا کہ لوگوں میں سے یہ کسی کو نہ بتانا۔ اور رسول پاک ﷺ کو قضاے حاجت کے وقت پردے کی غرض سے دو جسم کی جگہیں پسند تھیں۔ اونچی جگہ کی آڑ یا درختوں کا جھنڈ۔ ان کا یہ بیان ہے کہ آپ ﷺ ایک انصاری کے باغ میں داخل ہوئے تو وہاں ایک اونٹ تھا۔ جب اس نے نبی اکرم نور مجسم ﷺ کو دیکھا تو ردیا اور اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے۔ نبی رحمت ﷺ اس کے پاس تشریف لے گئے اور اس کے سر پر دست مبارک پھیرا تو وہ خاموش ہو گیا۔ فرمایا اس اونٹ کا مالک کون ہے اور یہ کس کا ہے؟ پس انصاریں سے ایک نوجوان آ کر عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ ﷺ میرا ہے۔ فرمایا کہ تم اس بے زبان جانور کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتے جس کا خدا تعالیٰ نے تمہیں مالک بنایا ہے؟ اس نے مجھ سے شکایت کی ہے کہ تم اسے بھوکا رکھتے اور بہت زیادہ کام لیتے ہو (ابوداؤد، جلد دوم، کتاب الجہاد، حدیث نمبر 777، ص 295، مطبوعہ فرید پک اشال لاہور)

دستِ مصطفیٰ ﷺ کی برکت سے سینہ کشادہ ہو گیا

(87)..... حضرت جرید بن (عبداللہ) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ جب سے میں دائرۃ اسلام میں داخل ہوا ہوں۔ جو چیز میں نے آپ ﷺ سے طلب کی۔ آپ ﷺ نے مجھے منع نہیں فرمایا (یا گھر میں داخل ہونے سے منع نہیں فرمایا) اور جب

بھی مجھے دیکھتے تو آپ ﷺ کے چہرہ انور پر تبسم ہوتا اور میں نے شکایت کی (یا رسول اللہ ﷺ) میں گھوڑے پر نہیں ٹھہر سکتا تو آپ ﷺ نے اپنا دست مبارک میرے سینہ پر مارا اور فرمایا۔ اے اللہ تعالیٰ اس کو ثابت قدم رکھ اور اس کو ہدایت دینے والا اور ہدایت یافتہ بنادے (بخاری، جلد دوم، کتاب الجہاد والسمیر، حدیث 284، ص 155، مطبوعہ شبیر برادرزلاہور)

دودھ کا پیالہ ستر صحابہ کو کفایت کر گیا

(88)..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اصحاب صفہ مسلمانوں کے مہمان تھے نہ ان کے گھر تھے اور نہ ہی وہ مال رکھتے تھے جن میں وہ پناہ لیتے۔ مجھے اس اللہ تعالیٰ کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ میں بھوک کی وجہ سے اپنا جگر زمین پر ٹیک دیتا اور پیٹ پر پتھر باندھتا، ایک دن میں راستہ میں آ بیٹھا۔ جہاں سے لوگوں کا گزر ہوتا تھا۔ اتنے میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ میرے پاس سے گزرے۔ میں نے ان سے قرآن کی ایک آیت کے بارے میں پوچھا۔ میرا مقصد محض یہ تھا کہ وہ مجھے ساتھ لے جائیں گے مگر وہ چلے گئے اور ایسا نہ ہوا۔ پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا گزر ہوا۔

میں نے ان سے بھی قرآن پاک کی آیت پوچھی اور مقصد یہی تھا کہ آپ مجھے ساتھ لے جائیں گے لیکن آپ بھی چلے گئے اور ایسا نہ ہوسکا، پھر نبی کریم ﷺ اھر سے گزرے۔ مجھے دیکھ کر مسکرائے اور فرمایا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ! میں نے عرض کیا حاضر ہوں یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے فرمایا میرے ساتھ چلو۔ پس آپ ﷺ کے پیچھے چل پڑا اور آپ خانہ اقدس میں داخل ہو گئے تو میں نے بھی اجازت طلب کی۔ آپ ﷺ نے اجازت مرحمت فرمائی (میں اندر داخل ہوا) نبی اکرم نور محمد ﷺ نے دودھ کا پیالہ دیکھا تو فرمایا یہ کہاں سے آیا؟ عرض کیا گیا کہ فلاں نے تحفہ بھیجا ہے۔ رسول پاک ﷺ نے فرمایا اے ابو ہریرہ! میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! حاضر ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا جاؤ اور

اہل صفہ کو بلا لاؤ۔ یہ مسلمانوں کے مہمان ہیں، نہ ان کے گھر ہیں اور نہ مال، جس کی طرف وہ پناہ گیر ہوں۔ جب آپ ﷺ کے پاس کوئی صدقہ آتا تو آپ ﷺ ان کی طرف بھیج دیتے اور خود اس میں سے کچھ بھی تناول نہ فرماتے اور اگر آپ ﷺ کے ہاں کوئی ہدیہ آتا تو کچھ رکھ کر باقی ان کی طرف بھیج دیتے اور (اس طرح) انہیں شریک فرمالیتے (جب سرور کونین ﷺ نے مجھے ان کو بلانے کے لئے بھیجا تو مجھے یہ بات ناگوار گزری اور میں نے سوچا اہل صفہ کے درمیان اس ایک پیالے کی کیا حیثیت ہے؟ اور چونکہ حضور ﷺ نے مجھے ہی بلانے کے لئے بھیجا ہے لہذا مجھے ہی فرمائیں گے کہ ان کو دودھ پلاؤ لہذا مجھے ان سے ملنے کی کوئی امید نہیں حالانکہ مجھے اتنا مل جانے کی امید تھی جس سے میرا پیٹ بھر جاتا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت لازمی تھی۔ اس لئے میں ان کے پاس آیا اور ان کو بلا کر لے گیا۔ جب وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پہنچے اور اپنی اپنی جگہوں پر بیٹھ گئے تو آپ ﷺ نے فرمایا اے ابو ہریرہ! یہ پیالہ پکڑو اور ان کو دیتے جاؤ۔ فرماتے ہیں۔ میں نے پیالہ لے کر ایک کو دیا۔ انہوں نے سیر ہو کر دوسرے کو دیا۔ یہاں تک کہ میں حضور اکرم ﷺ کے پاس پہنچ گیا۔ حالانکہ تمام افراد سیر ہو چکے تھے۔ نبی اکرم نور محمد ﷺ نے پیالہ دست مبارک میں رکھا پھر سر اقدس اٹھا کر مسکرائے اور فرمایا ابو ہریرہ! پیو میں نے پیا پھر فرمایا پیو، میں مسلسل پیتا رہا اور آپ ﷺ فرماتے رہے پیو۔ پھر میں نے عرض کیا۔ اس ذات کی قسم! جس نے آپ ﷺ کو دین حق کے ساتھ بھیجا۔ اب کوئی گنجائش باقی نہیں رہی۔ پھر حضور اکرم ﷺ نے پیالہ پکڑا اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء اور بسم اللہ شریف پڑھ کر باقی دودھ پی لیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے (ترمذی، جلد دوم، ابواب صفۃ القیامہ، حدیث 368، ص 157، مطبوعہ فرید بک لاہور)

کیوں جناب ابو ہریرہ کیسا تھا وہ جام شیر
جس سے ستر صاحبوں کا دودھ سے منہ بھر گیا

حضور ﷺ تقسیم فرمانے والے ہیں

(89)..... حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے۔ میرے نام جیسا نام رکھو۔ لیکن میری کنیت جیسی کنیت نہ رکھو کیونکہ میں ابوالقاسم ہوں اور تمہارے درمیان تقسیم کرتا ہوں (مسلم، جلد سوم، کتاب الادب، حدیث نمبر 5474، ص 126، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور)

رب ہے موتی یہ ہیں قاسم
رزق اس کا ہے کھلاتے یہ ہیں

آپ جیسا کوئی نہیں

(90)..... حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی آپ ﷺ نے فرمایا متواتر روزے نہ رکھو۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا آپ ﷺ تو روزہ وصال رکھتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا۔ میں تم میں سے کسی کی مثل نہیں۔ میں کھلایا جاتا ہوں اور پلایا جاتا ہوں یا آپ ﷺ نے فرمایا میں اللہ تعالیٰ کے حضور رات اس حال میں گزارتا ہوں کہ مجھے کھلایا اور پلایا جاتا ہے (بخاری، کتاب الصوم، حدیث 1833، ص 784، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور)

دوران نماز آقا ﷺ نے جنت کو دیکھ لیا

(91)..... حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ نبی اکرم نور محمد ﷺ کے زمانہ مبارک میں سورج کو گرہن لگ گیا اور رسول پاک ﷺ نے نماز پڑھی۔ آپ کھڑے ہوئے اور سورۃ بقرہ پڑھنے کے برابر طویل قیام فرمایا پھر آپ ﷺ نے طویل رکوع کیا پھر آپ ﷺ نے رکوع سے اپنا سر مبارک اٹھالیا اور لمبا قیام کیا اور یہ پہلے قیام سے تھوڑا کم تھا پھر آپ ﷺ نے طویل رکوع فرمایا اور وہ پہلے رکوع سے ذرا کم تھا۔ پھر

آپ ﷺ نے سجدہ کیا پھر آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو سورج روشن ہو چکا تھا (نماز کے بعد) آپ ﷺ نے فرمایا میں وقر اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں اور یہ کسی کی موت و حیات کے سبب بے نور نہیں ہوتے اور جب تم ان کا بے نور ہونا دیکھو تو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! ہم نے آپ ﷺ کو اپنی جگہ کھڑے کھڑے کچھ پڑتے دیکھا پھر ہم نے آپ ﷺ کو پیچھے ہٹتے دیکھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا میں نے جنت کو دیکھا اور میں نے انگوڑ کا کچھا پکڑنا چاہا۔ اگر اس کو لے آتا تو تم رہتی دنیا تک کھاتے رہتے۔ مجھے جہنم دکھائی گئی میں نے اس سے زیادہ خوفناک منظر نہیں دیکھا۔ جیسے آج دیکھا ہے اور میں نے دیکھا ہے کہ اس میں رہنے والوں کی اکثریت عورتوں کی تھی۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! کیوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا۔ ان کے کفر کے سبب عرض کیا گیا۔ کیا وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر کرتی ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اپنے خاوند کی ناشکری کرتی ہیں اور احسان کا انکار کرتی ہیں۔ اگر تم ان میں سے کسی ایک سے زندگی بھر احسان کرتا رہے پھر اس نے تجھ سے ناموافق چیز دیکھ لی تو کہہ گی میں نے تجھ سے کبھی اچھائی نہیں دیکھی (بخاری شریف جلد اول، کتاب الکسوف، حدیث نمبر 990، ص 442، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور)

آقا ﷺ کے وضو کے بچے ہوئے پانی کو صحابہ

چہرے پر ملتے رہے

(92)..... حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول پاک ﷺ دو پہر کے وقت ہمارے پاس تشریف لائے تو وضو کے لئے پانی لایا گیا۔ آپ ﷺ نے وضو فرمایا اور لوگوں نے آپ ﷺ کے وضو کے بچے ہوئے پانی کو لیا اور اپنے (چہروں) پر ملنا شروع کر دیا تو نبی کریم ﷺ نے ظہر کی دو رکعت اور عصر کی دو رکعت نماز ادا فرمائی اور آپ ﷺ کے سامنے

عزیزہ (نیزہ) تھا۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ایک پیالہ پانی منگوایا۔ آپ ﷺ نے اس میں اپنے ہاتھ اور منہ کو دھویا اور اس میں کلی کی۔ پھر ان دونوں (ابوموسیٰ اشعری اور حضرت بلال رضی اللہ عنہما) کو فرمایا اور اس سے کچھ پی لیا اور کچھ اپنے چہروں اور سینوں پر ڈالا (بخاری، جلد اول، کتاب الوضوء، حدیث نمبر 186، ص 150، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور)

حضور ﷺ کا جنازہ پڑھانا میت کے لئے رحمت ہے

(93)..... حضرت یزید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ ہمارے ساتھ تشریف لے چلے جب قبیح بچے تو ایک نئی قبر دیکھی۔ لوگوں سے اس بارے میں دریافت کیا۔ لوگوں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ ایہ فلاں کی قبر ہے۔ آپ ﷺ نے معلوم ہونے پر فرمایا۔ تم نے مجھے اطلاع کیوں نہ دی۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! آپ روزے (کی حالت) میں دو پہر کو آرام فرما رہے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا ایسا نہ کیا کرو، جب تک میں تم میں موجود ہوں، مجھے ہر شخص کی وفات کی اطلاع ہونی چاہئے کیونکہ میری نماز ان کے لئے رحمت ہے پھر آپ ﷺ قبر پر تشریف لائے۔ ہم نے آپ ﷺ کے پیچھے صفیں بنائیں۔ آپ ﷺ نے چار تکبیریں فرمائیں (سنن ابن ماجہ، کتاب الجنائز، حدیث 1589، ص 435، مطبوعہ فرید بک اسٹال لاہور)

حضور ﷺ نے اپنے مومئے مبارک خود تقسیم فرمائے

(94)..... حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے حجرہ عقبہ میں رمی کی پھر قربانی کے جانوروں کے پاس تشریف لاکر انہیں قربان کیا۔ حجام تیار بیٹھا تھا۔ آپ ﷺ نے ہاتھ کے ذریعے اپنے سر کی طرف اشارہ کیا۔ اس نے آپ ﷺ کے (سر کے) دائیں حصے کے بال صاف کر دیئے۔ وہ آپ ﷺ کے پاس

موجود لوگوں میں تقسیم کر دیئے، پھر (حجام کو) حکم دیا، بائیں حصے کے بال بھی صاف کر دو (اس نے کر دیئے) آپ ﷺ نے دریافت کیا، ابو طلحہ کہاں ہیں؟ (وہ آئے تو وہ بال) آپ ﷺ نے انہیں عطا کر دیئے (مسلم جلد دوم، کتاب الحج، حدیث 3050، ص 219، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور)

حضور ﷺ کا تہبند بطور تبرک میت کو پہنایا گیا

(95)..... محمد بن سیرین رضی اللہ عنہ، حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ حضور اکرم ﷺ کی صاحبزادی انتقال فرما گئیں تو آپ ﷺ نے فرمایا۔ اس کو تین یا پانچ مرتبہ اگر ضرورت محسوس ہو تو اس سے زیادہ (سات مرتبہ) غسل دو اور جب غسل سے فارغ ہو جاؤ تو مجھے اطلاع کرو (ام عطیہ کا کہنا ہے) جب ہم غسل سے فارغ ہوئیں تو ہم نے آپ ﷺ کو مطلع کیا۔ نبی کریم ﷺ نے اپنا تہبند عطا فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا۔ اس میں اس کو لپیٹ دو (بخاری جلد اول، کتاب الجنائز، حدیث نمبر 1179، ص 513، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور)

ایک مومئے مبارک کائنات سے عزیز و محبوب

(96)..... ابن سیرین علیہ الرحمہ کہتے ہیں کہ میں نے عبیدہ (بن عمرو سلمانی) سے کہا ہمارے پاس حضور ﷺ کے کچھ مومئے مبارک ہیں۔ ہم نے ان کو حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس سے یا ان کے گھر والوں کے پاس سے حاصل کیا ہے تو عبیدہ نے کہا کہ اگر (ان بالوں میں سے) ایک بال بھی میرے پاس ہوتا تو وہ (بال) مجھے پوری کائنات سے عزیز و محبوب ہوتا (بخاری، جلد اول، کتاب الوضوء، حدیث نمبر 169، ص 143، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور)

دستِ مصطفیٰ ﷺ کی برکت سے فیصلہ با آسانی کر دیتا

(97)..... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے مجھے یمن بھیجا۔ میں

نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ! میں جوان ہوں اور لوگوں کے درمیان مجھے فیصلہ کرنے ہوں گے اور میں تو یہ بھی نہیں جانتا کہ فیصلہ کیسے ہوتا ہے۔ آپ ﷺ نے میرے سینے پر ہاتھ مار کر فرمایا۔ اے اللہ تعالیٰ اس کے دل کو ہدایت عطا فرما اور اس کی زبان کو ثابت رکھ۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد مجھے دو شخصوں کے درمیان فیصلہ کرنے میں کوئی شک پیدا نہ ہوا۔

(سنن ابن ماجہ، جلد دوم، ابواب احکام، حدیث نمبر 77، ص 40، مطبوعہ فرید بک اسٹال لاہور)

دو جہاں کی نعمتیں ہیں ان کے خالی ہاتھ میں

(98)..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! میں آپ ﷺ سے بہت ساری باتیں سنتا ہوں لیکن بھول جاتا ہوں فرمایا (اے ابو ہریرہ) اپنی چادر بچھا اور میں نے اپنی چادر بچھا دی۔ آپ ﷺ نے اپنے دونوں (بظاہر خالی) ہاتھوں سے کوئی چیز لے کر اس میں رکھ دی (یہ محض اشارہ تھا کوئی معروف چیز نہیں تھی) پھر فرمایا اسے لپیٹ لو اور میں نے اسے لپیٹ لیا اور اس کے بعد کوئی بات نہیں بھولا (بخاری، جلد اول، کتاب العلم، حدیث 119، ص 124، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور)

مالک کوئین ہیں گو پاس کچھ رکھتے نہیں

دو جہاں کی نعمتیں ہیں ان کے خالی ہاتھ میں

سر کا ﷺ کی برکت سے قبر کی تاریکی دور

(99)..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ ایک سیاہ فارم عورت مسجد نبوی کی صفائی کرتی تھی۔ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے اس کی غیر موجودگی محسوس کی تو اس کے بارے میں دریافت کیا صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کی۔ اس کا انتقال ہو چکا

ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تم نے مجھے اس کی اطلاع کیوں نہیں دی۔ (راوی کہتے ہیں) صحابہ کرام علیہم الرضوان نے اس کے انتقال کو زیادہ اہمیت نہیں دی تھی (نبی کریم ﷺ نے فرمایا) مجھے اس کی قبر کے پاس لے جاؤ۔

صحابہ کرام علیہم الرضوان آپ ﷺ کو لے گئے تو آپ ﷺ نے اس کی قبر پر نماز (جنازہ) ادا کی۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا یہ قبریں مردوں کے لئے تاریکی سے بھری ہوئی ہوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ میری ان مرحومین کی نماز جنازہ پڑھنے کی وجہ سے ان قبروں کو روشن کر دیتا ہے (مسلم شریف، جلد اول، کتاب الجنائز، حدیث نمبر 2110، ص 727، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور)

شہادت سے قبل شہادت کی بشارت

(100)..... حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص زمین پر چلتا پھرتا شہید دیکھ کر خوش ہوتا چاہے وہ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کو دیکھے (ترمذی جلد دوم ابواب المناقب حدیث 1672، ص 719، مطبوعہ فرید بک لاہور)

گوشت بول اٹھا کہ مجھ میں زہر ہے

(101)..... ابن شہاب نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ خیبر والوں میں سے ایک یہودیہ کی بکری کے بھنے ہوئے گوشت میں زہر ملا دیا اور پھر وہ رسول پاک ﷺ کے لئے تخفے کے طور پر بھیج دیا۔ پس رسول پاک ﷺ نے اس کی دقتی لی اور اس سے کھانے لگے اور آپ ﷺ کے اصحاب میں سے چند اور بھی کھانے لگے۔ رسول پاک ﷺ نے ان سے فرمایا۔ اپنے ہاتھ روک لو اور رسول پاک ﷺ نے اس کے پاس ایک آدمی بھیجا جو اسے بلا کر لایا۔ آپ ﷺ نے اس سے فرمایا۔ کیا تم نے اس گوشت میں زہر ملایا ہے؟ یہودیہ نے کہا۔ آپ ﷺ کو کس نے بتایا ہے؟ فرمایا کہ مجھے اس دقتی نے بتایا

ہے جو میرے ہاتھ میں ہے۔ عورت نے کہا۔ ہاں!

آپ ﷺ نے اس (عورت) سے فرمایا کہ اس سے تمہارا کیا ارادہ تھا؟ اس نے کہا کہ آپ ﷺ اگر (بچے) نبی ہیں تو آپ ﷺ کو کوئی نقصان نہیں پہنچے گا (یعنی زہر اثر نہیں کرے گا) اور اگر آپ ﷺ نبی نہیں ہیں تو ہمیں آپ ﷺ سے نجات مل جائے گی۔ رسول پاک ﷺ نے اسے معاف فرمادیا اور اسے کوئی سزا نہیں دی اور آپ ﷺ کے وہ اصحاب جنہوں نے وہ گوشت کھایا تھا، وہ فوت ہو گئے اور رسول پاک ﷺ نے اس گوشت کے کھانے کی وجہ سے کندھوں کے درمیان بچنے لگوائے۔ آپ ﷺ کو ابو ہند نے سینک اور چھری کے ساتھ بچنے لگائے جو انصار کی بنی میاضہ کا آزاد کردہ غلام تھا (ابوداؤد جلد سوم، کتاب الدیات، حدیث نمبر 1095، ص 395، مطبوعہ فرید بک لاہور)

تیز آندھی کو منافق کی موت کے لئے بھیجا گیا

(102)..... حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سرور کونین ﷺ ایک سفر سے واپس تشریف لا رہے تھے۔ جب آپ ﷺ مدینہ منورہ کے قریب پہنچے تو اتنی تیز آندھی چلی کہ سوار شخص بھی (ریت میں) دفن ہونے کے قریب پہنچ جاتے۔ نبی رحمت ﷺ نے فرمایا۔ اس آندھی کو کسی منافق کی موت کے لئے بھیجا گیا ہے۔ جب آپ ﷺ مدینہ منورہ پہنچے (تو پتہ چلا) کہ منافقین کا ایک سرغنہ مر گیا ہے (مسلم شریف جلد سوم، کتاب صفات المنافقین و احکامہم، حدیث 6911، ص 591، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور)

نگاہ نبوت نے جہنمی کو جان لیا

(103)..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ ہم نبی رحمت ﷺ کے ہمراہ غزوہ حنین میں شریک تھے۔ آپ ﷺ نے مسلمان کہلانے والے ایک شخص کے بارے میں فرمایا، یہ جہنمی ہے۔ جب جنگ شروع ہوئی تو وہ شخص بڑی بے جگری سے لڑا اور

زخمی ہو گیا۔ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کی گئی۔ کچھ دیر پہلے آپ ﷺ نے جسے جہنمی قرار دیا تھا۔ وہ آج بڑی بے جگری سے لڑتے ہوئے مرا ہے تو رسول پاک ﷺ نے فرمایا وہ جہنم میں پہنچا ہے۔ بعض حضرات اس بارے میں حیرانگی کا شکار ہوئے۔ اسی دوران پتہ چلا کہ وہ شخص ابھی مرا نہیں ہے بلکہ شدید زخمی ہے۔ رات کے وقت اس نے زخموں کی شدت سے تنک آ کر خودکشی کر لی۔

جب سرور کونین ﷺ کو اس کی اطلاع ملی تو آپ ﷺ نے فرمایا اسی لئے (میں نے اسے جہنمی قرار دیا تھا) اللہ اکبر! میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ میں اللہ تعالیٰ کا خاص بندہ اور اس کا رسول ﷺ ہوں پھر آپ ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ لوگوں میں یہ اطلاع کر دیں، جنت میں صرف مسلمان داخل ہوں گے اور بعض اوقات اللہ تعالیٰ کسی گنہ گار کے ذریعے بھی اس دین کی مدد کرتا ہے (مسلم، جلد اول، کتاب الایمان، حدیث 213، ص 130، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور)

میں ہر شخص کو جانتا ہوں

(104)..... امام طبرانی اور امام ضیاء مقدسی نے حضرت حذیفہ بن اسید رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ رسول پاک ﷺ بچپلی رات میری تمام امت اس حجرہ کے پاس مجھ پر پیش نہ گئی حتیٰ کہ میں ان میں سے ہر شخص کو اس سے کہیں زیادہ پہچانتا جانتا ہوں جو تم اپنے کسی دوست اور ساتھی کو جانتے ہو۔

میں کائنات کو ہاتھ کی ہتھیلی کی طرح دیکھ رہا ہوں

(105)..... امام طبرانی نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کیا کہ رسول پاک ﷺ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے میرے لئے دنیا اس طرح آشکار کر دی ہے کہ میں اسے اور اس میں تاقیامت ہونے والے معاملات کو اس ہتھیلی کی طرح دیکھ رہا ہوں۔

سب سے پہلے آقا و مولیٰ ﷺ شفاعت فرمائیں گے

(106)..... حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں۔ میں نے نبی اکرم نور محمد ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا میرے رب نے مجھ سے وعدہ فرمایا کہ میری امت سے ستر ہزار افراد کو بغیر حساب اور عذاب کے جنت میں داخل فرمائے گا۔ ہر ہزار کے ساتھ ستر ہزار اور ہوں گے اور میرے رب کی مٹھیوں (جیسا اس کے شایان شان ہے) سے تین مٹھیاں (مزید ہوں گے) یہ حدیث صحیح ہے (ترمذی، جلد دوم، ابواب صفۃ القیامہ، حدیث 329، ص 142، مطبوعہ فرید بک لاہور)

سرور کونین ﷺ کی ثناء خواں کو دعا

(108)..... سیدنا عمر رضی اللہ عنہ، حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے اور حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ مسجد میں اشعار پڑھ رہے تھے تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت حسان رضی اللہ عنہ کی طرف نظر فرمائی۔ حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ میں نے تو اس وقت بھی مسجد میں اشعار پڑھے ہیں جب تم میں بہترین ہستی موجود تھی (یعنی حضور ﷺ کی ذات گرامی) پھر حضرت حسان نے جناب ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھا اور فرمایا۔ کیا تم نے سرکارِ دو عالم ﷺ سے نہیں سنا (جب میں آپ ﷺ کی نعت شریف وغیرہ کے اشعار آپ کی خدمت میں پڑھتا تھا تو آپ ﷺ فرماتے تھے) یا اللہ عزوجل میری طرف سے قبول فرما۔ اے اللہ تعالیٰ! روح القدس (جبریل علیہ السلام) کے ساتھ ان کی مدد فرما۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ ہاں (سنن نسائی، جلد اول، باب الرخصة فی انشاء الشعر الحسن فی المسجد، حدیث نمبر 719، ص 219، مطبوعہ فرید بک لاہور)

محبت رسول نے محبوب کا نام مٹانا گوارا نہ کیا

(109)..... حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ حدیبیہ کے دن،

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے رسول پاک ﷺ اور مشرکین کے درمیان صلح کا معاہدہ تحریر کیا اور اس میں یہ لکھا۔ یہ معاہدہ حضرت محمد ﷺ کر رہے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ قریش نے اعتراض کیا۔ آپ ﷺ "اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ" نہ لکھیں کیونکہ اگر ہم یہ اعتراف کر لیں کہ آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ ہیں تو ہم آپ ﷺ کے ساتھ جنگ ہی نہ کریں۔ نبی کریم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حکم دیا اسے مٹا دو۔ مولیٰ علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی "میں اسے نہیں مٹا سکتا تو نبی اکرم ﷺ نے اپنے دست اقدس کے ذریعہ اسے مٹا دیا (راوی کہتے ہیں) قریش نے جو شرائط مقرر کی تھیں ان میں یہ شرط بھی تھی کہ مسلمان مکہ میں داخل ہونے کے بعد صرف تین دن وہاں قیام کریں گے اور ہتھیار لے کر مکہ میں داخل نہیں ہوں گے۔ البتہ ہتھیار میدان میں ڈال کر آ سکتے ہیں۔

(مسلم، جلد دوم، کتاب الجہاد والسیر، حدیث 4514، ص 669، مطبوعہ شمیم برادرز لاہور)

کھجور کے درخت کا گھچا قدموں میں گر پڑا

(110) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ مجھے کیسے معلوم ہو کہ آپ نبی ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا۔ اگر میں کھجور کے اس درخت کے اس گچے کو بلاؤں تو وہ گواہی دے گا کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں پھر آپ ﷺ نے اسے بلایا تو وہ درخت سے اترنے لگا۔ یہاں تک کہ رسول پاک ﷺ کے پاس آگرا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا واپس ہو جا۔ وہ واپس ہو گیا اور اس اعرابی نے اسلام قبول کر لیا (ترمذی، جلد اول، ابواب المناقب، حدیث نمبر 1562، ص 675، مطبوعہ فرید بک لاہور)

عاشق رسول کے ساتھ رب تعالیٰ نرمی فرمائے گا

(111)..... ادع المسلمی کہتے ہیں۔ میں ایک رات حضور اکرم نور محمد ﷺ کی

نکھبانی کے لئے آیا تو ایک شخص بلند آواز سے قرآن پڑھ رہا تھا۔ اتنے میں حضور ﷺ باہر تشریف لے آئے۔ میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ یہ کیا کار معلوم ہوتا ہے۔ اس کے چند روز بعد اس کا انتقال ہو گیا۔ جب اس کا جنازہ تیار ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا اپنے بھائی کے ساتھ نرمی کرنا۔ اللہ تعالیٰ بھی اس کے ساتھ نرمی کرے گا۔ کیونکہ اللہ اور رسول
حضور ﷺ سے محبت رکھتا ہے۔ لوگوں نے اس کی قبر کھودی۔ آپ ﷺ نے فرمایا قبر کشادہ کرو۔ اللہ تعالیٰ اس پر کشادہ کرے گا۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ کو اس کا بہت غم ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا یہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت رکھتا ہے (سنن ابن ماجہ، جلد اول، باب ماجاء فی حضرت القبر، حدیث نمبر 1620، ص 443، مطبوعہ فرید بک اشال لاہور)

سر کا ﷺ کیلئے روئے زمین کو سمیٹ دیا

(112)..... حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم نور مجسم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے میرے لئے تمام روئے زمین کو سمیٹ دیا ہے تو میں نے مشرق کے تمام حصوں اور مغرب کے تمام حصوں کو دیکھ لیا۔ میرے لئے جتنی زمین سمیٹی گئی۔ میری امت کی حکومت وہاں تک ہوگی، مجھے سرخ اور سفید دو خزانے دیئے گئے۔ میں نے اپنے پروردگار سے یہ دعا کی کہ وہ میری امت کو قسط سالی کے ذریعے ہلاک نہ کرے اور ان پر ان کے اپنے علاوہ (باہر کا) کوئی دشمن مسلط نہ کرے جو انہیں تباہ و برباد کرے۔ میرے پروردگار نے فرمایا اے محمد ﷺ! میں جب کوئی فیصلہ کروں تو وہ پورا ہوتا ہے۔ تمہاری امت کے لئے میں تمہیں یہ عطا کرتا ہوں کہ میں انہیں قسط سالی کے ذریعے ہلاک نہیں کروں گا اور نہ ہی ان پر باہر کا دشمن مسلط کروں گا جو انہیں تباہ و برباد کر دے اگرچہ ان کے خلاف روئے زمین کے تمام لوگ اکٹھے ہو جائیں البتہ (تمہاری امت کے افراد) آپس میں ایک دوسرے کو ہلاک کریں گے اور ایک دوسرے کو قید کریں گے (مسلم شریف،

جلد سوم، کتاب الفتن و اشراط الساعۃ، حدیث 7128، ص 654، مطبوعہ شبیر برادرز (لاہور)

نگاہ مصطفیٰ ﷺ نے عذاب قبر اور اسباب کو ملاحظہ فرمالیا

(113)..... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ نبی اکرم نور مجسم ﷺ دو قبروں کے پاس سے گزرے تو فرمایا کہ ان دونوں کو عذاب دیا جا رہا ہے اور کسی بڑے گناہ پر عذاب نہیں دیئے جا رہے۔ یہاں تک اسکا تعلق ہے تو یہ پیشاب کی چھینٹوں سے احتیاط نہیں کرتا تھا اور وہ چغل خوری کرتا پھرتا تھا۔ پھر آپ ﷺ نے مجبور کی ایک ترشہنی منگوئی اور چیر کر اس کے دو حصے کئے، ایک حصہ اس قبر پر اور دوسرا حصہ اس قبر پر گاڑ دیا اور فرمایا کہ جب تک یہ خشک نہ ہوں۔ شاید ان دونوں کے عذاب میں کمی ہوتی رہے۔ ہٹا دے فرمایا کہ پاک کرنے کی جگہ کو پاک نہیں کرتا تھا (ابوداؤد، جلد اول، کتاب الطہارت، حدیث نمبر 20، ص 68، مطبوعہ فرید بک لاہور)

ابتداء خلق سے لیکر دخول جنت و دوزخ تک کے احوال

(114)..... امام بخاری نے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے نقل کیا۔ رسول پاک ﷺ نے ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا اور ہمیں ابتداء خلق سے لے کر اہل جنت کے دخول جنت اور اہل دوزخ کے دخول دوزخ تک کے احوال بیان فرمادیئے۔ اسے یاد رہا جس نے یاد رکھا اور اسے بھول گیا جس نے اسے بھلا دیا۔

☆ امام بخاری و مسلم نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا رسول پاک ﷺ نے خطبہ دیا اور قیامت قائم ہونے تک ہونے والی کسی شے کو نہیں چھوڑا، یعنی تمام کو بیان فرمایا، جس نے یاد رکھا اسے یاد رہا اور جس نے نہ جانا اسے علم نہ رہا۔

قیامت تک ہونے والے واقعات سے آگاہ فرمایا

(115)..... صحیح مسلم میں حضرت عمرو بن اخطب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک

دن رسول پاک ﷺ نے ہمیں نماز فجر پڑھائی اور ہمیں ظہر تک خطبہ دیا۔ پھر آپ ﷺ منبر سے اترے اور ظہر پڑھائی پھر عصر تک خطبہ دیا پھر اتر کر عصر پڑھائی پھر مغرب تک خطبہ دیا اور اس میں قیامت تک ہونے والے واقعات سے ہمیں آگاہ فرمایا ہم میں سے جو زیادہ عالم تھا اس نے اسے زیادہ محفوظ رکھا۔

قیامت تک ہونے والے ہر معاملہ کی اطلاع دے دی

(116)..... امام ابو داؤد نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا اللہ کی قسم! میں نہیں جانتا میرے دوست بھول گئے یا بھلا دیے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی قسم! رسول پاک ﷺ نے اہتمام دنیا تک ہر قسم کے سربراہ کا نام، اس کے والد کا نام اور اس کے قبیلہ کا نام بتا دیا اور اس میں سے کسی کو ترک نہیں فرمایا۔

امتوں کا آپ ﷺ پر پیش کرنا

(117)..... امام بخاری و مسلم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔ رسول اعظم ﷺ نے فرمایا مجھ پر امتیں پیش کی گئیں۔ میں نے ایک نبی کو دیکھا جن کے ساتھ دس سے بھی کم امتی تھے۔ ایک نبی کے ساتھ ایک آدمی اور کسی کے ساتھ دو اور کسی کے ساتھ کوئی بھی امتی نہ تھا۔ اچانک میرے سامنے بہت بڑی جماعت کو لایا گیا۔ میں نے خیال کیا شاید یہ میرے امتی ہیں۔ مجھے بتایا گیا کہ یہ موسیٰ علیہ السلام اور ان کی امت ہے لیکن اے نبی تم اپنی طرف دیکھو، دیکھا تو اس طرف بھی انبؤہ کثیر تھا، فرمایا گیا یہ تمہاری امت ہے اور ان کے ساتھ ستر ہزار آدمی بلا حساب و عذاب جنت میں داخل ہوں گے۔

یمن میں موجود غلام کے حالات سے باخبر

(118)..... حضرت اسیر بن جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اہل کوفہ و فدک محل میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ان میں ایک ایسا شخص تھا جو حضرت

اولیں قرنی رضی اللہ عنہ کے ساتھ مذاق کیا کرتا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا۔ کیا یہاں قرن کا رہنے والا کوئی شخص ہے؟ وہ شخص آگے بڑھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے کہ تمہارے پاس یمن سے ایک شخص آئے گا جس کا نام ”اولیں“ ہوگا۔ یمن میں اس کی صرف والدہ ہوگی۔ وہ برص کی بیماری کا شکار ہوگا اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کے (برص کے نشانات) کو ختم کر دے گا اور صرف ایک دینار (یا شاید فرمایا تھا) ایک درہم جتنا نشان رہ جائے گا۔ تم میں سے جو شخص اس سے ملے وہ اس سے اپنے لئے مغفرت کی دعا کروائے (مسلم شریف، جلد سوم، کتاب فضائل الصحابہ، حدیث 6365، ص 409، مطبوعہ شبیر برادرزلاہور)

جو میں دیکھتا اور سنتا ہوں، وہ تم نہیں دیکھتے سنتے

(119)..... حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ میں وہ باتیں دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے اور میں وہ باتیں سنتا ہوں جو تم نہیں سنتے۔ آسمان چڑچڑا رہا ہے کیونکہ اس میں بالشت بھر بھی جگہ ایسی نہیں جہاں فرشتے کا سر جگہ میں موجود نہ ہو۔ خدا تعالیٰ کی قسم! اگر تم بھی وہ باتیں جان لو جو میں جانتا ہوں تو تم کم ہنسو اور زیادہ روؤ، حتیٰ کہ عورتوں سے محبت میں بھی تمہیں مزہ نہ آئے اور تم شور و فریاد کرتے ہوئے صحرا کو نکل جاؤ۔ خدا تعالیٰ کی قسم! میری یہ خواہش ہے کہ میں ایک درخت ہوتا جسے جڑ سے کاٹ کر پھینک دیئے (سنن ابن ماجہ، جلد دوم، باب الحزن والباکاء، حدیث نمبر 1993، ص 557، مطبوعہ فرید بک لاہور)

دعوت جابر رضی اللہ عنہ

(120)..... حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ سرور کائنات ﷺ کی یہ عادت تھی کہ اگر کوئی دعوت پر بلاتا تو آپ ﷺ روزہ فرماتے۔ ایک دن آپ ﷺ کو حضرت

جابر رضی اللہ عنہ نے دعوت دی تو آپ ﷺ نے فرمایا۔ فلاں دن آنا۔ جب مقررہ دن آیا تو آپ ﷺ، حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے گھر تشریف لے گئے۔

انہوں نے رسول پاک ﷺ کو دیکھا تو بہت مسرور ہوئے۔ اور خوشی و شادمانی کے عالم میں مٹک آمیز پانی کا چمڑکاؤ کیا اور شاداں و فرحاں آپ ﷺ کے پاس آئے اور آپ ﷺ کو اندر تشریف لانے کے لئے عرض کیا۔ آپ ﷺ اندر آئے تو حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بکری کا بچہ ذبح کیا اور پھر اچھے پکانے کا بندوبست کرنے لگے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے دو بیٹے تھے۔ بڑے نے چھوٹے سے کہا آج تھے بتاؤں۔ ہمارے والد نے مجھے کو کس طرح ذبح کیا۔ اس نے چھوٹے کو زمین پر لٹا کر اس کے گلے پر چھری چلا دی اور نادانی میں اسے ذبح کر دیا۔ جب حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی بیوی نے اسے دیکھا تو دوڑ کر اس کی طرف آئی لیکن وہ خوف کے مارے مکان کی چھت پر چڑھ گیا۔ ماں اس کے پیچھے پیچھے آ رہی تھی جس کے خوف سے ڈر کر بچہ چھت سے گر گیا اور گرتے ہی جاں بحق ہو گیا۔

اس صابرہ عورت نے اس واقعہ پر قطعاً رونا دھونا نہ کیا بلکہ مبرا اختیار کیا۔ مبادا حضور ﷺ کی طبیعت اس واقعہ کو سن کر خنجر ہوگی۔ اس نے دونوں بچوں پر ایک کپڑا ڈال دیا اور کسی کو اس حادثہ کی خبر نہ ہونے دی۔ کھانا پکا کر حضور ﷺ کے سامنے رکھا گیا تو حضرت جبریل علیہ السلام حاضر ہوئے اور بتایا کہ رب تعالیٰ فرماتا ہے کہ جابر رضی اللہ عنہ کو کہیں کہ اپنے دونوں بیٹوں کو لائیں تاکہ آپ ﷺ کے ساتھ کھانا کھائیں۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو حکم ملا تو فوراً گھر گئے اور پوچھا کہ دونوں بچے کہاں ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ کہیں باہر ہیں۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے آ کر اطلاع دی وہ اس وقت موجود نہیں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ ان کے ساتھ کھانا کھایا جائے۔ جب اس صابرہ شاکرہ بی بی سے دوبارہ پوچھا گیا تو اس نے رو کر بچوں کی لاشوں سے کپڑا اٹھا کر واقعہ کہہ سنایا۔

دونوں روتے روتے سرور کو نین ﷺ کے قدموں میں گر گئے۔ سارے گھر میں کہرام مچ گیا۔ حضرت جبریل علیہ السلام نے آ کر عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! آپ ان بچوں کی لاشوں پر کھڑے ہو کر دعا کریں۔

آنحضرت ﷺ تشریف لائے اور بچوں کے لئے دعا فرمائی کہ یکا یک مردہ بچے زندہ ہو گئے (شواہد النبوت)

پاؤں کی ٹھوکر سے چشمہ جاری ہو گیا

(121)..... حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سید عالم نور محمد ﷺ ایک دفعہ اپنے چچا ابوطالب کے ساتھ مقام ذی الجواز میں تھے۔ یہ مقام عرفہ سے تین میل کے فاصلے پر ہے اور یہاں ہر سال منڈی لگتی تھی۔ ابوطالب کو پیاس لگی تو انہوں نے سرور کائنات ﷺ سے کہا۔ اے بیٹے! میں پیاسا ہوں اور میرے پاس پانی نہیں ہے۔ یہ سن کر حضور ﷺ اپنی سواری سے اترے اور اپنا پاؤں مبارک زمین پر مارا تو زمین سے پانی نکلنے لگا۔ فرمایا اے چچا! پانی پی لو (ابن سعد، ابن عساکر، شفاء شریف، ذرقانی جلد 5 ص 170)

یہ قدم مبارک کا اثر تھا کہ زمین نے قدم کے اشارے کو پا کر پانی کا چشمہ بہا دیا۔ ابوطالب کہتے ہیں کہ میں نے سیر ہو کر پانی پیا۔ جب میں پی چکا تو آپ ﷺ نے اسی جگہ پر (جہاں سے پانی نکل رہا تھا) اپنا مبارک قدم رکھ کر دبا یا تو پانی بند ہو گیا (ابن عساکر، ابن سعد)

بھینٹ پیے کا یہودی کو دعوت اسلام

(122)..... مدینہ منورہ کے کسی مقام پر ایک چرواہا اپنی بکریاں چرا رہا تھا کہ اچانک ایک بھینٹ یا آیا بکریوں کے ریوڑ میں گھس کر ایک بکری کا شکار لے بھاگا۔ چرواہے نے

دیکھا تو اس بھیڑیے کا تعاقب کیا اور اس سے بکری چھڑائی۔

بھیڑیے نے جب دیکھا کہ میرا شکار مجھ سے چھین لیا گیا ہے تو ایک ٹیلے پر چڑھ کر فصیح زبان میں کہنے لگا۔ میاں چرواہے! اللہ تعالیٰ نے مجھے رزق دیا تھا مگر انفسوں! کہ تم نے مجھ سے چھین لیا۔ چرواہے نے جب ایک بھیڑیے کو کلام کرتے ہوئے دیکھا تو حیران ہو کر بولا۔ تعجب ہے کہ ایک بھیڑیا بھی کلام کرتا ہے۔

بھیڑیے نے پھر کلام کیا اور کہا اور اس سے بھی زیادہ تعجب والی بات تو یہ ہے کہ مدینہ منورہ میں ایک ایسا وجود موجود ہے جو تمہیں جو کچھ ہو چکا ہے اور جو کچھ آئندہ ہونے والا ہے۔ ان سب اگلی پچھلی باتوں کی خبر دیتا ہے۔ مگر تم اس پر ایمان نہیں لاتے۔

چرواہا جو یہودی تھا، بھیڑیے کی اس گواہی کو سن کر بڑا متاثر ہوا

(مشکوٰۃ شریف، ص 533)

ہرنی کی بارگاہ رسالت میں عرض گزاری

(123)..... طبرانی شریف کی حدیث ہے کہ ایک جنگل کی ہرنی کسی شکاری کے جال میں پھنس گئی اور رحمۃ اللعالمین ﷺ بھی سے گزرے تو حضور ﷺ نے سنا کوئی پکارنے والا آپ ﷺ کو پکار رہا ہے اور کہہ رہا ہے یا رسول اللہ ﷺ! حضور ﷺ نے توجہ فرمائی تو ہرنی جال میں پھنسی ہوئی نظر آئی اور وہی پکار رہی تھی۔

حضور ﷺ آگے بڑھے اور فرمایا تمہاری کیا حاجت ہے؟ ہرنی نے عرض کیا۔ حضور ﷺ! میرے دو بچے ہیں۔ میں انہیں دودھ پلانے جا رہی تھی کہ اس جال میں پھنس گئی۔ حضور ﷺ! میرے بچے میری راہ دیکھ رہے ہوں گے۔ آپ رحمت عالم ہیں اور میں بھی مستحق ہوں۔ مجھ پر رحم فرمائیے اور تھوڑی دیر کے لئے اپنی ضمانت پر مجھے اس جال سے رہا کر دیجئے تاکہ میں اپنے بچوں کو دودھ پلا آؤں۔ یا رسول اللہ ﷺ دودھ پلا کر پھر واپس آ جاؤں گی۔

حضور ﷺ نے فرمایا اچھا جا! اور بچوں کو دودھ پلا اور دیکھ دودھ پلا کر جلدی واپس آ جانا۔ ہرنی نے عرض کیا۔ بہت اچھا حضور! اور چلی گئی۔ حدیث کے الفاظ ہیں۔ ہرنی گئی اور بچوں کو دودھ پلا کر پھر واپس آ گئی۔

دوستو! جانور جال سے چھوٹ کر پھر اس راہ سے بھی کنارہ کرتے ہیں مگر اللہ رے سلطنت مصطفیٰ ﷺ کہ ہرنی کی یہ تاب نہیں کہ وہ حکم سرکار پا کر واپس نہ آئے۔ وہ ہرنی گئی اور پھر واپس آ گئی۔ شکاری نے معجزہ دیکھا تو حیران رہ گیا۔ حضور ﷺ نے پھر اس شکاری سے فرمایا اب تم اس ہرنی کو چھوڑ دو۔ شکاری نے کہا بہت اچھا اور ہرنی کو چھوڑ دیا۔

ہرنی دوڑتی ہوئی نکل گئی اور یہ کہتی گئی کہ میں گواہی دیتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور آپ، اللہ کے رسول ہیں (حجۃ اللہ علی العالمین، ص 461)

سبز رنگ کے کپڑے پر کلمہ طیبہ

(124)..... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ہم رسول پاک ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے کہ ایک پرندہ آیا جس کے منہ میں سبز رنگ کا موتی تھا۔ اس نے وہ نیچے ڈالا تو رسول پاک ﷺ نے اسے اٹھالیا۔ اس موتی میں سبز رنگ کا ایک کپڑا تھا جس پر زرد رنگ سے تحریر تھا ”لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ“ (حجۃ اللہ علی العالمین)

رومال آگ میں جلنے سے محفوظ رہا

(125)..... حضرت عباد بن عبد الصمد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم ایک روز حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے گھر گئے۔ انہوں نے اپنی لونڈی سے فرمایا۔ دسترخوان لاؤ۔ ہم کھانا کھائیں گے۔ اس نے لا کر بچھا دیا۔ فرمایا کہ رومال بھی لاؤ۔ وہ ایک رومال لے آئی جو کہ سیلا تھا۔ فرمایا اس کو تنور میں ڈال دے۔ اس نے تنور میں ڈال دیا جس میں آگ بھڑک رہی تھی۔ تھوڑی دیر کے بعد جب اسے نکالا گیا تو وہ ایسا سفید تھا جیسا کہ دودھ۔

ہم نے حیران ہو کر کہا کہ یہ کیا راز ہے؟ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ وہ رومال ہے جس سے حضور اکرم نور مجسم ﷺ اپنے منہ مبارک کو صاف کیا کرتے تھے۔ جب یہ میلا ہو جاتا ہے تو ہم اس کو اسی طرح آگ میں دھولیتے ہیں جس سے میل اور چکناہٹ مل جاتی ہے مگر کپڑا نہیں جل، نہ خراب ہوتا ہے کیونکہ جو چیز انبیاء کرام علیہم السلام کے چہروں پر سے گزرے، آگ اسے نہیں جلاتی

(خصائص الکبریٰ، شواہد النبوت ص 235)

لعاب دہن کی برکت سے پینائی لوٹ آئی

(126)..... حضرت حبیب بن فدیك رضی اللہ عنہ کہیں جا رہے تھے کہ ان کا پاؤں اتفاقاً ایک زہریلے سانپ کے انڈے پر پڑ گیا اور وہ پس گیا اور اس کے زہر کے اثر سے حضرت حبیب بن فدیك رضی اللہ عنہ کی آنکھیں بالکل سفید ہو گئیں اور پینائی جاتی رہی۔ یہ حال دیکھ کر ان کے والد بہت پریشان ہوئے اور انہیں لے کر سرور کائنات ﷺ کی خدمت میں پہنچے۔ حضور ﷺ نے سارا قصہ سن کر اپنا لعاب مبارک ان کی آنکھوں میں ڈالا تو حضرت حبیب بن فدیك رضی اللہ عنہ کی آنکھیں فوراً روشن ہو گئیں اور انہیں نظر آنے لگا۔

راوی کا بیان ہے کہ میں نے خود حضرت فدیك رضی اللہ عنہ کو دیکھا۔ اس وقت ان کی عمر اسی سال کی تھی اور آنکھیں تو ان کی بالکل سفید تھیں مگر حضور ﷺ کے لعاب دہن کے اثر سے نظراتی تیزی کی سوئی میں دھا کہ ڈال لیتے تھے (خصائص الکبریٰ، دلائل النبوت، ص 167، کتاب الشفاء، مدارج النبوت)

چار سو صحابہ نے کھجوریں تناول فرمائیں

(127)..... امام احمد، امام طبرانی اور امام بیہقی نے حضرت نعمان بن مقرن رضی اللہ

عنہ سے روایت کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ ہم قبیلہ مزینہ اور حمینہ کے چار سو افراد بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے۔ آپ ﷺ نے ہم کو اسلام کی دعوت دی پھر فرمایا۔ اے عمر رضی اللہ عنہ! ان کو زور اوراہ دو۔ انہوں نے عرض کیا۔ میرے پاس بقیہ کھجوروں کے علاوہ اور کچھ نہیں ہے۔ آپ ﷺ نے دوبارہ فرمایا۔ اے عمر رضی اللہ عنہ! انہیں زور اوراہ دو۔

آپ ﷺ کا یہ حکم سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک بورا کھولا۔ اس میں سے چار سو سواروں کو زور اوراہ دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا لو کھاؤ۔ تو ہر آدمی نے اپنی حاجت کے مطابق کھایا۔

راوی کہتے ہیں کہ میں سب سے آخر میں زور اوراہ لینے والا تھا۔ جب میں نے پلٹ کر بورے کی طرف دیکھا تو اس میں سے ایک کھجور بھی کم نہیں ہوئی تھی۔

(طبرانی، حجة اللہ علی العالمین، خصائص الکبریٰ)

جانور تعظیم کے لئے کھڑے ہو جاتے

(128)..... ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ فرماتی ہیں کہ نبی رحمت ﷺ کے بعض گھروالوں نے کچھ جانور رکھے ہوئے تھے۔ جب نبی کریم ﷺ باہر نکلتے تو وہ آپ ﷺ کو دیکھ کر خوشی سے اچھلنے کودنے لگے اور جو نبی انہیں آپ ﷺ کا آمد کا احساس ہوتا (کہ آپ ﷺ تشریف لارہے ہیں) تو وہ گھٹنوں کے بل کھڑے ہونے لگتے (دلائل النبوت)

ہر نی کا ادب رسول ﷺ

(129)..... ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ میں ایک دن حضور ﷺ کی قبر انور پر حاضر ہوا تھا کہ مسجد میں ایک ہر نی آگئی اور قبر انور کے سامنے ہو کر اس نے اپنا سر جھکا دیا۔ گویا حضور ﷺ کو سلام عرض کر رہی تھی۔

سلام عرض کرنے کے بعد پھر پیٹھ کے بغیر اٹھ پاؤں مسجد سے نکل گئی اور اپنی پیٹھ قبر انور کی طرف نہ ہونے دی۔ وہ بزرگ فرماتے ہیں۔ یہ ہرٹی یقیناً اس ہرٹی کی اولاد میں سے تھی جسے حضور ﷺ نے جال سے آزاد کرایا تھا (نہمہ الجالس)

غمنوار امت ﷺ سے چڑیا کی فریاد

(130)..... بہت سی حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں حضور اکرم نور مجسم ﷺ کے ہمراہ تھے، پھر ہمارا ایک درخت سے گزر ہوا جس میں چڑیا کے بچے تھے۔ ہم نے ان بچوں کو اٹھالیا۔ ہم نے دیکھا کہ وہ چڑیا کے ارد گرد بھرنے لگی (یعنی فریاد کرنے لگی)

حضور کریم ﷺ نے فرمایا۔ اس چڑیا کے بچوں کو کس نے تکلیف پہنچائی؟ ہم نے عرض کیا، ہم نے۔ ارشاد فرمایا۔ اس کے بچے واپس کر دو (خصائص الکبریٰ، جلد 2، ص 63)

حضور ﷺ کا سایہ نہ پڑتا تھا

(131)..... حضور ﷺ کے قامت زیبا کا سایہ نہ تھا کیونکہ آپ ﷺ کا جسم اطہر ایسا لطیف و نفیس تھا کہ اس میں کسی قسم کی عصری اور مادی کثافت نہ تھی۔ بلاشبہ آپ ﷺ کا جسم اقدس مادی کثافتوں سے پاک تھا۔

امام نسفی فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کیا۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کا سایہ زمین پر نہ ڈالا کہ کوئی شخص اس پر پاؤں نہ رکھ دے (تفسیر مدارک، ص 321)

امام قاضی عیاض علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کے جسم اقدس کا سایہ اس لئے نہ تھا کہ آپ سر اپا نور تھے (کتاب الشفاء، جلد اول، ص 522)

عظیم محدث امام زرین علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔ غلبہ نور کی وجہ سے آپ ﷺ کے جسم

اطہر کا سایہ دھوپ اور چاندنی میں دکھائی نہیں دیتا تھا (ذرقانی جلد 4، ص 220)

جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا ہے کہ آپ ﷺ سر اپا نور تھے لیکن لوگوں کی رہنمائی کے لئے لباس بشریت میں تشریف لائے لیکن اس بشریت طیبہ پر بھی نور کا غلبہ تھا۔ اس غلبہ کا اظہار رسالت مآب ﷺ کے اس ارشاد عالی سے بھی ہوتا ہے جس میں آپ ﷺ نے انبیاء کرام علیہم السلام کے اجسام کو اہل جنت کی ارواح کی مانند قرار دیا۔

آپ ﷺ کا ارشاد ہے۔ ہم انبیاء ہیں۔ ہمارے اجسام اہل جنت کی ارواح کی مانند بنائے گئے ہیں (ذرقانی علی المواہب)

سر کا ﷺ نے ایذا پہنچانے والے کو بھی عطا کر دیا

(132)..... حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ میں سرور کائنات ﷺ کے ہمراہ پیدل جا رہا تھا۔ حضور ﷺ اس وقت خیرانی چادر موٹی کنارے کے پہنچے تھے۔ ایک دیہاتی آپ ﷺ اور چادر پکڑ کر اتنی زور سے کھینچی کہ حضور ﷺ کی گردن کے ایک طرف چادر کی کنارے کا نشان پڑ گیا۔

اس کے بعد کہنے لگا اے محمد ﷺ! جو خدا تعالیٰ کا مال تیرے پاس ہے۔ اس میں سے مجھے بھی کچھ دینے کا حکم دے دے۔ سرور کونین ﷺ نے اس کی طرف رخ پھیرا اور ہنس دیئے پھر کچھ عطا فرمانے کا حکم دیا (بخاری شریف و مسلم شریف)

درویش شریف کا پرچہ

(133)..... حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ قیامت کے دن حضرت آدم علیہ السلام عرش الہی کے پاس سبز لباس پہنے ہوئے اپنی اولاد میں سے جنت و دوزخ کی طرف جانے والوں کو ملاحظہ کرتے ہوں گے۔ یکا یک آپ علیہ السلام کی نگاہ ایک مسلمان پر پڑے گی۔ جسے ملائکہ دوزخ کی طرف کھینچتے ہوئے لے جاتے ہوں گے۔

حضرت آدم علیہ السلام بے چین ہو کر پکاریں گے۔ اے اللہ! ادھر آئے دیکھئے یہ آپ ﷺ کی امت کا شخص ہے جسے ملائکہ جہنم میں لئے جا رہے ہیں۔

آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ میں آدم علیہ السلام کی آواز سن کر ملائکہ سے کہوں گا۔ اے میرے رب کے سپاہیو! ذرا ٹھہر جاؤ، ملائکہ عرض کریں گے کہ ہم خدا تعالیٰ کے حکم کی نافرمانی نہیں کر سکتے۔ آپ ﷺ جناب باری تعالیٰ میں عرض کیجئے۔ یہ سکر آقا کریم ﷺ عرش الہی کی طرف متوجہ ہو کر عرض کریں گے الہی! تو نے مجھ سے وعدہ فرمایا تھا کہ تیری امت کے معاملے میں تجھے ممکن نہ کروں گا۔

ارشاد ہوگا کہ فرشتو ٹھہرو! سرور کائنات ﷺ کی فرمانبرداری کرو اور اس بندے کو میزبان کی طرف لے کر چلیں گے اور شافع محشر ﷺ ایک چھوٹا سا پرچہ نہایت سفید اپنے پاس سے نکال کر میزبان عدالت کے داہنے پلے میں رکھ کر فرمائیں گے۔ ترازو اٹھاؤ۔

اس پرچہ کے ترازو میں رکھتے ہی نیکیاں بھاری اور گناہ ہلکے ہوں گے۔ ایک فرشتہ پکارے گا کہ لو اس کی نجات ہو گئی۔ یہ بخشا گیا۔ اسے جنت میں لے جاؤ۔

یہ عجیب واقعہ دیکھ کر وہ شخص کہے گا کہ اے نیک صورت نیک اخلاق آپ کون ہیں؟ شافع محشر فرمائیں گے کہ میں تیرا نبی محمد ﷺ ہوں اور یہ پرچہ کاغذ کا وہ درود شریف ہے جو تو نے کسی وقت مجھ پر بھیجا تھا۔

(زرقانی شریف، شرح مواہب الدنیہ)

بے ادب کا منہ ٹیڑھا ہو گیا

(134)..... حضرت حکیم بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص

رحمت عالم ﷺ کی مجلس میں بیٹھا کرتا تھا اور جب رسول پاک ﷺ کچھ ارشاد فرماتے تو وہ اپنا منہ ٹیڑھا کرتا۔ سرور کائنات ﷺ نے دیکھ لیا تو اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی زبان پر یہ جملہ جاری کر دیا ”تو ایسا ہی ہوجا“ پھر اس گستاخ و بے ادب کا منہ مرتے دم تک سیدھا ہوا

ہی نہیں (خصائص الکبریٰ)

دعاء محمد ﷺ سے مولیٰ علی رضی اللہ عنہ کی

سردی و گرمی سے حفاظت

(135)..... حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ ایک بار میرے پاس مسجد (کوفہ) کے لوگ اکٹھے ہو گئے اور کہنے لگے۔ ہم نے امیر المومنین مولیٰ علی رضی اللہ عنہ سے ایسی چیز دیکھی ہے جو ہمارے لئے بڑی تعجب خیز ہے۔ میں نے کہا، کیا ہے؟ کہنے لگے آپ ہمارے پاس سخت سردی میں تشریف لاتے تو صرف ایک تہ بند اور چادر زیب تن ہوتی ہے اور گرمی میں آپ روٹی سے بھری ہوئی شیردانی پہنے تشریف لے آتے ہیں (انہیں سردی محسوس ہوتی ہے نہ گرمی)

میں گھر گیا اور اپنے والد سے اس کا تذکرہ کیا تو وہ حضرت مولیٰ علی رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور عرض کیا کہ لوگ آپ کے متعلق بڑی حیران کن چیز محسوس کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کیا ہے وہ؟ انہوں نے کہا کہ آپ کا لباس۔

آپ نے مجھے فرمایا۔ کیا تم اس وقت ہمارے ساتھ نہ تھے۔ جب نبی کریم ﷺ نے مجھے (میدان خیبر میں) بلایا تھا جبکہ میری آنکھیں خراب تھیں تو آپ ﷺ نے اپنی ہتھیلیوں میں لعاب مبارک ڈالا پھر انہیں میری آنکھوں پر مل دیا اور فرمایا۔

اے اللہ تعالیٰ! اس سے گرمی اور سردی کا اثر دور کر دے۔

تو اس خدا کی قسم! جس نے رسول رحمت ﷺ کو حق دے کر بھیجا ہے۔ میں نے آج تک کبھی گرمی سے تکلیف محسوس کی ہے، نہ سردی سے تکلیف ہوئی۔

حضرت شہرمد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ میں نے مقام ذی قارن میں مولیٰ علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ سخت سردی میں آپ نے باریک کپڑے پہنے ہوئے تھے۔ آپ اپنے اونٹ کو کھینچ رہے تھے اور آپ کی پیشانی سے پسینہ ٹپک رہا تھا۔ جب میں نے اس کا سبب پوچھا تو

مولیٰ علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ حضور ﷺ کے لعاب مبارک کے اثرات ہیں (سیرت حلبیہ، جلد 2، ص 160، مجمع الزوائد جلد 9، ص 125، خصائص الکبریٰ، جلد اول، ص 252، دلائل النبوة)

مختار نبی ﷺ کے اشارہ پر 360 بت گر گئے

(136)..... امام بخاری، امام مسلم، مسند ابو ار، طبرانی اور مسند ابو یعلیٰ نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ بیت اللہ کے ارد گرد 360 بت تھے۔ ان کو سیدہ کے ساتھ چٹروں میں نصب کیا گیا تھا۔ جب فتح مکہ کے روز حضور اکرم نور مجسم ﷺ مسجد حرام میں داخل ہوئے۔ آپ ﷺ نے صرف ایک چٹری سے ان کی طرف اشارہ فرمایا۔ آپ ﷺ نے ان کو ہاتھ نہیں لگایا۔ آپ ﷺ اپنی زبان سے فرما رہے تھے۔

اور حق آگیا اور باطل مٹ گیا (بنی اسرائیل آیت 81)

آپ ﷺ نے جس بت کے چہرے کی طرف اشارہ کیا۔ وہ پشت کے بل گر پڑا اور جس بت کی پشت کی طرف اشارہ کیا وہ منہ کے بل گر پڑا۔ ان میں سے کوئی بت بھی قائم نہ رہ سکا۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ سید عالم ﷺ اپنا نیزہ ان کے ساتھ مس کر رہے تھے اور اپنی زبان اقدس سے یہ آیت مبارکہ تلاوت فرما رہے تھے۔

جاء الحق وما يبدى الباطل وما يعيده (سورہ سہا آیت 49)

ان دونوں روایتوں کو اس طرح جمع کیا جائے گا کہ آپ ﷺ نے کبھی تو صرف ہاتھ مبارک سے ان کی طرف اشارہ کیا اور کبھی اپنے نیزے سے ان کو مس کیا۔ کبھی آپ ﷺ نے اس آیت کی تلاوت کی اور کبھی اس آیت کی تلاوت فرمائی (حجۃ اللہ علی العالمین، دلائل النبوة)

آقا ﷺ نے دل کی بات جان لی

(137)..... فضالہ بن عیمر نے بظاہر مسلمان بن کر حضور ﷺ کے ساتھ بیت اللہ شریف کا طواف شروع کیا اور یہ خیال دل میں تھا کہ طواف کے دوران موقع پا کر آپ ﷺ کو شہید کر دوں۔ اثنائے طواف جب اسی خیال سے آپ کے قریب ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا۔ کیا تمہارا نام فضالہ ہے؟ کہنے لگے ہاں یا رسول اللہ ﷺ..... آپ ﷺ نے فرمایا تیرے دل میں کیا خیال ہے؟ عرض کیا کچھ نہیں۔ صرف خدا کو یاد کر رہا ہوں۔ سرور کو نبی ﷺ متبسم ہوئے اور فرمایا۔ استغفر اللہ کہ اس جھوٹ پر خدا تعالیٰ سے معافی مانگو پھر آپ ﷺ نے فضالہ کے سینے پر اپنا دست مبارک رکھا تو اس کے دل کی کاپی پلٹ گئی اور فضالہ کا دل بغض نبی ﷺ سے پاک ہو کر محبت رسول ﷺ کا گہوارہ بن گیا۔

حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی قسم! حضور ﷺ نے ابھی میرے سینے سے ہاتھ مبارک اٹھایا ہی تھا کہ کائنات کی کوئی چیز حضور ﷺ سے بڑھ کر مجھے محبوب نہ تھی۔ (الاصابہ جلد سوم، ص 301، سیرت ابن ہشام، ص 417، البدایہ والنہایہ جلد 4، ص 308)

فاختہ کی حضور ﷺ سے گفتگو

(138)..... ایک اعرابی اپنے اوپر چادر ڈالے ہوئے حاضر ہوا اور کہنے لگا۔ آپ میں سے محمد ﷺ کون ہیں؟ یہ ہیں شاداب چہرے والے۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے بتایا تو اعرابی نے آپ ﷺ سے کہا۔ یا محمد ﷺ اگر آپ سچے نبی ہیں تو بتائیے کہ میرے پاس کیا ہے؟ اگر بتادیا تو اسلام قبول کر لو گے؟ یقیناً! اعرابی نے ایمان لانے کا وعدہ کر لیا تو حضور ﷺ نے فرمایا۔

سنو! تم فلاں وادی سے گزر رہے تھے۔ تمہاری نظر فاختہ کے گھونسلہ پر پڑی۔ اس میں

دو بچے تھے۔ تم نے پکڑ لئے۔ جب فاخستہ نے گھونسلہ خالی دیکھا تو وادی میں چاروں طرف اڑنے لگی۔

تمہارے سوا اسے کچھ بھی نظر نہ آیا تو فاخستہ کو یقین ہو گیا کہ بچے تمہارے پاس ہیں۔ اپنے بچوں کی خاطر وہ تمہارے سامنے گر پڑی تو تم نے اسے بھی دبوچ لیا۔ اس وقت دو بچے اور ان کی ماں تینوں تمہارے پاس ہیں۔

یہ سن کر اعرابی نے اپنی چادر اتار دی۔ حضور ﷺ کے ارشاد کے مطابق تینوں پر بندے اس میں موجود تھے پھر کیا تھا۔ اعرابی کلمہ پڑھ کر ایمان لے آیا۔ صحابہ کرام فاخستہ کی مامتا پر متعجب ہوئے تو حضور اکرم نور محمد ﷺ نے فرمایا۔

تم اس پر تعجب کر رہے ہو؟ سنو کہ جب بندے توبہ کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کو اپنے بندوں پر فاخستہ کی مامتا سے بھی زیادہ رحم آ جاتا ہے۔

حضور ﷺ نے اعرابی سے فرمایا کہ وہ فاخستہ اور اس کے بچوں کو آزاد کر دے (مشکوٰۃ)

سر کا علیہ السلام کا زمین سے جنت دیکھنا

(139)..... ابن سعد، ابو عامر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب مدینہ منورہ میں حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کی شہادت کی اطلاع پہنچی تو سرکارِ اعظم ﷺ تھوڑی دیر غمگین رہے اور پھر مسکرانے لگے۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے سبب مسکراہٹ دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ جعفر اپنے بھائیوں کے ساتھ بہشت میں ایک دوسرے کے مقابل تخت پر بیٹھے ہیں۔ یہ دیکھ کر میں مسکرایا (خصائص الکبریٰ)

دستِ مصطفیٰ ﷺ لگنے سے خوشبو کی لپٹیں

(140)..... حضرت عتبہ بن فرقد رضی اللہ عنہ جنہوں نے فاروق اعظم کے عہد مبارک میں موصل کو فتح کیا تھا۔ ان کی بیوی ام عامر بیان کرتی ہیں کہ حضرت عتبہ رضی اللہ عنہ کے

ہاں چار عورتیں تھیں۔ ہم میں سے ہر ایک حضرت عتبہ رضی اللہ عنہ کی خاطر ایک دوسری سے زیادہ خوشبودار رہنے کی کوشش کرتی۔

پھر بھی جو خوشبو حضرت عتبہ رضی اللہ عنہ کے وجود سے آتی، وہ بہت زیادہ ہوتی اور جب وہ لوگوں میں جا بیٹھتا تو لوگ کہا کرتے کہ حضرت عتبہ نامعلوم کہاں سے ایسی خوشبو لاتے ہیں؟ جس سے کوئی خوشبو نہیں ملتی۔ ایک دن ہم نے ان سے پوچھا کہ ہم خوشبو لگانے میں مبالغہ کرتی ہیں اور آپ باوجود خوشبو نہ لگانے کے ہم سے زیادہ خوشبودار رہتے ہیں۔ اس کا سبب کیا ہے؟

حضرت عتبہ رضی اللہ عنہ نے کہا رسول پاک ﷺ کے عہد مبارک میں میرے بدن پر آبلہ ریز تھے (پنسیاں نمودار ہوتیں) میں حضور ﷺ کے حضور حاضر ہوا اور بیماری کی شکایت کی۔ آپ ﷺ نے مجھ سے ارشاد فرمایا کہ کپڑے اتار دے۔ میں نے کپڑے اتار دیئے اور اپنا ستر چھپا کر آپ ﷺ کے آگے بیٹھ گیا۔ آپ ﷺ نے اپنا لعاب دہن شریف اپنے دست مبارک پر ڈال کر میری پشت اور میرے پیٹ پر مل دیا۔ اس دن سے مجھ میں یہ خوشبو پیدا ہو گئی اور میری بیماری دور ہو گئی (خصائص الکبریٰ، جلد 2، ص 84)

مشکل جو سر پر آ پڑی تیرے ہی نام سے ٹلی

(141) ایک شخص دربار رسالت میں حاضر ہوا اور دوسرے شخص کے خلاف دعویٰ کر دیا کہ اس نے میرا اونٹ چوری کر لیا ہے اور دو گواہ بھی لے آیا۔ ان دونوں نے گواہی بھی دے دی۔

حضور ﷺ نے اس کے ہاتھ کاٹنے کا ارادہ فرمایا تو مدعی علیہ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ آپ اونٹ کو حاضر کرنے کا حکم دیجئے۔ پھر اونٹ سے پوچھ لیجئے کہ اصل حقیقت کیا ہے؟ میں اللہ تعالیٰ کی رحمت سے امید کرتا ہوں کہ وہ اونٹ کو بولنے کی قوت عطا فرمائے گا، چنانچہ حضور ﷺ نے اونٹ کو پیش کرنے کا حکم دیا۔ اونٹ آیا۔ حضور ﷺ نے فرمایا! اے اونٹ میں کون ہوں؟ اور یہ ماجرا کیا ہے؟

اونٹ فصیح زبان میں بولا! آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ ہاٹھا یا رسول اللہ ﷺ! اس میرے مالک کا ہاتھ نہ کاٹیں کیونکہ مدعی منافق ہے اور دونوں گواہ بھی منافق ہیں۔ انہوں نے حضور کریم ﷺ کی عداوت اور دشمنی کی بناء پر میرے مالک کا ہاتھ کاٹنے کا منصوبہ بنایا ہے۔

حضور ﷺ نے اونٹ کے مالک سے پوچھا، وہ کون سا عمل ہے، جس کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے تجھے اس مصیبت سے بچالیا ہے؟ عرض کیا۔ حضور میرے پاس کوئی بڑا عمل نہیں، لیکن ایک عمل ہے وہ یہ کہ اعتنائے بغیر آپ ﷺ کی ذات گرامی پر درود پاک پڑھتا رہتا ہوں۔ حضور ﷺ نے فرمایا۔ اس عمل پر قائم رہ۔ اللہ تعالیٰ تجھے دوزخ سے یوں ہی بری کر دے گا جیسے تجھے ہاتھ کاٹ جانے سے بری کیا ہے (سعادة الدارين، ص 137)

سر کا ﷺ کی برکت سے سونے میں اضافہ

(142)..... حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کو حضور ﷺ نے مرنے کے اٹھنے کے برابر سونا عطا فرمایا تھا اور فرمایا کہ اس سے اپنا قرض ادا کرو۔ ان پر یہودیوں کا چالیس اوقیہ سونا قرض تھا۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے عرض کی۔ اس تھوڑے سے سونے سے ان کا قرض کیسے ادا ہوگا؟

حضور ﷺ نے اس سونے کو لیا اور اپنی زبان پر رکھ کر اسے الٹ پلٹ کیا اور فرمایا۔ اب اسے لے لو اور اللہ تعالیٰ اسی کے ذریعے تمہارا قرض اتار دے گا۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اس سونے سے چالیس اوقیہ قرض ادا کیا لیکن ابھی تک میرے پاس اتنا ہی سونا باقی تھا (حجۃ اللہ)

حضور ﷺ کا بعد از وصال اپنی قبر میں نماز پڑھنا

(143) علامہ امام قسطلانی علیہ الرحمہ شارح صحیح بخاری فرماتے ہیں کہ حضور اکرم نور

مجسم ﷺ کے خصائص میں سے ایک یہ بھی ہے کہ آپ ﷺ اپنی قبر مبارک میں زندہ ہیں اور اذان و اقامت کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں اور یہی حال تمام انبیاء کرام کا ہے۔ اسی لئے کہا گیا ہے کہ ان ازواج مطہرات پر عدت نہیں (کیونکہ وہ زندہ ہیں) اور بے شک یہ ثابت ہو چکا ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام حج کرتے اور تلبیہ کہتے ہیں پس اگر تو کہے کہ وہ کس طرح نماز پڑھتے، حج کرتے اور تلبیہ کہتے ہیں اور وہ گھر دار عمل نہیں ہے؟ تو جواب یہ ہے کہ ان کا حال شہداء کی طرح بلکہ ان سے افضل ہے اور شہداء زندہ ہیں اور اپنے رب کے پاس رزق دیئے جاتے ہیں تو اگر وہ حج کریں اور نماز پڑھیں تو کیا بعید ہے (ذرقانی علی المواعظ، جلد 5، ص 332)

ایک دن کے بچے کی رسالت کی گواہی

(144)..... حضرت معتبہ ہامی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں حجۃ الوداع میں تھا۔ میں اپنے گھر گیا تو وہاں رسول پاک ﷺ کو جلوہ افروز دیکھا اور عجیب بات مشاہدہ میں آئی کہ ایک یمامی شخص ایک دن کے بچے کو لایا جو اسی وقت پیدا ہوا تھا۔ رسول پاک ﷺ نے اس بچے سے فرمایا۔ میں کون ہوں؟ اس بچے نے کہا..... آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول محمد ﷺ ہیں۔

اس پر حضور ﷺ نے فرمایا تو نے سچ کہا۔ اللہ تعالیٰ حیرت میں برکت دے۔ اس کے بعد وہ بچہ نہ بولا۔ یہاں تک کہ وہ جوان ہو گیا۔ ہم نے اس بچے کا نام مبارک الیمامہ رکھا (مدارج النبوت جلد اول، شواہد النبوت، دلائل النبوت و مواہب الدنیہ)

روضہ سر کا ﷺ سے اذان کی آواز

(145)..... حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ مسجد نبوی میں محصور ہو گئے تھے۔

جب یزیدی دور میں مدینہ طیبہ میں مظالم ہو رہے تھے۔ باہر سے کسی کو مسجد نبوی میں داخل

نہیں ہونے دیا گیا اور اندر صرف حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ تھے۔ انہیں باہر نہیں نکلنے دیا گیا۔ اس وقت کے متعلق وہ فرماتے ہیں۔

رسول پاک ﷺ کی مسجد میں سوائے میرے اور کوئی بھی نہیں تھا۔ جب بھی نماز کا وقت ہوتا تو حزارانور سے اذان کی آواز سننا (الوقاء الوقاء جلد اول، ص 94، ابو نعیم، دلائل النبوة، الحادوی للفتاویٰ، جلد 2 ص 128، تاریخ الخلفاء)

چند کجوریں پوری جماعت کو کفایت کر گئیں

(146)..... بشر بن سعد رضی اللہ عنہ کی بیٹی فرماتی ہیں کہ میری والدہ نے مجھے کچھ کجوریں دیں تاکہ میں اپنے والد اور ماموں عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کو دوں۔ میں کجوریں لے کر جا رہی تھی کہ حضور ﷺ کو ایک جگہ بیٹھا دیکھا۔ آپ ﷺ نے مجھے اپنے پاس بلایا اور پوچھا تمہارے پاس کیا ہے؟ میں نے جواب دیا۔ تھوڑی سی کجوریں ہیں۔ پھر میں نے دو کجوریں آپ ﷺ کی ہتھیلی پر رکھ دیں۔ آپ ﷺ نے کپڑے کی جھولی میں ڈال لیں اور کسی کو کہا کہ خندق والوں کو بلاؤ کہ سب آئیں۔ جب سب آ گئے۔ سب نے کجوریں کھائیں اور واپس ہوئے۔ یہ تین ہزار افراد تھے مگر ہنوز کجوریں جھولی میں موجود تھیں (شواہد النبوت)

معالج مسلمان ہو کر گیا

(147)..... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص ضحاک نامی (یمن کے قبیلہ) از دشنہ سے مکہ میں آیا تو اس سے بعض لوگوں کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ محمد ﷺ کو جن ہے یا جنوں۔ تو اس نے کہا میں ایسے بیماروں کا علاج اور منتر جانتا ہوں۔ میرے ہاتھ سے بہت لوگ شفا یاب ہوئے ہیں۔ مجھے دکھاؤ وہ کہاں ہیں؟

لوگ اس کو حضور ﷺ کے پاس لے آئے۔ جب وہ حضور اکرم ﷺ کی خدمت

اقدس میں آ کر بیٹھا۔ آپ ﷺ نے اس وقت یہ پڑھا۔

ہم اللہ ہی کی تعریف کرتے ہیں اور اسی سے مدد مانگتے ہیں اور اسی پر ایمان لاتے ہیں اور اسی پر توکل کرتے ہیں۔ نفس کی شرارتوں اور برے اعمال سے اسی کی پناہ مانگتے ہیں جس کو وہ ہدایت دے۔ اس کو کوئی گمراہ نہیں کر سکتا اور جس کو وہ گمراہ کر دے اس کا کوئی ہادی نہیں ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور میں اس کا رسول برحق ہوں۔

ضحاک نے سن کر کہا پھر پڑھیے۔ حضور ﷺ نے دوبارہ پڑھا، ضحاک نے کہا۔

خدا کی قسم! میں بہت سے کانٹوں، ساحروں اور شاعروں کا کلام سن چکا ہوں لیکن ان کلمات کی مثل میں نے نہیں سنی۔ یہ تو معنی ایک بحر زخار اور دریائے بے کنار ہیں۔ اپنا ہاتھ بڑھائیے۔ میں دین اسلام کو قبول کرتے ہوئے آپ کی بیعت کرتا ہوں۔ یہ کہہ کر وہ مسلمان ہو گیا (اور جو اس کو لائے تھے وہ حیران و نادام ہو کر پھر گئے) (خصائص الکبریٰ، جلد 1، ص 134، دلائل النبوت)

ستر حوروں کا انعام

(148)..... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ ایک صاحب جمال یہودی تاجدار مدینہ ﷺ کی مجلس میں آ کر بیٹھا کرتا تھا۔ ایک دن آپ ﷺ نے اسے کہا، اگر اس حسن و جمال کے باوجود بھی تم آتش دوزخ میں جاؤ تو مجھے تاسف ہوگا۔ وہ کہنے لگا۔ میں دوسرے مذہب کی خاطر اپنے دین کو کبھی بھی نہیں چھوڑوں گا۔ دوسرے دن پھر مجلس میں حاضر ہوا تو تاجدار مدینہ ﷺ یہ آیت پڑھ رہے تھے (ترجمہ) حور عین کی مثال لؤلؤ المسکون ہے۔

یہودی نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! آپ کس کی ضمانت لیتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا۔ ستر کی ضمانت لینے کو تیار ہوں۔ وہ اسی وقت اسلام لے آیا۔ اس کا اسلام لانا اتنا اچھا ہوا کہ

جب اس کا وصال ہوا تو تاجدارِ مدینہ ﷺ نے خود اس کی نماز جنازہ پڑھائی۔

جب اسے قبر میں اتارا جا رہا تھا تو حضور ﷺ بھی نیچے اترے اور کافی دیر رہے۔ جب باہر تشریف لائے تو آپ ﷺ کی پیشانی پر پسینہ آیا ہوا تھا اور کندھے سے کپڑا پھٹا تھا۔ حضور ﷺ نے دیر کی وجہ یہ بتائی کہ اتنی حویں اسے پیش کی گئیں کہ ہر ایک کہتی تھی میں اس کے لئے ہوں حتیٰ کہ ان کی تعداد ستر تک پہنچ گئی۔ ہر ایک میرے دامن کو پکڑتی جس کی وجہ سے میرا کپڑا پھٹ گیا (شواہد النبوت)

بارش میں ذرا بھی کپڑے نہ بھیکے

(149)..... ایک صحابی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے مدینہ منورہ میں آکر اسلام قبول کیا۔ حضور ﷺ کی مجلس میں بھی جدا نہ ہوتا تھا۔ آپ شام اور عشاء کے درمیان ہمیں اسلام کے آداب و قواعد سکھاتے۔ ایک رات بادل گرج رہے تھے اور تیز ہوا چل رہی تھی۔ ساتھ ہی تیز بارش ہونے لگی۔ لوگوں نے کہا۔ ہم اپنے گھروں کو کیسے جائیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا۔ میں تمہیں تمہارے گھروں میں اس طرح پہنچا دوں گا کہ تمہیں بارش کی کوئی تکلیف نہ ہوگی۔ جب ہم نماز پڑھ چکے تو فرمایا اٹھو! ہم اٹھے اور مسجد سے باہر آئے۔ فضا سخت تاریک تھی اور آسمان سے بارش کا زور نہ تھا تھا۔ آپ ﷺ نے حکم دیا کہ آگے بڑھو۔ ہم نکل پڑے۔ ہر شخص اپنے اپنے گھر پہنچ گیا مگر کسی کے کپڑے تک نہ بھیکے۔ (شواہد النبوت)

سرکارِ کریم ﷺ کی قوت و طاقت

(150)..... حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ میں نے ایک دن حضور ﷺ سے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ! یہ فرمائیے کہ آپ کو کب اور کیسے یقین ہوا کہ میں اللہ تعالیٰ کا نبی ہوں۔ یہ سن کر سرکارِ کریم ﷺ نے فرمایا۔ اے ابوذر! جبکہ میں ایک دن مکہ مکرمہ کی

ایک وادی میں تھا۔ دو فرشتے آئے، ایک زمین پر اترا آیا مگر دوسرا زمین آسمان کے درمیان رہا۔ ان میں سے ایک بولا۔ کیا ہمارے آقا ﷺ بھی ہیں؟ دوسرے نے کہا۔ ہاں ہاں یہی ہیں۔

اوپر والا فرشتہ بولا۔ ذرا اپنے آقا ﷺ کا ایک مرد کے ساتھ وزن تو کرو۔ فرشتے نے جب میرا ایک مرد کے ساتھ وزن کیا تو میں وزنی نکلا پھر اوپر والے فرشتے نے کہا۔ اب ان کا دس مردوں کے ساتھ وزن کرو تو جب میرا دس مردوں کے ساتھ وزن کیا گیا تو میں وزنی نکلا۔ پھر فرشتے نے کہا۔ اب ان کا وزن سو مردوں کے ساتھ کرو تو جب میرا وزن سو مردوں کے ساتھ کیا گیا تو میں وزنی نکلا۔ پھر فرشتے نے کہا۔ کیا شان و عظمت ہے محبوبِ خدا کی۔ اب ان کا ہزار مردوں کے ساتھ وزن کرو تو جب (نور کے ترازو میں) میرا ہزار مردوں کے ساتھ وزن کیا گیا تو میں وزنی نکلا بلکہ (میرے جسم پاک کے وزن کی وجہ سے ہزار مردوں والا پلڑا یوں اوپر اٹھا گیا کہ وہ اچھل کر میرے اوپر گرنے والے ہیں) یہ دیکھ کر وہ فرشتے بھی پر جوش ہو گئے (اور ایمان والا امتی بھی مگر اس کا دل باغ باغ ہو رہا ہے) آخر کار اس کے اوپر والے فرشتے نے کہا۔ اب وزن کرنا چھوڑ دے کیونکہ اگر آقا ﷺ کو ان کی ساری امت کے ساتھ بھی وزن کر لے تو بھی ہمارے آقا ﷺ ہی وزنی رہیں گے۔

پھر ان دونوں میں سے ایک نے اپنے ساتھی سے کہا۔ اس کا پیٹ چاک کرو۔ اس نے میرا پیٹ چاک کیا پھر دل نکالا اور دل میں شیطان کا حصہ نکال کر باہر پھینکا اور خون کا ایک ٹوٹھرا نکال دیا۔ پھر ان میں سے ایک نے اپنے ساتھی سے کہا۔ اس کے پیٹ کو برتن کی طرح کپڑے کی طرح دھو ڈالو۔ پھر کہا اس کے پیٹ کو سی دو۔ اس نے میرے پیٹ کو سی دیا پھر میرے کندھوں کے درمیان مہر لگائی جواب بھی دیسے ہی ہے پھر وہ دونوں چلے گئے اور مجھے اپنا گرد و پیش پہلی کی طرح نظر آنا شروع ہو گیا (مجمع الزوائد، جلد 8، ص 258، دارمی جلد اول، ص 17، مشکوٰۃ شریف ص 515)

سو برس بعد ہونے والے واقعہ کی خبر دی

(151)..... حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرور کونین ﷺ نے ایک مرتبہ اپنے صحابی حضرت جندب بن کعب رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرمایا تھا۔ جندب! وہ جندب کی کیا بات ہے۔ یہ ایسی ضرب لگائے گا جس سے اللہ تعالیٰ حق و باطل کے درمیان حق فاضل سمجھ دے گا جس میں وہ تھا ایک امت ہوگا۔

اس ارشاد گرامی کی صداقت حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں سامنے آئی۔ ان کے دور خلافت میں کوفہ میں ابوبستان نامی ایک ایرانی جادوگر جو لوگوں کو اپنے جادو کی طرح طرح کے شعبدے دکھایا کرتا تھا۔ ایک مرتبہ وہ کوفہ کے گورنر ولید بن عتبہ کے سامنے جادو کے کمالات دکھا رہا تھا اور لوگ حیران ہو ہو کر دیکھ رہے تھے۔

ابوبستان لوگوں کے سامنے یوں مظاہرہ کر رہا تھا۔ گویا کہ وہ ایک گدھے کے منہ کے راستے اس کے پیٹ میں داخل ہوا اور اس کے مقعد کے راستہ باہر نکل آیا پھر گدھے کے مقعد کے راستے سے اس کے پیٹ میں داخل ہوا اور منہ کے راستہ سے باہر نکل آیا۔ اس کرتب کے بعد اس نے لوگوں کو اپنے جادو کے ذریعے سے یہ باور کرایا یعنی یقین دلایا کہ اس نے خود اپنا سر کاٹ دیا اور دور پھینک دیا پھر اس نے سر اٹھایا اور اسے اپنے جسم سے جوڑ دیا اور ٹھیک ٹھاک نظر آنے لگا۔

یعنی وہ لوگوں کو یہ دکھاتا تھا کہ وہ مارتا ہے اور زندہ کرتا ہے۔

حضرت جندب بن کعب رضی اللہ عنہ ابوبستان جادوگر کا یہ سارا تماشا دیکھ رہے تھے۔ انہوں نے تلوار نکالی اور بھرے مجمع میں ایک ہی وار سے اس کا سر تن سے جدا کر دیا پھر لوگوں کو مخاطب کر کے کہا۔ اسے کہو کہ اب اپنا سر اٹھا کر جسم سے لگا دے اور اپنے آپ کو دوبارہ زندہ کر کے دکھائے۔ بھلا یہ کیسے ہو سکتا تھا؟

ولید بن عتبہ جو بڑی دلچسپی اور محویت سے ابوبستان کے کرتب دیکھ رہا تھا، جندب کی یہ

حرکت یا جسارت اسے بڑی ناگوار گزری لہذا انہیں گرفتار کر لیا گیا اور سارا واقعہ امیر المؤمنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں لکھ بھیجا۔

دو بار خلافت سے جواب آیا۔ جندب رضی اللہ عنہ کو چھوڑ دو کیونکہ خبر صادق تاجدار کائنات ﷺ نے فرمایا تھا کہ جندب ایسی ضرب لگائے گا جس سے اللہ تعالیٰ حق و باطل کے درمیان حد فاضل سمجھ دے گا جس میں وہ تھا ایک امت ہوگا (اسد الغابہ)

لعاب مصطفیٰ ﷺ نے بااخلاق بنا دیا

(152)..... امام طبرانی علیہ الرحمہ نے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے ایک روایت نقل فرمائی کہ ایک عورت ہرزہ سرائی اور یادہ گوئی میں مصروف تھی۔ ہر مرد سے ناشائستہ گفتگو کرنے کی عادی تھی۔ سید عالم ﷺ شہید تاول فرما رہے تھے اور ایک چٹان پر بیٹھے تھے۔ وہ بیٹھیں سے گزری، کہنے لگی۔ ذرا دیکھو ان کی طرف غلاموں کی طرح بیٹھے ہوئے ہیں اور ان کی طرح کھا رہے ہیں۔ حلم و وقار کے اس کوہ گراں نے اس کے جواب میں ارشاد فرمایا۔

مجھ سے بڑھ کر اور عبد اور غلام کون ہے۔ پھر کہنے لگی خود تو کھا رہے ہیں اور مجھے نہیں کھلاتے۔ حضور ﷺ نے فرمایا تم بھی کھاؤ پھر کہنے لگی۔ اپنے دست مبارک سے دیجئے۔ حضور ﷺ نے اپنے دست مبارک سے شہید دی۔ پھر کہنے لگی۔ یہ نہیں جو آپ ﷺ کے وہن (منہ) میں ہے وہ مجھے دیجئے۔ سرور کونین ﷺ نے اپنے وہن مبارک سے لقمہ نکال کر اسے دیا۔

جب اس نے وہ لقمہ کھایا تو حضور ﷺ کے اس تبرک لقمہ کی برکت سے اس کی ساری بد اخلاقیات اور بے حیائیاں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ختم ہو گئیں۔ جب تک زندہ رہی پھر کبھی اس نے کسی سے بے ہودہ گفتگو نہ کی (طبرانی شریف)

زمین پر حکم خیر الانا ﷺ

(153) جب حضور ﷺ نے مکہ معظمہ سے ہجرت فرمائی اور غار ثور میں قیام فرمایا تو سراقہ نے آپ ﷺ کا تعاقب کیا اور غار کے قریب پہنچ کر کہنے لگا۔ اب آپ کو کون بچائے گا؟

حضور ﷺ نے فرمایا۔ جبار و قہار وہی میری حفاظت کرے گا۔ اتنے میں جبریل علیہ السلام حاضر ہوئے اور عرض کیا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے زمین کو آپ ﷺ کا مطیع کر دیا۔ آپ ﷺ جو چاہیں زمین کو حکم دیجئے۔ زمین آپ ﷺ کے حکم کی تابعداری کرے گی۔

آپ ﷺ نے فرمایا اے زمین پکڑ لے، زمین نے سراقہ کے گھوڑے کے پاؤں پکڑ لئے اور گھنٹوں تک دھنس گیا۔

جب سراقہ زمین میں دھنس گیا، سراقہ نے ایڑ لگائی، مگر گھوڑے نے حرکت نہ کی۔ آخر مجبور ہو کر عرض کرنے لگا۔ حضور! مجھے امان دیجئے اور اس مصیبت سے جان چھڑائیے۔ میں واپس چلا جاؤں گا اور کسی کو آپ ﷺ کے قیام غار کی خبر نہ دوں گا۔ حضور ﷺ نے فرمایا۔ اے زمین چھوڑ دے۔ زمین نے سراقہ کے گھوڑے کے پاؤں چھوڑ دیئے (مدارج النبوت)

شجر و حجر کا سجدہ اور درخت کا سایہ

(154) حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ابوطالب ملک شام کی طرف روانہ ہوئے اور چند قریش مع رسول پاک ﷺ ان کے ہمراہ ہو گئے۔ جب وہ بحیرہ راہب کے مکان کے قریب پہنچے تو انہوں نے وہاں پر قیام کیا۔ بحیرہ راہب اپنے مکان سے نکل کر ان کے پاس آیا حالانکہ وہ اس سے پہلے جبکہ وہ گزرا کرتے تھے، ان کے پاس

کبھی نہیں آیا تھا۔ اب جب انہوں نے اپنا سامان وغیرہ کھولا تو وہ راہب ان کے پاس آیا پھر اس نے رسول پاک ﷺ کا دست مبارک پکڑ کر کہا یہ تمام جہانوں کے سردار ہیں۔ یہ رب العالمین کے رسول ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر مبعوث فرمائے گا۔ قریش کے بوڑھوں نے اس کو کہا۔ تو نے یہ سب کچھ کیسے معلوم کیا؟

تو کہنے لگا جب تم گھاٹی سے چڑھ رہے تھے تو کوئی درخت اور پتھر ایسا نہیں تھا جو بحیرہ میں نہ گر پڑا ہو اور یہ سوائے نبی کے کسی کو سجدہ نہیں کرتے اور میں آپ کو مہر نبوت سے پہچانتا ہوں۔

بحیرہ راہب واپس چلا گیا اور ان کے لئے کھانا تیار کیا۔ جب کھانا لے کر آیا تو رسول پاک ﷺ اونٹ چرا رہے تھے۔ راہب نے کہا آپ کو بلاؤ۔ آپ تشریف لائے تو بادل سایہ کر رہا تھا۔ جب قریب پہنچے تو دیکھا قوم درخت کے سایہ کی طرف سبقت کر کے بیٹھی ہے۔ آپ ﷺ بھی بیٹھ گئے تو درخت کا سایہ آپ ﷺ کی طرف جھک گیا تو راہب نے کہا۔

دیکھو درخت کے سایہ کی طرف جو آپ ﷺ کی طرف جھک گیا ہے پھر پوچھا کہ ان کا متولی کون ہے؟ قریش نے کہا کہ ابوطالب! راہب نے قسمیں کھا کر ابوطالب کو کہا کہ رسول پاک ﷺ کو واپس بھیج دو (مواہب الدنیہ، ترمذی شریف)

دستِ مصطفیٰ ﷺ کی برکت سے چہرہ چمک اٹھا

(155)..... حضرت ابو العلاء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تاجدار کائنات ﷺ نے حضرت قتادہ بن ملحان رضی اللہ عنہ کے چہرے پر اپنا دست مبارک پھیرا تو ان کے چہرہ میں اتنی چمک پیدا ہو گئی کہ ان کے چہرے میں اشیاء کا عکس اس طرح دیکھا جاتا جس طرح کہ آئینے میں دیکھا جاتا ہے

(شواہد النبوت، ص 206، دلائل النبوت، بیہقی شریف، مسند امام احمد)

حضور ﷺ کی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ملاقات

(156)..... ابن عدی اور ابن عساکر نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ ہم سرور کوئین ﷺ کے ساتھ تھے کہ ہمیں ایک چادر اور ایک ہاتھ نظر آیا۔ ہم نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ! وہ ہاتھ اور چادر کیسی تھی؟ جواب بھی ہمیں نظر آئی۔

آپ ﷺ نے فرمایا۔ کیا تم نے چادر اور ہاتھ کو دیکھا ہے؟ ہم نے عرض کیا ہاں! آپ ﷺ نے فرمایا وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام تھے جو مجھے سلام کرنے آئے تھے (حجۃ العالمین)

صحابی رسول ﷺ کا پاؤں ٹھیک ہو گیا

(157)..... حضرت ثابت بن زید رضی اللہ عنہ سلطان دو جہاں ﷺ کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ! میرا ایک پاؤں زمین پر نہیں لگتا۔ لگتا ہے جس سے مجھے چلنے پھرنے میں دشواری ہوتی ہے۔ میرے لئے دعا فرمائیے۔ میرا پاؤں زمین پر لگے اور مجھے چلنے پھرنے میں کوئی دشواری پیش نہ آئے۔

رسول رحمت ﷺ نے دعا فرمائی۔ حضرت ثابت بن زید رضی اللہ عنہ کا پاؤں بالکل ٹھیک ہو گیا اور دوسرے پاؤں کی طرح زمین پر لگنے لگا (سیرت رسول عربی، ص 554 / بخاری شریف)

دستِ مصطفیٰ ﷺ سے سارے داغ مٹ گئے

(158)..... حضرت سیدنا ابیض بن جمال رضی اللہ عنہ کا چہرہ چمک کے داغوں کی وجہ سے خوفناک ہو گیا تھا۔ تاجدار کائنات ﷺ نے حضرت ابیض رضی اللہ عنہ کو اپنے قریب بلایا اور ان کے چہرہ پر دستِ حق پرست پھیر کر دعا فرمائی تو چہرہ اسی وقت صاف و شفاف

ہو گیا اور چمک کا کوئی نشان باقی نہ رہا (حجۃ العالمین)

کبوتر کی فریاد رسی

(159)..... ایک کبوتر آپ ﷺ کے سر مبارک پر بیٹھ گیا۔ آپ ﷺ نے لوگوں سے فرمایا۔ اسے کس نے تکلیف پہنچائی؟ اس پر ایک شخص نے عرض کیا کہ میں نے اس کے انڈے اٹھا لئے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔

انہیں واپس رکھ دو۔ انہیں واپس رکھ دو، اس پر رحم کھاؤ۔

ایک روایت کے مطابق کبوتر کے آکر بیٹھنے پر آپ ﷺ نے پوچھا کہ اس کے بچے اٹھا کر اسے کس نے تکلیف پہنچائی ہے۔ اس پر بعض لوگوں نے عرض کیا۔ ہم نے اٹھائے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔ انہیں ان کی جگہ پر واپس رکھ دو۔ اس میں کوئی اشکال کی بات نہیں کہ انڈے اور بچے دونوں رہے ہوں (ام سیر، علامہ طبری علیہ الرحمہ)

گستاخ رسول کو زمین نے باہر پھینک دیا

(160)..... حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص جو سرور کوئین ﷺ کی وحی لکھتا تھا، مرتد ہو گیا اور مشرکوں سے جا ملا۔ سرور کوئین ﷺ (کو اس کے بارے میں یہ اطلاع ملی تو آپ ﷺ نے فرمایا۔ اس کو زمین قبول نہیں کرے گی۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے (جو میری ماں کے شوہر تھے) مجھ کو بتایا کہ جب وہ (ابو طلحہ رضی اللہ عنہ) اس مقام پر پہنچے جہاں اس شخص کی موت و تدفین ہوئی تھی، تو دیکھا کہ وہ قبر سے باہر پڑا ہوا تھا۔ انہوں نے لوگوں سے پوچھا کہ اس کو کیا ہوا (کہ قبر سے باہر پڑا ہوا ہے؟) لوگوں نے جواب دیا کہ ہم اس شخص کو کئی بار دفن کر چکے ہیں، لیکن زمین اس کو قبول نہیں کرتی۔ ہر مرتبہ ایسا ہوا کہ ہم اس کو دفن کر کے چلے گئے اور جب آکر دیکھا تو باہر پڑا ہوا پایا۔ آخر تک آ کر ہم نے اس کو دفن کرنا ہی چھوڑ دیا (بخاری شریف، مسلم شریف)

حضور ﷺ کے تہبند شریف کی برکت

(161)..... مولانا روم علیہ الرحمہ مثنوی شریف میں حدیث پاک نقل فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ! آج بہت تیز بارش آئی۔ آپ ﷺ قبرستان میں تشریف فرماتے مگر آپ ﷺ کے کپڑے نہیں بھیکے۔ فرمایا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا! تم نے کیا اوڑھا ہوا ہے۔ عرض کیا۔ آپ ﷺ کے تہبند شریف کو اوڑھا ہوا ہے۔

فرمایا اے عائشہ رضی اللہ عنہا! میرے تہبند شریف کی برکت سے تمہیں یہ نظر آ گیا۔ یہ پانی نہ تھا۔ یہ تو انوار و برکات الہیہ کی بارش تھی جو مجھ پر برس رہی تھی۔ اے عائشہ رضی اللہ عنہا! اس بارش کا بادل اور آسمان ہی دوسرا ہے۔

یعنی یہ بارش تمہیں اس لئے نظر آ گئی کہ تمہارے سر پر میرا تہبند مبارک ہے۔ اسی کی برکت سے تمہاری آنکھوں سے حجاب اٹھ گئے اور تم نے انوار الہی کا مشاہدہ کر لیا ورنہ یہ کسی کو نظر نہیں آتے۔

نبی رحمت ﷺ نے آئندہ ہونے کی خبر دی

(162)..... امام ابو نعیم حضرت یعلیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت یعلیٰ رضی اللہ عنہ جنگ موتہ کے واقعات حضور علیہ السلام کو سنانے آئے تو نبی رحمت ﷺ نے فرمایا۔ یعلیٰ! اگر تم کہو تو جنگ موتہ کے تفصیلی حالات تم سے پہلے میں سنا دوں اور اگر تم چاہو تو تم ہی سناؤ۔ یعلیٰ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ! آپ ہی بیان فرمادیں۔ حضور ﷺ نے جنگ موتہ کے تمام واقعات بیان فرمادیئے۔

یہ سن کر حضرت یعلیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا۔ مجھے قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ ﷺ کو حق دے کر مبعوث کیا ہے، آپ ﷺ کے بیان اور واقعات جنگ میں سرمو فرق نہیں

ہے۔ یعنی جیسا آپ ﷺ نے بیان فرمایا ہے، ویسے ہی ہوا ہے (طبقات ابن سعد، کنز العمال، بیہقی، ابو نعیم، واقدی، خصائص الکبریٰ)

اونٹنی کا عشق مصطفیٰ ﷺ

(163)..... تاجدار کائنات ﷺ کی عضباء نامی اونٹنی کے بارے میں مشہور ہے کہ سرور دو عالم ﷺ سے گفتگو کیا کرتی تھی۔ جب جنگل میں چرنے کے لئے جاتی تو چارہ اس کی جانب دوڑ دوڑ کر آتا تھا۔ جنگل کے درندے اس سے دور دور رہتے تھے اور ایک دوسرے کو خبردار کرتے تھے کہ ”یہ محمد رسول اللہ ﷺ کی سواری ہے اس کا احترام کرو“ جب سرور کوئین ﷺ نے پردہ فرمایا تو اس اونٹنی نے محبوب خدا ﷺ کے غم فراق میں کھانا چٹا بند کر دیا اور اسی حالت میں جان دے دی (کتاب الشفاء)

پوری کائنات پر سر کا ﷺ کی حکومت

(164)..... امام احمد و ابن حبان و ابو نعیم رحمہم حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ سر کا ﷺ نے فرمایا۔

مجھے دنیا کی سنجیاں دی گئیں ابلیں گھوڑے پر میری خدمت میں لائے گئے۔ ان پر خوبصورت زین پوش با نقش و نگار پڑا تھا (جواہر البیان، جلد اول، ص 396)

قیامت تک نہ ختم ہونے والے جو

(165)..... امام مسلم و بیہقی و مسند بزار حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے سرور کوئین ﷺ سے غلہ مانگا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ اس کو نصف وزن عطا فرمایا۔ اس میں اتنی برکت ہوئی کہ وہ روز اپنے لئے اپنی بیوی اور مہمانوں کے لئے اس میں سے خرچ کرتا تھا اور کی نہ ہوتی تھی۔

ایک دن اس نے اس کو ٹولا اور خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ حضور کریم ﷺ نے

فرمایا۔ اگر تم اس کو نہ تولے تو قیامت تک ہم اس میں سے کھاتے رہے۔ کبھی کمی نہ ہوتی۔
(مسلم شریف، بیہقی شریف)

سرکارِ اعظم ﷺ کی طرف جھوٹ بولنے والے کا انجام

(166)..... ایک شخص ابو خدیج نامی اہل قبا کی کسی عورت پر عاشق تھا مگر اس تک رسائی ناممکن تھی۔ ایک دن اس نے بازار سے ایسا ہی کھل خرید، جیسا رسول پاک ﷺ اوڑھا کرتے تھے اور اہل قبا کو جا کر کہنے لگا۔ مجھے رسول پاک ﷺ نے تمہاری طرف بھیجا ہے تاکہ تم مہمان بنالو۔ یہ کھل انہوں نے مجھے دیا ہے۔ لوگوں نے اس کے اطوار دیکھے کہ وہ عورتوں کو حریص لگا ہوں سے دیکھ رہا تھا۔

انہیں خیال پیدا ہوا کہ رسول پاک ﷺ تو فواحش سے منع فرماتے ہیں، مگر یہ شخص تو دنیا نظر نہیں آتا۔ دو آدمی آپ ﷺ کی خدمت میں بھیجے گئے۔ آپ ﷺ اس وقت قیلولہ فرما رہے تھے۔ جب بیدار ہوئے تو انہوں نے آپ ﷺ سے دریافت کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ! ابو خدیج کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کون ابو خدیج؟ انہوں نے بتایا جسے آپ ﷺ نے کھل دے کر بھیجا ہے۔ آپ ﷺ کا چہرہ غصے سے لال پیلا ہو گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔ اور ساتھ ہی حکم دیا۔ فلاں فلاں آدمی جانیں اور اسے پکڑ کر قتل کر کے جلادیں مگر مجھے امید ہے تمہارے بچنے تک اس کا کام تمام کر دیا گیا ہوگا۔ جب یہ لوگ گئے تو وہاں سے جا چکا تھا مگر باہر جا کر اس نے پیشاب کیا تو وہاں سے ایک زہریلا سانپ نکلا جس نے اسے ڈس لیا اور وہ وہیں مر گیا (شواہد النبوت)

مزارِ مصطفیٰ ﷺ کی برکت

(167)..... سرور کائنات ﷺ کے وصال شریف کے بعد ایک سال مدینہ منورہ میں قحط پڑا۔ لوگوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں پہنچ کر فریاد کی۔ ام المومنین سیدہ

عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ چلو سرکار ﷺ کے مزار پر۔ اس میں ایک روشن دان آسمان کی طرف کھول دو تا کہ سرکار ﷺ کی قبر انور اور آسمان کے درمیان چھت حائل نہ رہے۔ کوئی بھی حجاب باقی نہ رہے۔

لوگوں نے ایسا ہی کیا۔ خوب بارش ہوئی، خوب گھاس اگی اور اونٹ اس گھاس کو کھا کھا کر اتنے فربہ اور مولے ہو گئے کہ چربی سے پھٹنے لگے۔ اسی مناسب سے اس سال کو "عام الحنق" کہا جاتا ہے یعنی سرسبزی والا سال۔

اس واقعہ کے بعد سے قحط کے وقت روشن دان کا کھولنا اہل مدینہ کا طریقہ چلا آ رہا ہے۔ قبر شریف کے محاذ میں آج بھی جالی لگا ہوا روشن دان موجود ہے (مشکوٰۃ شریف، وقام الوقام، ابن جوزی)

طعام سے تسبیح کی آواز آنے لگی

(168)..... ابوالفتح کتاب العظمت میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ سرور کائنات ﷺ کی خدمت میں شریدا آیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا یہ کھانا تسبیح کرتا ہے۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا حضور ﷺ! کیا آپ ﷺ اس کی تسبیح کو سمجھتے ہیں، فرمایا ہاں۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ خیر کا پیالہ میرے قریب لاؤ چنانچہ طعام سے تسبیح کی آواز آنے لگی اور صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کی۔ یا رسول اللہ ﷺ! واقعی یہ طعام تو تسبیح کرتا ہے (خصائص الکبریٰ، جلد 2، ص 75)

گدھے کے آنسو

(169)..... ابن عساکر نے روایت کیا ہے کہ جب رسول اکرم نور مجسم ﷺ نے خیبر فتح کیا تو ایک گدھے نے آقا کریم ﷺ سے باتیں کیں۔ آقا کریم ﷺ نے گدھے سے پوچھا۔ تیرا نام کیا ہے؟ اس نے کہا میرا نام یزید بن شہاب ہے۔ اللہ تعالیٰ نے میرے جد کی

نسل سے ساٹھ ایسے گدھے پیدا فرمائے ہیں جس پر بجز انبیاء کے کسی نے سواری نہیں کی ہے اور میں یہ تمنا رکھتا ہوں کہ حضور ﷺ کی سواری کا شرف حاصل کروں۔

میرے جد کی نسل میں میرے سوا کوئی باقی نہیں رہا اور آپ ﷺ پر نبوت ختم ہے۔ اس نے کہا آپ ﷺ سے پہلے میں ایک یہودی کے قبضہ میں تھا۔ جب وہ مجھ پر سواری کا ارادہ کرتا تو میں قصداً اچھل کود کر اسے گرا دیتا اور اسے اپنے اوپر سوار نہ ہونے دیتا۔ وہ یہودی غصے میں مجھے بھوکا رکھتا تھا۔ اس پر حضور ﷺ نے اس سے فرمایا۔ آئندہ تیرا نام ”یعفور“ ہوگا۔

یہ ”یعفور“ حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر رہتا۔ حضور اکرم نور مجسم ﷺ جب اسے کسی کو بلانے بھیجتے تو وہ اس کے دروازے پر جاتا اور اپنے سر سے دروازے کو کھٹکتا۔ جب مالک مکان سے باہر آتا تو وہ اشارہ کرتا کہ رسول اکرم ﷺ نے تجھے بلایا ہے اور وہ اسے لے کر آ جاتا۔

جب رسول محتشم ﷺ نے وصال فرمایا تو ”یعفور“ نے آپ ﷺ کی جدائی اور فراق کے غم میں ابوالسہم بن السہان کے کنوئیں میں چھلانگ لگا کر خود کو مار ڈالا (مدارج النبوت، جلد اول)

انگلیوں سے پانی کے چشمے جاری ہو گئے

(170)..... حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حدیبیہ کے مقام پر لشکر کو پیاس لگی اور رحمت عالم نور مجسم ﷺ کے سامنے پانی کا ایک برتن تھا۔ سرکار کریم ﷺ نے اس سے وضو کیا تو صحابہ کرام علیہم الرضوان اپنے مولیٰ ﷺ کی طرف متوجہ ہو کر عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ ﷺ! مزید پانی نہیں ہے جس سے ہم لوگ وضو کریں اور پینیں بس یہی پانی ہے جو آپ ﷺ کے برتن میں ہے۔

یہ سن کر رحمت عالم ﷺ نے اپنا دست حق پرست اس برتن میں رکھ دیا تو پانی نے جوش

مارنا شروع کر دیا اور انگلیوں کے درمیان سے یوں پانی نکلا جیسے چشمے بہہ نکلے ہوں۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم سب نے پانی پیا۔ وضو کیا، یہ بیان سن کر کسی نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے استفسار کیا کہ آپ کتنے تھے؟ تو فرمایا اگر ہم لاکھ بھی ہوتے تو پانی ختم نہ ہوتا مگر ہم چند سو افراد تھے (بخاری، جلد 2، ص 598 / مشکوٰۃ شریف، ص 532)

انگلیاں ہیں فیض پر ٹوٹے ہیں پیاسے جھوم کر
ندیاں بیخ آب رحمت کی ہیں جاری واہ واہ

دست مصطفیٰ ﷺ کی برکت سے ٹہنی تلوار بن گئی

(171)..... جنگ بدر کے دن حضرت عکاشہ بن محسن رضی اللہ عنہ کی تلوار ٹوٹ گئی تو سرور کونین ﷺ نے ان کو ایک درخت کی ٹہنی دے کر فرمایا۔ تم اس سے جنگ کرو۔ وہ ٹہنی ان کے ہاتھ میں آتے ہی ایک نہایت نفیس اور بہترین تلوار بن گئی جس سے وہ عمر بھر تمام لڑائیوں میں جنگ کرتے رہے۔ یہاں تک کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں وہ شہادت سے سرفراز ہو گئے۔ یہ تلوار آپ کے پاس وصال تک رہی۔ اسی طرح حضرت عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ کی تلوار جنگ احد کے دن ٹوٹ گئی تھی تو ان کو بھی رسول پاک ﷺ نے ایک کھجور کی شاخ دے کر ارشاد فرمایا! تم اس سے لڑو۔ وہ حضرت عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں آتے ہی ایک براق تلوار بن گئی۔

حضرت عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ کی اس تلوار کا نام ”عرجون“ تھا یہ خلفاء بنو العباس کے دور حکومت تک باقی رہی۔ یہاں تک کہ خلیفہ مقتسم باللہ کے ایک امیر نے اس تلوار کو بائیس دینار میں خریدا اور حضرت عکاشہ رضی اللہ عنہ کی تلوار کا نام ”عجون“ تھا۔ یہ دونوں تلواres حضور ﷺ کے معجزات اور آپ ﷺ کے تصرفات کی یادگار تھیں (مدارج النبوت، جلد 2، ص 123، حجة اللہ علی العالمین، ص 431، خصائص الکبریٰ جلد اول، ص 205،

الہدایہ والنہایہ جلد 3، ص 290)

چاند اشارے سے ہو چاک

(172)..... ایک رات ابو جہل یہودیوں کے ایک بہت بڑے راہب کے ساتھ حضور ﷺ کے پاس آیا۔ اس وقت آپ ﷺ مسجد حرام میں تشریف رکھتے تھے، ابو جہل نکواری لہراتے ہوئے بولا۔

تم سے پہلے انبیاء کرام علیہم السلام معجزہ دکھاتے رہے ہیں تم بھی کوئی معجزہ دکھاؤ تو حرمت لات و منات کی قسم! تم پر ایمان لے آؤں گا۔ بصورت دیگر اس نکواری سے تمہارا سر قلم کر دوں گا۔

یہ سن کر رسول پاک ﷺ نے فرمایا۔ میں اگر معبود برحق کی قسم کھا کر کہوں تو یقین نہ کرو گے۔ رہی بات میرا سر قلم کرنے کی تو یاد رکھو کہ میری حفاظت کا ذمہ خدائے رحمن نے خود لے رکھا ہے۔ تم معجزہ اور نشانی دیکھنے پر ایمان لے آؤ تو میں تمہیں معجزہ دکھانے کے لئے تیار ہوں۔ بتاؤ کہ کون سا معجزہ دیکھنا پسند کرو گے؟

ابو جہل سوچ میں پڑ گیا کہ حضور ﷺ سے کون سا معجزہ طلب کروں۔ جس سے وہ عاجز رہ جائیں، یہودی راہب نے ابو جہل سے کہا حضور ﷺ محض ایک جادوگر ہے۔ جادو کا اثر زمین پر ہوتا ہے، آسمان پر نہیں۔ حضور ﷺ سے کوئی آسمانی معجزہ طلب کرو۔

یہودی کی بات سنتے ہی ابو جہل نے حضور ﷺ سے کہا چاند کو توڑ کر دکھاؤ۔ حضور علیہ السلام نے انگشت شہادت سے چاند کو اشارہ فرمایا تو حکم پاتے ہی چاند دو ٹکڑے ہو گیا۔ آدھا چاند اپنی جگہ پر رہا اور دوسرا نصف (آدھا) دور ہوتا چلا گیا۔ یہ دیکھتے ہی ابو جہل بولا، چاند سے اب کہو کہ وہ پھر سالم ہو جائے۔

حضور ﷺ نے انگشت شہادت سے پھر اشارہ فرمایا تو چاند پہلی حالت پر آ گیا۔ یہودی راہب نے یہ معجزہ دیکھا تو کلمہ پڑھ کر حضور ﷺ پر ایمان لے آیا۔ لیکن ابو جہل ملعون نے

کہا۔ محمد ﷺ کتنا بڑا جادوگر ہے جس نے چاند پر بھی جادو کر دکھایا ہے۔

ابو جہل نے اپنے دوستوں سے کہا کہ شہر کے چاروں طرف قاصد بھیج کر معلوم کرو۔ اگر انہوں نے بھی شق القمر کا مشاہدہ کیا ہے تو یہ معجزہ ہے ورنہ جادو..... قاصد روانہ کئے گئے وہ جہاں بھی پہنچے، لوگوں نے شق القمر کی گواہی دی۔ قاصدوں نے ابو جہل کو بتایا، ابو جہل پھر بھی ایمان نہیں لایا۔

(دلائل النبوت، خصائص الکبریٰ، حجۃ اللہ، شواہد النبوت)

مشارق و مغارب میں حضور ﷺ کی مثل نہیں پایا

(173)..... ایک مرتبہ تاجدار مدینہ ﷺ نے حضرت جبریل علیہ السلام سے پوچھا۔ تم نے مشرق و مغرب کو دیکھا ہے۔ کہیں میرے جیسا بھی دیکھا ہے؟ جبریل علیہ السلام نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ! میں نے مشارق و مغارب کو دیکھ ڈالا۔ کہیں بھی کسی کو آپ ﷺ سے افضل نہ پایا۔

یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ کا رب آپ ﷺ کے لئے فرماتا ہے کہ میں نے اگر ابراہیم علیہ السلام کو اپنا غلیل بنایا ہے تو آپ ﷺ کو اپنا حبیب بنایا ہے اور میں نے کوئی بھی ایسا نہیں بنایا جو آپ ﷺ سے زیادہ مجھے محبوب ہو۔

اور میں نے ساری دنیا اور دنیا والوں کو صرف اس لئے بنایا ہے کہ تمہاری شان اور میرے نزدیک جو عزت ہے، وہ میں انہیں بتاؤں اور دکھاؤں۔ اے میرے محبوب ﷺ! میں نے اگر تمہیں نہ بنایا ہوتا تو ساری دنیا کو پیدا نہ فرماتا۔

(حجۃ اللہ علی العالمین ص 29)

آنکھ والوں کی ہمت پہ لاکھوں سلام

(174)..... حضرت موسیٰ علیہ السلام کی آنکھوں کے لئے اندھیرا حجاب نہ بنا ہوا اور

آپ نے اندھیرے میں چوٹی کو دیکھ لیا۔ تو محمد مصطفیٰ ﷺ کے لئے اندھیرا کیسے حجاب بن سکتا ہے۔ انہوں نے تجلی دیکھی تھی اور تاجدار کائنات ﷺ نے ذات عشق کا مشاہدہ فرمایا تھا۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سرور کونین ﷺ رات کے اندھیرے میں بھی ایسا ہی دیکھتے تھے جیسا کہ دن کی روشنی میں (خصائص الکبریٰ ص 61، حجة اللہ علی العالمین ص 679، کتاب الشفاء جلد اول، ص 68، زرقانی علی المواہب، جلد 4، ص 83)

سوسال سے زائد عمر ہوئی ایک دانت نہ گرا

(175)..... یعلیٰ بن اشدق سے روایت ہے کہتے ہیں کہ میں نے نابغہ بن جعد سے سنا۔ وہ کہتے تھے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو ایک شعر سنایا جو آپ ﷺ کو بڑا پسند آیا تو رسول رحمت ﷺ نے فرمایا۔ تم نے خوب اشعار کہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ تمہارا چہرہ سلامت رکھے۔ یعلیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں پھر میں نے نابغہ بن جعد رضی اللہ عنہ کو سوسال سے زائد عمر میں دیکھا۔ اس وقت تک ان کا ایک دانت بھی نہ گرا تھا (دلائل النبوت)

درخت کی شاخ دستِ مصطفیٰ کی برکت سے روشن ہوگئی

(176)..... امام احمد علیہ الرحمہ نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ نے حضور کریم ﷺ کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھی۔ رات سخت اندھیری تھی اور آسمان پر گھنگھور گھٹا چھائی ہوئی تھی۔

بوقتِ رواجی حضور ﷺ نے اپنے دستِ حق پرست سے انہیں درخت کی شاخ عطا فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ تم بلا خوف و خطر اپنے گھر جاؤ۔ یہ شاخ تمہارے ہاتھ میں ایسی روشن ہو جائے گی کہ دس آدمی تمہارے آگے اور دس آدمی تمہارے پیچھے اس کی روشنی میں چل

سکیں اور جب تم گھر پہنچو گے تو ایک کالی چیز کو دیکھو گے اس کو مار کر گھر سے نکال دینا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ جوں ہی حضرت قتادہ کا شانہ نبوت سے نکلے۔ وہ شاخ روشن ہوگئی اور وہ اس کی روشنی میں چل کر اپنے گھر پہنچ گئے اور دیکھا کہ وہاں ایک کالی چیز موجود ہے۔ آپ نے فرمانِ مصطفیٰ ﷺ کے مطابق اس کو مار کر گھر سے باہر نکال دیا (شواہد النبوت)

سونے کے طباق میں رکھ کر پیش کیا جانے والا تعویذ

(177) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے یہ تعویذ بطور حضور اکرم نور مجسم ﷺ کے معجزہ کے نقل کیا ہے۔ فرماتے ہیں کہ جب حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کے لطن مبارک میں حضور ﷺ نخل ہوئے تو حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کو خواب میں کچھ فرشتے نظر آئے۔ انہوں نے حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کو عرض کیا۔ آپ میں ساری کائنات میں افضل ترین ذات گرامی کا محل ہے، جب آپ ان کو جنس تو ان کا نام محمد (ﷺ) رکھنا اور سونے کے طباق میں ایک تعویذ رکھا ہوا پیش کیا۔ یہ ان کو ولادت کے بعد پہنئیں۔

اعيد بالواحد من شر كل حاسد..... و كل خلق رائد..... من

قائم و قاعد..... عن السبيل عائد..... على الفساد جاهد

من نافث او عاقد و كل خلق مارد..... ياخذ اهل امر اصدفي

طرق الموارد..... انهامم عنه بالله الاعلى و احوطه منهم

باليد العليا و اكف الذی لا يرى..... يد الله فوق ايديهم و

حجاب الله دون عاديهم لا يطرده ولا يضره في

مقعد و لا نامنام و لا ميسر و لا مقام..... اول اللباني و آخر الايام

اس تعویذ کو امام بیہقی علیہ الرحمہ نے اور امام ابو نعیم اصبہانی علیہ الرحمہ نے اپنی اپنی دلائل النبوت میں اور ابن عساکر نے تاریخ دمشق میں اور امام جلال الدین سیوطی شافعی علیہ الرحمہ نے الخصائص الکبریٰ میں نقل ذکر فرمایا ہے۔

نماز میں تعظیم رسول ﷺ

(178)..... حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک رات رسول اکرم نور مجسم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی۔ نبی کریم ﷺ مسلسل قیام کی حالت میں رہے۔ حضرت عبداللہ تھک گئے۔ چنانچہ فرماتے ہیں۔ میں نے ایک بڑے کام کا ارادہ کر لیا۔ شاگردوں نے سوال کیا حضور! آپ نے کیا ارادہ کیا؟ میں نے ارادہ یہ کیا کہ پیچھے بیٹھ کر نماز پڑھ لوں اور نبی کریم ﷺ کو اسی طرح کھڑے ہونے کی حالت میں چھوڑ دوں (صحیح بخاری، جلد اول، ص 152-153، کتاب التہجد مطبوعہ قدیمی کتب خانہ)

درخت نے آپ ﷺ کی اطاعت کی

(179)..... حضرت جابر بن عبداللہ کی صحیح طویل حدیث میں ہے کہ رسول پاک ﷺ اپنی قضائے حاجت کے لئے تشریف لے گئے تو کوئی ایسی جگہ نہ دیکھی جہاں پردہ ہوتا۔ وادی کے کنارے دو درخت نظر آئے تو رسول اللہ ﷺ ان دونوں میں سے ایک کے پاس گئے اور اس کی ایک ٹہنی پکڑ کر فرمایا۔ فرمانبردار ہو جاؤ مجھ پر اللہ تعالیٰ کے حکم سے تو وہ آپ کے ساتھ چلا۔ اس طرح جیسے کوئی اونٹ کو ٹکیل ڈال کر لے جاتا ہے اور میان کیا کہ آپ ﷺ نے دوسرے درخت کے ساتھ بھی ایسا ہی کیا۔ جب یہ دونوں نصف راہ طے کر کے درمیان میں پہنچے تو آپ ﷺ نے فرمایا۔ اللہ کے حکم سے مجھ پر دونوں مل جاؤ۔ پس وہ دونوں مل گئے (شفاء شریف، فصل کلام الشجرۃ و شہادۃ بالنبیۃ و اجابتہ دعوتہ، جلد 1، ص 169، مطبوعہ عبدالنواب اکیڈمی کراچی، مسلم شریف، جلد 4، ص 2306)

اور دوسری روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا اے جابر! اس درخت سے کھو کہ تجھ سے رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ اپنے ساتھی درخت سے مل جائے تاکہ میں تمہارے پیچھے بیٹھوں تو میں نے ایسا کیا تو وہ درخت چلا۔ یہاں تک کہ وہ اپنے ساتھی سے جاملتا تو آپ ﷺ (قضائے حاجت) کے لئے ان دونوں کے پیچھے بیٹھ گئے اور میں جلدی سے نکل

گیا۔ اور بیٹھ کر دل میں سوچنے لگا۔ اتنے میں رسول اللہ ﷺ سامنے سے تشریف لارہے تھے اور وہ دونوں درخت جدا ہو کر ہر ایک اپنی جگہ سیدھا کھڑا تھا۔ تب رسول اللہ ﷺ نے تھوڑا سا توقف فرمایا۔ اور اپنے سر سے داہنی اور بائیں جانب اشارہ کیا (شفاء شریف، فصل فی کلام الشجرۃ و شہادۃ بالنبیۃ و اجابتہ دعوتہ، جلد 1، ص 196، مطبوعہ عبدالنواب اکیڈمی کراچی)

بکری کا حال

(180) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بالاسناد روایت کرتی ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ ہمارے پاس ایک بکری تھی جس وقت ہمارے یہاں رسول پاک ﷺ تشریف فرما ہوتے تو وہ سکون کے ساتھ ایک جگہ ٹھہری رہتی۔ نہ وہ آتی، نہ جاتی اور جب آپ ﷺ باہر تشریف لے جاتے، وہ آتی جاتی (یعنی پریشان کرتی) (شفاء شریف، فصل فی الایات فی ضرب النجوم انات جلد اول، ص 203، مطبوعہ عبدالنواب اکیڈمی کراچی)

گوہ نے توحید و رسالت کی گواہی دی

(181)..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول پاک ﷺ اپنے صحابہ کی مجلس میں تشریف فرما تھے کہ اچانک ایک اعرابی گوہ کا شکار لے کر آیا۔ اس نے پوچھا آپ کون ہیں۔ صحابہ نے کہا آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے نبی علیہ السلام ہیں تو اس نے کہا تم ہے لات و عزرائلی (یہ دونوں عرب کے بڑے بتوں کے نام ہیں) میں آپ ﷺ پر ایمان نہیں لاؤں گا مگر یہ گوہ ایمان لے آئے اور اس گوہ کو آپ ﷺ کے سامنے پھینک دیا۔ تب اللہ تعالیٰ کے نبی نے فرمایا۔ اے گوہ تو اس نے کھلی زبان میں جواب دیا اور تمام لوگوں نے اس کو سنا۔ لبیک و مسدیک یا زین من دانی القیمۃ یعنی حاضر ہوں۔ موجود ہوں اے زینت ان لوگوں کی جو قیامت کی طرف آنے والے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا تو کس کو پوجتی ہے؟ گوہ نے جواب دیا۔ اس ذات کو جس کا عرش آسمان میں ہے جس کی سلطنت زمین میں

ہے، جس کا راستہ سمندر میں ہے جس کی رحمت جنت میں اور دوزخ میں اس کا عتاب ہے۔ آپ نے فرمایا میں کون ہوں؟ اس نے کہا آپ ﷺ رب العالمین کے رسول اور خاتم النبیین ہیں۔ بلاشبہ وہ بھلائی پر ہے جس نے آپ ﷺ کی تصدیق کی اور وہ نقصان میں ہے جس نے آپ ﷺ کی تکذیب کی تو پھر اعرابی مسلمان ہو گیا (شفاء شریف فصل فی الایات فی ضرب الحبوات جلد اول، ص 203، مطبوعہ عبدالتواب اکیڈمی کراچی)

نسلوں تک نشانی قائم رہی

(182)..... نبی کریم ﷺ نے قبیلہ عبدالقیس کی ایک بکری کا کان اپنی دو اٹھلیوں سے پکڑا تو کان پر اٹھلیوں کے نشان پڑ گئے اور یہ نشان اس بکری کی نسل میں باقی رہے (شفاء شریف فصل فی الایات فی ضرب الحبوات، جلد 1، ص 207، مطبوعہ عبدالتواب اکیڈمی کراچی)

کبوتروں کو دعا

(183)..... ابن وہب علیہ الرحمہ نے بیان کیا ہے جس روز مکہ مکرمہ فتح ہوا تو کبوتروں نے نبی کریم ﷺ پر سایہ کیا ہوا تھا اور آپ ﷺ نے انہیں برکت کی دعا دی تھی (شفاء شریف، فصل فی الایات فی ضرب الحبوات جلد اول، ص 206)

اونٹوں کی سرور کا ثناء ﷺ سے محبت

(184)..... حضرت عبداللہ بن قریظ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عید کے روز ذبح کرنے کے لئے پانچ یا سات اونٹ بارگاہ رسالت ﷺ میں پیش کئے گئے تو وہ سب ایک دوسرے سے آگے بڑھ رہے تھے کہ حضور ﷺ اس سے ابتداء فرمائیں (شفاء شریف فصل فی الایات فی ضرب الحبوات جلد اول، ص 207، مطبوعہ عبدالتواب اکیڈمی کراچی)

☆☆☆

التَّعَرُّفَاتُ الْعُلُومُ لِلدَّائِمَاتِ

کا ترجمہ مسمیٰ بہ

تعارفِ اعلیٰ درسیہ

تصنیف:

حضرت شیخ الحدیث ابو العلاء مفتی محمد عبدالقادر قسوری

مترجم:

حضرت علامہ آزادہ پیر مفتی محمد اختر علی قادری اشرفی انجلیئر
سمادہ بین آستانہ عالیہ مٹھ قسوری مدظلہ

والضحیٰ پبلی کیشنز

داتا دربار مارکیٹ، لاہور 0300-7259263

فہرست کتب والضحیٰ پبلیکیشنز

دکان نمبر 9، مرکز الاولیٰ، سستا ہوٹل، دربار مارکیٹ، لاہور
0300-7259263 0315-4959263

240/-	مطلع القمرین فی ابانۃ سبقة العمرین افضلیت ابو بکر و عمر (تخریج و تفسیر)	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان مفتی محمد ہاشم خان عطاری المدنی
200/-	احکام تعویذات مع تعویذات کاشوت	مفتی محمد ہاشم خان عطاری المدنی
190/-	احکام عمامہ مع سبز عمامہ کاشوت	مفتی محمد ہاشم خان عطاری المدنی
240/-	محرم الحرام و عقائد و نظریات	مفتی محمد ہاشم خان عطاری المدنی
350/-	خطبات محرم	مفتی جلال الدین احمد امجدی
300/-	رسائل محرم	محدث دہلوی، امجدی، بریلوی
190/-	احکام تراویح و اعتکاف	مفتی محمد ہاشم خان عطاری المدنی
280/-	تحفہ شادی خاند آبادی	علامہ محمد فیض سلطان قادری عطاری
200/-	جواہر البیان فی اسرار الارکان	علامہ مفتی تقی علی خان نوری مدظلہ
220/-	زلف و زنجیر مع لالہ زار	علامہ مفتی محمد ارشد قادری مدظلہ
240/-	عجائب القرآن مع غرائب القرآن	علامہ عبدالمصطفیٰ اعظمی
200/-	نور شریعت	علامہ ابوالحاجہ حافظ نور محمد قادری رضوی
360/-	مسئلہ افضلیت اور اکابر امت ایک تحقیق ایک تجزیہ نہایۃ الدلیل فی رد غایۃ التبہیل	انقاد العصر فیصل خان رضوی مدظلہ
320/-	مفتی اعظم ہند کی نعتیہ شاعری	ڈاکٹر محمد حسین مشاہد رضوی
350/-	رسائل میلاد النبی	
200/-	مناقب سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ	علامہ مفتی شقائق احمد نقشبندی مجددی

عشق مجتہد حداق بخشش

ضمیمہ کے ساتھ

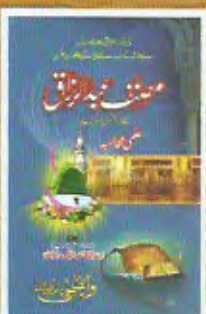
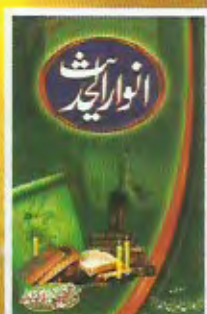
حسان النہد

سیدنا اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری بریلوی مدظلہ

والضحیٰ پبلیکیشنز

داتا دربار مارکیٹ، لاہور 0300-7259263

200/-	اقوال و افکار نقشبند	محمد صادق قصوری
200/-	سیرت الصدیق	نواب حبیب الرحمان خان شروانی
300/-	فقہ اسلامی کے سات بنیادی اصول	مولانا مفتی نظام الدین رضوی
300/-	تذکرہ خاندان نبوت	ابو تراب علامہ ناصر الدین ناصر مدنی
220/-	آئیے قرآن سمجھیں	ابو تراب علامہ ناصر الدین ناصر مدنی
160/-	بے مثل رسول ﷺ کے بے مثل واقعات	علامہ محمد شہزاد قادری ترائی مدظلہ
240/-	تذکرہ علمائے امرتسر	محقق عصر حکیم محمد موسیٰ امرت سری صاحب
200/-	فہرست رسائل فتاویٰ رضویہ	ندیم احمد ندیم نورانی مدظلہ
150/-	حدائق بخشش (پاکٹ)	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی رحمہ اللہ
240/-	تعریفات علوم درسیہ (اردو)	شیخ الحدیث علامہ محمد عبداللہ قصوری رحمہ اللہ
160/-	دور جدید کے بعض مسلم مسائل ایک باز دید	خوشتر نورانی
30/-	فلاح و نجات کی تدبیریں	امام اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان رحمہ اللہ
300/-	شمسیر بے نیام برگستاخ بے لگام سیرت غازی ممتاز حسین قادری	مصنف: مولانا سجاد حیدر قادری خصوصی عنایت: جناب دلپذیر اعوان قادری
10/-	مدنی تحفہ شجرہ عالیہ قادریہ	
300/-	قانون شریعت	علامہ شمس الدین احمد رضوی رحمہ اللہ
380/-	خزائن التعریفات	حضرت علامہ مولانا محمد انس رضا قادری
180/-	کنز التعریفات	علامہ محمد ظفر قادری عطاری مدظلہ العالی
80/-	خلفاء راشدین	فقیہ ملت مفتی جلال الدین امجدی رحمہ اللہ
300/-	اتحاد بین المسلمین وقت کی اہم ضرورت	مجاہد ملت مولانا عبدالستار خان نیازی رحمہ اللہ
300/-	سیرت رسول عربی	پروفیسر علامہ نور بخش توکلی رحمہ اللہ
300/-	سیرت مصطفیٰ ﷺ	علامہ مفتی عبدالمصطفیٰ اعظمی
200/-	انوار الحدیث	فقیہ ملت مفتی جلال الدین امجدی رحمہ اللہ



والضحیٰ پبلیکیشنز

ڈاکٹر پیر مارکیٹ لاہور 0300-7259263